انت خیر الوارثین

نذر کیں پہلی کتب سب سرورِ لولاک کو
اور یہ تحفہ محقران کی آلِ پاک کو

تحقیق اصغری ۱۹۲۳ء

میلاد شریف اکبر

درخش اکبری سنہ ۱۳۳۷

مصنفہ

عطار ثانی صوفی خواجہ محمد اکبر خاں صاحب اکبر وارثی میرٹھ

حسب فرمائش

ملک دین محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

باہتمام ملک دین محمد منیجر دین محمدی سٹیم پریس بیرون اکبری دروازہ

لاہور طبع شد

قیمت ۱۲ ـ تعداد ۵۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کس سے توحید کبریا ہو رقم
فرش سے تا بعالم بالا
رُوح قالب میں ڈالنے والا
جنگلوں میں وہ بیکسوں کا رفیق
غمزدوں کا ولی غریب کا یار
خلق کرنے لگی جو بے ادبی
نورِ حق سے ہوا جہاں معمور
رشتۂ عشق حق سے جوڑ دیا
آ گئے راہ پر جو تھے گمراہ
ڈھانکا رحمت کے شامیانے میں
واہ آن محمدِ عربی
اُسکی محفل کی دھوم دھام ہے آج
پڑھتے صلِّ علیٰ یہاں آؤ
بیٹھو آکر یہاں ادب کے ساتھ

سر قلم ہیں یہاں قلم کے قلم
غُل ہے سُبحانَ رَبِّیَ الاعلیٰ
دامِ غم سے نکالنے والا
مشکلوں میں وہ بے بسوں کا شفیق
سب کا بگڑی اڑی میں کھیون ہار
بھیجا اُس نے محمدِ عربی
ظلمتِ کفر ہو گئی کافور
کلمہ پڑھکر بتوں کو توڑ دیا
پڑھ لیا لا الٰہ الا اللہ
دین پھیلا دیا زمانے میں
واہ شانِ محمدِ عربی
کیا فرشتوں کا اژدہام ہے آج
شربتِ وصل نوش فرماؤ
دل لگاؤ شہ عرب کے ساتھ

جہاں اکبر درود ہوتا ہے
رحمتوں کا ورود ہوتا ہے

اللہ پاک کی صفات اور انسان ظلوم وجہول کی زبان گویا چھوٹا منہ بڑی بات ہے اسلئے اپنی تقصیر کا اعتراف کرتے ہوئے اسی کے ارشاد پہ اکتفا کیا جاتا ہے یعنی قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ٥ اپنے محبوب سے خدائے پاک جلشانہٗ نے فرمایا ہے کہ کہدے اگر ہو جائیں دریا روشنائی میرے رب کی اوصاف کے لئے تو ختم ہو جائیں دریا اس سے پہلے کہ ختم ہو میرے رب کی تعریف اور اگر اور لائیں دریا مثل اس کے روشنائی کے لئے اور پھر اس علو مرتبت پر اس قربت کو دیکھیے کہ فرماتے ہیں وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی ہم تمہارے رگ گلو سے بھی قریب تر ہیں اللہ جل جلالہٗ و عم نوالہٗ۔

غزل

تجھے ڈھونڈتا تھا میں چار سُو تیری شان جلّ جلالہٗ
تو ملا قریب رگِ گلو تیری شان جلّ جلالہٗ

تیری یاد میں ہے کلی کلی ہے چمن چمن میں ہُوالعلی
تو بسا ہے پھول میں ہُو بہو تیری شان جلّ جلالہٗ

تری جستجو میں ہے فاختہ کہ کہاں تو جلوہ دکھائیگا
اُسے وِردِ گوگو ہے کُو بکو تیری شان جلّ جلالہٗ

گرے قطرے ابر سے خاک پر تو یہ بولا سبزہ اُٹھا کے سر
دیا غیب سے مجھے آب جو تیری شان جلّ جلالہٗ

ترا رنگ لعل و گہر میں ہے ترا نور شمس و قمر میں ہے
تری ذات عم نوالہٗ تیری شان جلّ جلالہٗ

ترے حکم سے جو ہوا چلی تو چٹک کے بولی کلی کلی
ہے کریم تو۔ ہے رحیم تو تیری شان جلّ جلالہٗ

ترا ڈالی ڈالی میں وصف ہے تری پتے پتے پہ حمد ہے
ترا غنچے غنچے میں رنگ و بو تیری شان جلّ جلالہٗ

ترا جلوہ دونوں جہاں میں ہے ترا نور کون و مکاں میں ہے
یہاں تو ہی تو وہاں تو ہی تو تیری شان جلّ جلالہٗ

ہے دعائے اکبرِ ناتواں نہ تھمے قلم نہ رکے زباں
میں لکھوں پڑھوں یہی باوضو تیری شان جلّ جلالہٗ

اَلحمدُ لِلّٰہِ کہ اُس نے اپنے برگزیدہ رسولوں اور اپنے پیارے پیغمبروں کو ہماری راہنمائی کے لئے مامور فرمایا۔ جنکی ہدایت نے ہمکو سیدھی راہ سجھائی۔ جنکی رسالت کے جلوؤں نے ہمارے دل کے فانوسوں میں معرفت کی شمع چمکائی جنکی روشنی میں ہم نے اپنے آپ کو فانی اور اُسکو باقی جانا جس کے اُجالے میں ہم نے اپنے آپکو بندہ اور اُسکو معبود پہچانا جنکی دعاؤں کے صلے میں ایک نعمتِ عظمےٰ ہمارے ہاتھ آئی جنکی خوش خبری کے نتیجے میں ایک دولتِ بے زوال ہم نے پائی وہ نعمتِ عظمےٰ کہ جسکے صدقہ میں نور ایمان سے نہال اور وہ دولتِ بے زوال کہ جسکی بدولت متاعِ دین و اسلام سے مالا مال ہوگئے وہ کون باعث دو کون۔ بے یاروں کا یار۔ بے امید گاروں کا مددگار۔ بے وسیلوں کا وسیلہ بے بھروسوں کا بھروسہ بے کسوں کا بس بیکسوں کا کس۔ ٹوٹے دلوں کا سہارا۔ اللہ تعالےٰ کا پیارا جس نے ہم گنہگاروں کو نباہا۔ جسکو اللہ تعالےٰ جلشانہٗ نے چاہا۔ جس کا نام لئے ہر بلا ٹلے جس کے ذکر خیر سے نجدی جلے۔ تمام تمام رات یادِ الٰہی میں نہ سونے والا ہم

ہم خطاکاروں کی خطاؤں پر زار زار رونیوالا۔ دونوں جہان کا مختار۔ مدینہ کا تاجدار۔ جنکی ہیبت سے شاہی قلعوں کے کنگرے گریں جس کے اشاروں پر چاند سورج پھریں۔ جنکو فرشتے جھولا جھلائیں۔ جنکے در پر جبریل آئیں سب حور و ملک جن و بشر انہیں کا دم بھرتے ہیں۔ اکثر چرند پرند شجر حجر انکو سجدہ کرتے رہیں۔ کل کائنات میں انہیں کا ڈنکا بجا ہے۔ اور بجے گا۔ شفاعت کا تاج انہی کے سر پر سجا ہے اور سجے گا۔ برائی سے بھلائی اور بھلائی سے برائی کے یہی چھانٹنے والے ہیں۔ خدائی بھر کے ظاہر و باطنی خزانوں کے بھی بانٹنے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ جلشانہٗ سے ولانیوالے اور اللہ تعالےٰ سے ملانے والے۔

غزل

خراب آئینوں پر جلا دینے والے	دلوں کی کدورت مٹا دینے والے
اِدھر بھی کوئی ریزۂ خوان رحمت	خدائی کی دولت لٹا دینے والے
خدارا ادھر بھی نگاہِ کرم ہو	جہنم کو جنت بنا دینے والے
سخی کچھ عطا ہو تو اسوں کا صدقہ	صدا دے رہے ہیں صدا دینے والے
ملے کچھ کہ ہیں تیرے در کے بھکاری	فقیروں کو سلطان بنا دینے والے
کہاں تک کریں شکر اس کا کہ ہم کو	ملے ہیں خدا سے ملا دینے والے
طلب تو کرو دین و دنیا کی دولت	ہیں سب کو حبیب خدا دینے والے
میں عاصی ہوں مجھ پر بھی ہو چشم رحمت	گنہگار کو بخشوا دینے والے
اس اکبر کی بھی شرم محشر میں رکھنا	غریبوں کی بگڑی بنا دینے والے
درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروح محمد و آل محمد

درود تاج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اللھم صل علی سیدنا و مولنا محمد و علی آل سیدنا و مولنا

اے خدا رحمت کاملہ نازل فرما اوپر سردار ہمارے اور مالک ہمارے محمد صاحب کے اور اوپر آل سردار ہمارے اور مالک ہمارے

محمد صاحب التاج والمعراج والبراق والعلم ۰ دافع البلاء والوباء والقحط

محمد صاحب کے صاحب تاج اور معراج اور براق اور نشان کے ہیں دور کرنیوالے سختی اور وبا اور کال

والمرض والالم ۰ اسمہ مکتوب مرفوع مشفوع منقوش فی اللوح والقلم ۰

اور بیماری اور درد کے نام ان کا لکھا گیا ہے بلند کیا گیا ہے شفاعت کیا گیا ہے نقش کیا گیا ہے بیچ لوح اور قلم کے

سید العرب والعجم ۰ جسمہ مقدس معطر مطہر منور فی البیت والحرم ۰

سردار ہیں عرب و عجم کے جسم ان کا بہت پاک خوشبودار پاکیزہ روشن بیچ خانہ کعبہ اور حرم کے

شمس الضحی بدر الدجی ۰ صدر العلی ۰ نور الھدی ۰ کھف الوری ۰ مصباح

آفتاب چاشت کے ماہتاب اندھیری رات کے مسندنشین بلندی کے نور راہ راست کے پناہ مخلوق کے چراغ

الظلم ۰ جمیل الشیم ۰ شفیع الامم ۰ صاحب الجود والکرم ۰ واللہ عاصمہ

تاریکیوں کے نیک عادتوں والے بخشانیوالے امتوں کے صاحب بخشش اور بزرگی کے اور اللہ نگہبان ہے انکا

وجبریل خادمہ ۰ والبراق مرکبہ ۰ والمعراج سفرہ ۰ وسدرۃ المنتہی

اور جبریل خدمتگذار ہیں ان کے اور براق سواری ہے انکی اور معراج سفر ہے انکا اور سدرۃ المنتہی (جو بیری

مقامہ ۰ وقاب قوسین مطلوبہ ۰ والمطلوب مقصودہ ۰ والمقصود

ہے آسمان پر) مقام ہے ان کا اور قاب قوسین (وصال الہی) مطلوب ہے انکا اور مطلوب مقصود ہے ان کا اور مقصود انکی پاس

موجودہ ۰ سید المرسلین ۰ خاتم النبیین ۰ شفیع المذنبین ۰ انیس

موجود ہے سردار رسولوں کے مہر سب نبیوں کے بخشانیوالے گنہگاروں کے غمخوار

الغریبین ۰ رحمۃ للعلمین ۰ راحۃ العاشقین ۰ مراد المشتاقین ۰

غریبوں کے رحمت واسطے عالموں کے موجب آرام عاشقوں کے مراد مشتاقوں کے

شمس العارفین ۰ سراج السالکین ۰ مصباح المقربین ۰ محب الفقراء

آفتاب خداشناسوں کے چراغ راہ چلنے والوں کے چراغ مقربوں کے دوست رکھنیوالے محتاجوں کے

وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسٰکِیْنِ ۝ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ ۝ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ ۝ وَسِیْلَتِنَا

اور مسافروں اور مفلسوں کے سردار جن اور انس کی نبی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے پیشوا بیت المقدس اور کعبہ کے وسیلہ ہمارے

فِی الدَّارَیْنِ ۝ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ ۝ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ ۝ جَدِّ

بیچ دنیا اور آخرت کے صاحب مرتبہ بمقدار دو کمانوں کے محبوب پروردگار دو مشرقوں اور دو مغربوں کے نانا

الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ۝ مَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ ۝ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ

امام حسنؓ اور حسینؓ کے مالک ہمارے اور مالک جن و انس کے کنیت ابو القاسم نام محمدؐ بیٹے عبداللہ کے

نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ ۝ یَآ اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

ایک نور ہیں اللہ کے نور سے اے عاشقو نور جمال آنحضرت کے درود بھیجو اوپر ان کے اور انکی اولاد کے اور انکے یاروں

وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

اور سلام بھیجو سلام کرکے

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو ۔ درود سے کبھی غافل نہو درود پڑھو

فضائلِ درود شریف

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ جلشانہٗ اور فرشتے اُس کے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اُن پر اور سلام ۔ اب اس سے بڑی کونسی فضیلت ہوگی کہ یہ خود خدا کا فعل ہے اور ہمارے لیے حکم ناطق ہے ۔ ایک تو تقلید خدا

اداب محفل میلاد شریف جگہ پاک صاف ہو پیسہ حلال کی کمائی کا صرف کیا جائے ۔ خوشبو بخورات عطریات پھول وغیرہ کی جسقدر ممکن ہو بہتر ہے ہنود وریا کو دخل نہ ہو ممبر یا چوکی اونچی ہو اس پر مسند یا کوئی کپڑا پاک ہو ۔ آرائش و زیب و زینت کا اظہار مسرت کیا جاوے جسقدر بن پڑے اہتمام کیساتھ غربا و مساکین کے واسطے کھانیکا انتظام کیا جاوے ۔ فاتحہ کے واسطے مسلمان نمازی حلوائی کے ہاں کی بنی ہوئی شیرینی ہو روشنی کیواسطے موم بتی ہو تو اچھا ہے کیونکہ مٹی کے تیل وغیرہ کی بدبو سے بھی یہ مجلس مبارک پاک ہونا چاہئے سامعین و حاضرین پاک و صاف باوضو ہوں اور ادب سے بیٹھیں میلاد شریف کے پڑھنے والے بھی متبع شریعت ہوں اور درود خوانی کی متواتر تاکید ہو ۔ والسلام ۱۲ (مصنف رح)

دوسرے تعمیل حکم خدا جو شخص ایک بار درود شریف پڑھے۔ اُس پر دس رحمتیں نازل ہوں۔ دس گناہ ڈھل جائیں۔ دس نیکیاں اعمال نامے میں لکھی جائیں دس مراتب بلند ہوں۔ اس آیۃ شریف سے ظاہر ہے۔ کہ اللہ پاک جل جلالہ اپنے پیارے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ کی شان عظمت و رفعت و قدر و منزلت سے مومنین کو آگاہ فرماتا ہے کہ درود بھیجتا ہوں میں اپنے ملایکہ کیسا تھ اور مومنوں کو حکم کرتا ہے کہ تم بھی درود بھیجو۔ اس سے کسقدر توقیر و تعظیم و اعزاز و تکریم رسول کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم کا پتہ ملتا ہے نہ کسی نبی کے لئے ایسا حکم آیا نہ کسی فرشتے نے ایسا اعزاز پایا ہے۔ چاہئے کہ کوئی بات بھول جائے یا کوئی چیز کھوئی جائے تو درود شریف پڑھے۔ بات یاد آجائے گی۔ اور گم شدہ شے مل جائے گی۔ گھر سے نکلنے کیوقت سواری پر سوار ہونے کے وقت بازار جانے اور واپس آنے پر اور خرید و فروخت میں اور کسی چیز کی ضرورت پیش آنے میں۔ خادم غلام کے بھاگ جانے میں اور ہر دکھ درد میں۔ وبائی امراض میں ہر قسم کے رنج و غم میں۔ ہر طرح کی تکلیف و مصیبت میں۔ آگ سے جلجانے یا پانی میں ڈوب جانے کے خوف میں۔ بھوک پیاس میں۔ کوئی چیز اللہ پاک سے مانگنے میں۔ کھانا کھانے پانی پینے میں مصافحہ کرنے میں کسی نیک محفل میں شریک ہونے کے وقت کلام اللہ کے شروع میں اور ختم میں۔ احادیث پڑھنے اور پڑھانے میں اور وہ علم جو شرعاً جائز ہے اسکے پڑھنے یا پڑھانے میں اور وہ چیز جو شرعاً اچھی جائز ہو اور بھلی معلوم ہو بوئے گل و عطر عمدہ خوشبو پر اوراد و اعمال و وظائف کے اول و آخر میں۔ ہر نیک کام میں درود شریف پڑھے کہ ہزاروں برکات و حسنات و بخشش و نجات کا ذریعہ اس سے اچھا اور کوئی نہیں ہے +

شعر

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو　درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

قصیدہ

ہر درد کی دوا ہے صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد
تعویذ ہر بلا ہے صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد

محبوبِ کبریا ہے صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد
کیا نقشِ خوشنما ہے صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد

قربِ خدا ہو حاصل جنّت میں ہو وہ داخل
جس نے لکھا پڑھا ہے صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد

جنّت مقام ہوگا دوزخ حرام ہوگا
گر دل پہ لکھ لیا ہے صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد

اسکی نجات ہوگی رحمت بھی ساتھ ہوگی
جو پڑھ کے مرگیا ہے صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد

جو درد لا دوا ہو یہ گھول کر پلادو
کیا نسخۂ شفا ہے صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد

کاندھا بدلنے والو ہمراہ چلنے والو
پڑھتے چلو روا ہے صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد

جانے بھی دے ارم کو رضوان روک ہمکو
سینے پہ لکھ رہا ہے صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد

منزل کا ہے بھروسہ اکبرؔ بغل میں توشہ
کیا خوب لیچلا ہے صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد

حکایت محمّد بن سعد بن مطرف کا معمول تھا کہ سوتے وقت تین سو مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسولؐ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمّد بن سعد جس منہ سے تو درود شریف پڑھتا ہے میرے پاس لا کہ میں بوسہ لوں گا انکو شرم آئی کہ ایسے پاک منہ کے سامنے ایسا گندہ منہ کس منہ سے لاؤں۔ لیکن چونکہ حکم ادب پر فوق رکھتا ہے ناچار اپنا رخسار سامنے کیا۔ حضور نے بکمال محبت سے بوسہ کے شرف سے مشرف فرمایا جس

وقت خواب سے بیدار ہوئے تو سارا مکان خوشبو سے معطر و معنبر تھا۔ اور آٹھ روز تک رخسار اور مکان اُس خوشبو سے مہکتا رہا +

قصیدہ

جو خیال آیا تو خواب میں وہ جمال اپنا دکھا گئے
یہ مہک لہک تھی لباس میں کہ مکان سارا بسا گئے
ہمیں دامِ غم سے چھڑا گئے ہمیں معصیت سے بچا گئے
وہ نبی محمد مصطفےٰ کہ جو سوئے عرشِ علےٰ گئے
یہ حلیمہ بھید کھلا نہیں یہ مقام چون و چرا نہیں
تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے تری بکریاں جو چرا گئے
کہیں حسن بن کے قبول ہیں کہیں رنگ بنکے وہ پھول ہیں
کہیں نور بن کے رسول ہیں وہ جمال اپنا دکھا گئے
ہو درود تم پہ ہزار ہا میرے رہنما میرے ناخدا
میرا پار بیڑا لگا گئے میری ڈوبی کشتی ترا گئے
تری جھونٹی کونڈی بچی کھچی جو ملی تو اکبر وارثی
وہ بھرے نشے کی ترنگ میں کہ کہیں کہیں کی سنا گئے

حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی مجھ پر درود پڑھے صبح و شام تو میری شفاعت خود قیامت میں اُسے ڈھونڈ لے گی +

حدیث حضرت نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر

سو مرتبہ درود شریف پڑھا۔ اُس کے اَسّی برس کے گناہ بخشے جاتے ہیں +

حدیث حضرت نے فرمایا ہے کہ مجھ سے جبرئیلؑ نے کہا کہ جو آپ پر درود پڑھتا ہے اُس پر ستر ہزار فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ اور جس پر فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں وہ جنتی ہو جاتا ہے حضرت نے فرمایا ہی کہ مَن ذُکِرتُ عِندَہٗ وَلَم یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَد جَفَانِی یعنے جسکے سامنے میں ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھپر درود نہ پڑھے تو اُس نے مجھپر بڑا ظلم کیا۔ اور فرمایا وَشَقِیَ عَبدٌ ذُکِرتُ عِندَہٗ فَلَم یُصَلِّ عَلَیَّ یعنی شقی ہوا بدبخت ہوا بندہ جسکے سامنے میں ذکر کیا جاؤں اور نہ درود بھیجے وہ مجھپر غرضیکہ اقوالِ صادقہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ درود و سلام دنیا میں وسیلۂ خیر و برکات اور عقبےٰ میں ذریعہ بخشش و نجات ہے۔ شفا دیتا ہے بیماروں کو اور چھڑا دیتا ہے غم کے گرفتاروں کو اسکی کثرت سے مال میں برکت اولاد میں ترقی ہوتی ہے اور سب سے اچھی بات تو یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو محبتِ کامل جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہو جاتی ہے اور آپ کی محبت اللہ پاک کی محبت ہے پس یہی عین ایمان اور مدار اسلام ہے +

شعر

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو بر روحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ
مومن ہے جس نے ربط ہی ڈالا درود کا واللیل جسکی زلف ہے والشمس جسکا رخ دل خانۂ خدا ہے ہو اسکے لئے ضرور ہے اللھم صل علیٰ مصطفےٰ کی دہوم	مدفن میں اُس کے ہوگا اُجالا درود کا ہوا یسے چاند کے لئے ہالا درود کا کنجی نبیؐ کے نام کی تالا درود کا اِس انجمن میں ہے یہ اُجالا درود کا

لکھ لکھ کے جابجا خطِ طغرا سے دوستو
چل کر حضورِ قبلۂ کونین سب پڑھیں

میرا کفن بنادو۔ دوشالا درود کا
بخشش کے واسطے ہے قبالا درود کا

اکبر غریق رحمت رحمان ہو کہ ہے
عاشق نبی کا چاہنے والا درود کا

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو

بروحِ محمد و آلِ محمد
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

فضائلِ میلاد شریف

عِندَ ذِکرِ الصّٰلِحِینَ تَنَزَّلُ الرَّحمَۃِ یعنی ذکر صالحین کے وقت اللہ تعالےٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے چہ جائیکہ تمام صالحین اور مرسلین کے پیشوا حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ہو اور اس پر یہ بھی خوبی کہ درود شریف کی صدائیں بلند ہوں وہاں کے حاضرین پر کیوں نہ رحمت کا نزول ہو۔ سامعین کو کیوں نہ نقد مدعا وصول ہو اور منقول ہے کہ جس مکان میں یہ محفل مبارک ہوتی ہے۔ اُس پر سال بھر رحمت کا مینہ برستا ہے اور اُس مکان کے رہنے والے حفظ و امان میں رہتے ہیں اور بے انتہا خیر و برکت شاملِ حال رہتی ہے اور مکہ معظمہ مدینہ منورہ میں تو یہ حال ہے۔ کہ جب کسی کے یہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے یا عقیقہ یا ختنہ یا شادی یا نیا مکان بنے یا سفر سے کوئی واپس آئے۔ یا بیماری سے صحت پائے ہر قسم کی تقریبوں میں محفلِ میلاد شریف ضرور ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہم لوگوں کو بھی ایسی ہی توفیق دے کہ اپنے گھروں کو

اور مجالس کو ذکرِ محمدی سے منوّر اور مشرّف کیا کریں اور تمام رسومات خرافات مثل ناچ رنگ یا باجا وغیرہ سے بچتے رہیں۔ آمین +

ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا حضرتؐ کو اور دریافت کیا۔ کہ یہ مولود شریف کی محفل کیسی ہے کیونکہ بعض لوگ اس میں کلام کرتے ہیں تو حضورؐ نے فرمایا کہ جو ہم سے محبت کرتا ہے ہم بھی اُس سے محبت کرتے ہیں۔ قربان اِن پیارے پیارے الفاظ سے ثابت ہوا۔ کہ یہ محبت کے سامان ہیں اور واقعی بغیر محبت کے کون اپنا جان و مال فدا کرتا ہے +

قصیدہ

محمدؐ مصطفےٰ صَلِّ عَلیٰ کی آج محفل ہے
حبیبِ کبریا صَلِّ عَلیٰ کی آج محفل ہے

پڑھو صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ ہر دم
کہ محبوب خدا صَلِّ عَلیٰ کی آج محفل ہے

وضو سے آئیں بیٹھیں باادب بھیجیں درُود اُنپر
جہاں کے رہنما صَلِّ عَلیٰ کی آج محفل ہے

فرشتے عالم بالا سے سُن سُنکر یہ کہتے ہیں
چلو نورِ خدا صَلِّ عَلیٰ کی آج محفل ہے

ہے جس کے نور سے رنگ وبہا گلشن ہستی
اُسی رنگین ادا صَلِّ عَلیٰ کی آج محفل ہے

حضور رکھیں کریں سب پیش صَلِّ اللہ کی نذر
کہ کُل کے پیشوا صَلِّ عَلیٰ کی آج محفل ہے

ہوئے ہیں جنکے فیض نور سے دونوں جہاں روشن
اُسی شمس الضحیٰ صَلِّ عَلیٰ کی آج محفل ہے

کرم کے پھول نیکی کے ثمر رحمت کے گلدستے
بٹیں گے مصطفےٰ صَلِّ عَلیٰ کی آج محفل ہے

ہوا ہے جس کے رُخ سے داغ دلمیں ماہ کامل کے
اُسی بدر الدجیٰ صَلِّ عَلیٰ کی آج محفل ہے

ہے ادنےٰ مرتبہ قوسین کا درگاہ میں جسکی
اُسی شاہِ دنے صَلِّ عَلیٰ کی آج محفل ہے

نکالا جس نے چشمہ آب کا انگلی سے جنگل میں
اسی سجر سخا صلِ علیٰ کی آج محفل ہے

دعائیں مانگ لے جو مانگنی ہوں حق سے اے اکبر
ترے مشکلکشا صلِ علیٰ کی آج محفل ہے

حکایت ملک حجاز کے شہروں میں سے ایک مقام پر محفل میلاد شریف تھی اور عالم باعمل بیان فرمارہے تھے کہ ایک سائل نے آکر سوال کیا کہ میں سید آل رسول اور غریب الوطن ہوں۔ اللہ کیواسطے مجھے بھی کچھ ملے۔ وہ صاحب جو بیان فرمارہے تھے۔ انہوں نے حاضرین سے کہا۔ کہ جو سید سائل کو ایک روپیہ دے۔ خدا اُسکی ایک بڑی مراد پوری کرے۔ اسوقت محفلِ مقدس میں ایک یہودی کا غلام بھی حاضر تھا جلدی سے کھڑا ہوکر عالم صاحب سے کہنے لگا۔ کہ میرے پاس تین روپے ہیں لیجئے اور سید صاحب کو دیکر میری تین مرادیں خدائے پاک سے پوری کرادیجئے۔ عالم صاحب نے اُس سے تین روپے لیکر سید صاحب کی خدمت میں پیش کئے اور اس غلام سے کہا۔ کہ ہاں بھائی بیان کرو کہ تمہاری کیا کیا مرادیں ہیں۔ غلام نے کہا کہ اول مراد تو یہ ہے کہ میں ایک یہودی کا غلام ہوں وہ مجھے آزاد کرے۔ یہ سنکر عالم صاحب نے ہاتھ اُٹھائے اور دعا مانگی اور حاضرین سے کہا کہ بھائیو سب صاحب دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ جلشانہٗ اس ذکرِ خیر کی برکت سے اس غلام کو آزاد کرادے۔ سب نے دعا کی۔ پھر عالم صاحب نے اس غلام سے پوچھا کہ بھائی تمہاری دوسری مراد کیا ہے۔ اُس نے کہا کہ میرا آقا کافر ہے اور میں مسلمان ہوں قیامت کے دن میں جنت کی طرف اور میرا آقا دوزخ کیطرف روانہ ہونگے۔ اس کا ملال ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ بھی مسلمان ہو جائے۔ اور دونوں جنت میں ساتھ ہی جائیں۔ عالم صاحب نے سب حاضرین

سے یہ دعا بھی کرائی۔ اور خود بھی کی اور فرمایا کہ اب بیان کرو کہ تیسری مراد کیا ہے غلام نے کہا کہ تیسری مراد یہ ہے۔ کہ میرے اور میرے آقا کے سب گناہ بخشے جائیں پھر عالم صاحب نے خود بھی دعا کی اور سب حاضرین سے دعا کرائی۔ پھر مولود شریف ختم ہوا اور سب لوگ حصے لیکر اپنے اپنے گھر گئے وہ غلام بھی اپنے آقا کے پاس حاضر ہوا اس نے غلام سے دریافت کیا تو کہاں گیا تھا۔ بڑی دیر میں آیا۔ غلام نے کہا۔ جناب آج میں بڑی بھاری سوداگری میں تھا۔ آج میں نے بڑے انمول سودے خریدے ہیں۔ اس وجہ سے دیر ہو گئی۔ یہودی کو غلام کی باتوں سے سخت حیرت ہوئی۔ کہ یہ ایک مفلس قلاش آدمی تھا۔ اس نے کہاں سے ایسی تجارت کی خبر بھائی پھر ہمیں بھی تو بتاؤ۔ کہ کیا کیا قیمتی مال خریدا ہے۔ پھر تو غلام نے اس محفلِ میلاد شریف کا حال اور سید صاحب کا آنا اور عالم صاحب کا وہ فرمان بیان کیا۔ اور کہا کہ میرے پاس اسوقت تین روپے تھے۔ وہ تینوں روپے تین مرادیں پوری ہونے کے لئے دیدیئے۔ یہودی نے کہا اچھا بتاؤ وہ کیا کیا مرادیں تم نے مانگیں۔ غلام نے کہا کہ اول مراد تو یہ تھی۔ کہ تو میرا آقا ہے اور میں تیرا غلام ہوں۔ تیری خدمت کرنی ضروری ہے۔ اور خدائے تعالےٰ میرا خالق اور مالک ہے اسکی عبادت بھی لازم و واجب ہے اِسلئے چاہتا ہوں کہ اُس آقائے حقیقی کا غلام ہو جاؤں اور تو مجھے آزاد کر دے۔ چونکہ وہ مقبول وقت میں دعا کی گئی تھی۔ اس کے اثر کا تیر پہلے ہی نشانہ اجابت پر پہنچ چکا تھا۔ یہودی نے کہا لے بھائی جا میں نے تجھے آزاد کیا۔ اب دوسری مراد بتا اپنی کیا ہے۔ غلام نے سلام عرض کیا۔ اور عرض کی کہ اے آقائے نامدار دوسری مراد میری یہ ہے کہ میں نے مدتوں تک حضور کا نمک کھایا ہے۔ اور میں مومن ہوں

اور تو کافر ہے قیامت کے دن میں جنت کیطرف اور تو دوزخ کیطرف روانہ ہوگا
اس لئے میں نے دوسرا روپیہ دیا کہ دعا کیجئے۔ کہ میرا آقا بھی مسلمان ہوجائے میں
اور میرا آقا دونوں جنت کیطرف ساتھ ساتھ جائیں۔ یہودی نے کہا۔ کہ بھائی اگر
تیری یہ مراد ہے تو میں بہت خوشی سے اسلام قبول کرتا ہوں اور پڑھتا ہوں۔
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ اب بیان کرو کہ وہ تیسری مراد کیا ہے۔ غلام
نے تیسری مراد بھی کہی کہ میرے اور آپ کے گناہ اللہ پاک جلشانہٗ بخشدے یہ سنکر
آقا بہت خوش ہوا۔ پھر اُسی رات کو وہ نو مسلم خواب میں کیا دیکھتا ہے۔ کہ اللہ پاک
جل جلالہٗ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے کہ شاد باش تجھکو کہ جو بات تیرے اختیار میں تھی۔
یعنی غلام کا آزاد کرنا اور خود مسلمان ہونا وہ تو تو نے کیا۔ اور تیسری مراد غلام کی یہ
ہے۔ کہ تیرے اور تیرے غلام کے گناہ بخشے جائیں۔ وہ میرے اختیار میں ہے لے یہ
تیسری مراد بھی غلام کی پوری ہوئی کہ میں نے اپنے حبیبؐ کے ذکرِ خیر کی برکت
سے تجھکو اور تیرے غلام کو اور اُس عالم صاحب کو اور سید صاحب سائل کو اور
تمام حاضرین محفل کو بخشا اور جنت الفردوس عطا فرمائی۔ یہودی جب خواب سے
بیدار ہوا تو غلام کے ہمراہ عالم صاحب کیخدمت میں حاضر ہوا اور تمام ماجرا خواب کا
مجمع عام میں بیان کیا۔ اور اپنے ایمان پر خوب مستحکم ہوگیا۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
ہے محشر میں کافی وسیلہ تمہارا	تم آقا ہو میرے میں بندہ تمہارا
سمائے نظر میں کھنچے میرے دل میں	یہ صورت تمہاری یہ نقشہ تمہارا
حرام اُس پہ ہوجائے نارِ جہنم	پڑھے صدق دل سے جو کلمہ تمہارا

قیامت میں چھوٹیں گے سستے وہ تاجر
خریدا ہے جس جس نے سودا تمہارا

تم آقا ہو کس کے ہمارے ہمارے
ہمیں زعم کس کا تمہارا تمہارا

خبر تم نہ لو گے تو پھر کون لے گا
ہیں آخر تو ہوں نام لیوا تمہارا

جو تم سے نہ مانگے یہ اس کی خطا ہے
سخاوت کا بہتا ہے دریا تمہارا

جو کچھ مانگنا ہے تو مانگو اسی سے
بڑا دینے والا ہے داتا تمہارا

سیہ کاریوں سے نہ گھبراؤ یارو
کہ حامی ہے اک کملی والا تمہارا

مکاں کو ہے زینت مکیں کے قدم سے
ہے مکہ سے افضل مدینہ تمہارا

تمنا ہے اکبر کی روز قیامت
اُٹھوں پڑھ کے مدفن سے کلمہ تمہارا

اسرار افضل الاذکار

وہ کلمہ یہ ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم۔ اس میں بڑی خوبیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ **شعر**

محمدؐ سے صفت پوچھو خدا کی | خدا سے پوچھئے شان محمدؐ

اللہ جل جلالہٗ کو جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لگاؤ اور نسبت ہے وہ کون سمجھ سکتا ہے۔ ہر شخص اپنی سمجھ کے مطابق کہہ جاتا ہے۔ یہ دو جملے ہیں۔ ایک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوّل تو یہ کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو اپنے نام کیساتھ ملاکر اس کلمہ کا تمام کائنات میں ڈنکا بجوا دیا دوسرے یہ کہ اسلام میں داخل ہونیکا سبب

پہلا سبق یہی ہے تیسرے یوں تو اس کلمہ طیبہ کے فضائل میں بے انتہا کتابیں بھری پڑی ہیں جنکا ذکر خیر بخوف طوالت نہیں کیا جاتا ہے۔ اب اس پر بحث ہے کہ پہلے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کیوں ہے۔ یہ اس لئے ہی کہ اس کے پڑھنے سے قلب صاف ہوتا ہے مشیت الہی یہ چاہتی ہے۔ کہ پہلے اس سے اپنے دلوں کو صاف کر لو۔ اسوقت میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دل نشین کرو۔ تاکہ انوار تجلیات الہی دلوں کے پاک صاف حجروں میں کماحقہ جلوہ گر ہوں چوتھے یہ کہ اپنے دو ناموں کے درمیان میں اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا ہی یعنی اول جملے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں اللہ موجود ہے اور دوسرے جملے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں اللہ موجود ہے۔ اور بیچ میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہیں سبحان اللہ پانچویں یہ کہ اول جملے میں اگر شمار ہیں بارہ حرف ہیں تو دوسرے اپنے محبوب کے جملے میں بھی بارہ ہی حرف ہیں چھٹے یہ کہ اگر اپنے جملے کے تمام حروف غیر منقوط یعنی بلا نقطے رکھے ہیں۔ تو محبوب کے جملے کے بھی تمام حروف غیر منقوط ہی رکھے ہیں ساتویں یہ کہ کتنا ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے جاؤ۔ جب تک مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہ کہوگے داخل اسلام نہ ہوگے

شعر

درود وسلام اے خدا بھیج بے حد	بروح محمد و آل محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

قصیدہ

ثانی تیرا کونین کی کشور میں نہیں ہے	بس حد ہے کہ سایہ بھی برابر میں نہیں ہے

ہو جلوۂ محبوب کے کیا ماہ مقابل
اس چاند کے دھبہ رُخِ انور میں نہیں ہے

کل خوبیاں اللہ نے حضرت کو عطا کیں
یہ بات کسی اور پیمبر میں نہیں ہے

ہو کیوں نہ خدائی کو گدائی کی تمنا
کیا چیز ہے جو آپکے بھرے گھر میں نہیں ہے

اعمال بُرے ہیں مری امداد کو آؤ
حامی کوئی جز آپکے محشر میں نہیں ہے

میں ہوں وہ گنہگار جسے کہتے ہیں نیکی
یہ لفظ مرے جرم کے دفتر میں نہیں ہے

ہیں عیب ہزاروں تو جسے چاہے بنا دے
اللہ ہنر ایک بھی اکبرؔ میں نہیں ہے

آٹھویں یہ کہ اللہ جل جلالہٗ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان دو ہی ناموں سے یہ کلمہ طیبہ ہے۔ یوں تو اللہ کے بہت سے نام ہیں لیکن جیسے اللہ تعالےٰ اسم ذات ہے اُسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسم ذات ہے **تو** **یں** اب ہر اسم کی خوبیاں ملاحظہ ہوں۔ اللہ میں چار حرف ہیں الف لام لام ہ ان چاروں حرفوں میں سے ایک ایک کو الگ الگ کر دیکھ لیجئے۔ بے معنی نہ ہو گا۔ کچھ نہ کچھ اچھے معنے ضرور ہونگے۔ الف کو الگ کیجئے تو لام لام ہ رہگئے اِن سے لفظ بنا یہ لِلّٰهِ رہا۔ با معنی ہے۔ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط ایک لام بھی الگ کیا جائے۔ تو باقی رہا لام۔ ہ۔ اِن کا لفظ لَهٗ ہوا اب بھی با معنی ہے۔ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اب پھر دوسرا لام بھی الگ کر دیجئے۔ باقی رہا حرف (ہ) اسکے معنے یوں لیجئے کہ اسکو مضموم کیجئے۔ (هُ) ہوا با معنی ہے یعنی اس کے معنی ہیں (وہ) اب وہ بھی اشارہ ہے اللہ کیطرف اور ایک یہ کہ یہ مخفف ہے۔ هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ کا جو اللہ پاک کی ہی صفت ہے:-

عیاں اللہ ہی اللہ ہے نہاں اللہ ہی اللہ ہے
وہ شیریں نام ہے اللہ کا جب اُسکو لیتے ہیں
کرو اللہ ہی اللہ دمبدم اللہ خوش ہو گا
الف جزم لام شاخیں ہ ثمر تشدید گل مسر

یہاں اللہ ہی اللہ ہو وہاں اللہ ہی اللہ ہے
چپک جاتی ہے تالو سے زباں اللہ ہی اللہ ہے
وہاں رحمت برستی ہے جہاں اللہ ہی اللہ ہے
یہ سارا گلستان کا گلستاں اللہ ہی اللہ ہے

جو گوشِ ہوش ہوں اکبر چمن میں سر و پرسن لو
کہ کہتی ہیں سحر کو قمریاں اللہ ہی اللہ ہے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسم ذات ہے اسیطرح اس نام میں خوبیاں ملاحظہ ہوں۔ اِسکے معنی میں تعریف کیا گیا۔ اس میں بھی چار حرف ہیں۔ اللہ کے نام سے ایک توہم تعداد حرف ہونے کی۔ دوسری نسبت چاروں حرف غیر منقوط ہونے کی ہے یعنی اللہ میں جیسے چاروں حرف بے نقطہ ہیں۔ ایسے ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں بھی حروف بے نقطے ہیں اگر اللہ کے نام میں ایک حرف مشدد ہے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام میں بھی ایک حرف مشدد ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حرف جدا کرنے سے بھی بامعنے رہتا ہے یعنی میم ۔ ح ۔ میم ۔ د ۔ اب پہلے میم کو الگ کیجئے۔ ح ۔ میم ۔ د باقی رہے ان کا لفظ بنایا تو حمد ہوا بامعنی ہے۔ اس کے معنی تعریف کے ہیں جو اللہ کے لئے شایان ہے۔ ایسے ہی ح کو الگ کیجئے تو میم ۔ د باقی رہے انکا لفظ بنایا تو مد ہوا یعنی ہمیشہ۔ یہ ہمیشگی بھی اللہ کی ذات کو زیبا ہے۔ اب دال باقی رہا۔ اس کے چار عدد بحساب حروف ابجد ہوتے ہیں اور چار ہی لفظ سے ھُوَ الْاَوَّلُ ھُوَ الْاٰخِرُ ھُوَ الظَّاھِرُ ھُوَ الْبَاطِنُ ہیں۔ یہ چاروں صفات بھی اللہ جلشانہٗ کی ذات پاک کے لئے موزوں ہیں۔ جسکا مشرق و مغرب جنوب

شمال چار حد عالم میں ظہور ہے۔
اور چار حروف ہی حضور پاک کے نام میں ہیں اور چار ہی حرف اللہ تعالیٰ کے ہیں
اور یہ تمام فضائل قدرتی طور پر واقع ہوئے ہیں اور اس کا موازنہ ہر شخص اس صورت
ہیں کرسکتا ہے۔ کہ دیگر مذاہب کے معبودوں اور اوتاروں کے ناموں سے ذرا
کوئی حرف کم وبیش کرکے دیکھو کیا کیا خوبیاں پیدا ہوتی ہیں اور کیسے کیسے اچھے
معنی ثابت ہونگے۔ اُنکے نام لکھکر بتانا مصلحت نہیں سمجھتا نہ میرا یہ مشرب ہے
اب پھر اسی حرف (دال) کے چار عدد لیجئے۔ یہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر حرف
ہے ان چار عددوں کو اسم اللہ کے پہلے حرف سے ملائیے جو (ا) ہے اور اسکا ایک عدد ہے
ایک اور چار کو ملائے تو پانچ ہوئے اور پانچ عدد ہیں (ہ) کے جو اللہ کے آخر میں ہے
ثابت ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر حرف اور اللہ جل جلالہ کا ابتدائی حرف دونوں
کے ملکر پانچ عدد ہوتے ہیں۔ جو لفظ اللہ کے آخر (ہ) ہے جس سے ھُوَالْاَوَّلُ ھُوَالْاٰخِرُ
کی مظہریت کا پورا کافی ثبوت ملتا ہے اور شان پنج تن پاک کا پتہ چلتا ہے۔

درود وسلام اے خدا بھیج بیحد	بروحِ محمد و آلِ محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

غزل

تعظیم سے لیتا ہے خدا نامِ محمد	کیا نام ہے اے صَلِّ عَلٰی نامِ محمد
قرآن میں جنت میں سرِ عرش سرِ لوح	کس شان سے خالق نے لکھا نامِ محمد
مزمل مدثر کہہ کہہ کے پکارا	کس پیار سے لیتا ہے خدا نامِ محمد
ڈرتا تھا گناہوں سے میں رحمت نے ندا دی	غافل تو کہیں بھول گیا نامِ محمد

اللہ نے کی اُس پہ حرام آتشِ دوزخ
جس شخص کے ہو دل پہ لکھا نامِ محمدؐ
اِن ناموں کے انعام میں ملجاتی ہے ہر شے
تو صبح و مسا نامِ خدا نامِ محمد
کیا ڈر ہے اگر قبر میں ہو افعیٔ و کژدم
ہے اُمتِ عاصی کا عصا نامِ محمد
آنکھوں میں بسے دل میں رہے ہونٹوں پہ آئے
طیبہ کی فضا یادِ خدا نامِ محمد

اکبر تو بچا چاہے اگر نارِ سقر سے
سینے کے نگینے پہ کھدا نامِ محمد

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک میں نکات ملاحظہ ہوں میم سے اشارہ ہے اس بات کیطرف کہ نبوت کا خاتمہ آپکی ذات پر ہوا - قدرتی دلیل اسکی یہ ہے کہ جس طرح مخرج میم کا لب ہیں اور لب خاتمہ حروف کا ہے یعنی لب سے پہلے حرکت میم کی ظاہر ہوتی ہے - اس سے پہلے کسی حرف سے یہ حرکت ابتدائی سوائے میم کے ظاہر نہیں ہوتی ہے - دوسرے یہ کہ میم کے چالیس عدد ہیں - اس سے یہ ظاہر ہوا کہ آپکو نبوت چالیسویں برس ہوگی ہائے کیا پیارا نام ہے جس کا ہر حرف ذوق شوق والوں کو مزہ دیتا ہے

شعر

لبوں پر جب پیارا نام آتا ہے محمدؐ کا
محبت دیکھئے اک دوسریکو چوم لیتا ہے

اور یہ کہ جسطرح لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدا میم سے ہے اور میم ابتدائی مخرج حروف ہے - اسی طرح حضور کی ذات اقدس سے ابتدائی آفرینش ہے لفظ اللہ جلّ جلالہٗ کے آخر میں (ہ) ہے - اور ہائے ہوز انتہائی مخرج حروف ہے لہذا ہر شئے کی انتہا ذات وحدہ لاشریک پر ہے - کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ

رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط چونکہ ابتدا انتہا سے جدا نہیں ہوتی۔ یہ فرق اعتباری ہے۔ اِسلئے یہ مضمون اَنَا اَحْمَلُ بلا میم ذوق بخش عرفا ہے:۔ **شعر**

بشر کی شکل میں آیا تکلف کی ضرورت تھی	احد سے ہوگیا احمدؐ جو باندھا میم کا ٹپکا

اب میم۔ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور۔ لام۔ اللہ کے عدد لیجئے تو ستر ہوتے ہیں۔ جس سے یہ اشارہ ہے کہ چہرۂ محبوب محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ چونکہ محبوب ہیں۔ اس لئے ستر ہزار پردے ڈال کر دنیا میں بھیجا۔ ورنہ بے پردہ حُسنِ محمدیؐ کا سوائے خدا پاک کے کوئی نظارہ نہیں کرسکتا۔ تمام عالم پر موسےٰ علیہ السّلام سے زیادہ غشی ہوجاتی اور عالم فنا ہوجاتا۔ اسی سبب سے ستر ہزار حجاب ڈالکر اپنے معشوق کی پھبن اہل دنیا کو دکھلائی۔ قربان ہوجاؤں:۔

اُس چاندسی صورت پر مرجاؤں فدا ہوکر	حسرت ہے کہ دم نکلے دیدارِ خدا ہوکر
اِن نرگسی آنکھوں کا بیمار ہی رہنے دو	کیا لوگے دوا دیکر کیا ہوگا شفا ہوکر
ہوں خاک تو نکلیگی یہ حسرتِ پابوسی	بچھ جاؤں گا قدموں میں نقشِ کفِ پا ہوکر
توصیف میں ہے جسکی وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰے	مرجاؤں میں اِن کالی زلفوں پہ فدا ہوکر
زلفوں کو جو کھولا ہے خوشبو بھی سنگھا دیجئے	کیا لُطف جو بے برسے کھُلجائے گھٹا ہوکر
اب موج میں لہراتا پھرتا ہے ہوا کھاتا	مِلجائیگا یہ قطرہ دریا میں فنا ہوکر

ایمان کی کہتا ہوں تم جان ہو اکبر کی
رہ سکتا نہیں زندہ یہ تم سے جدا ہوکر

مثلے ہست کہ اَلْجِنْسُ اِلَی الْجِنْسِ یَمِیْلُ	بہر دل بردنِ من صورت انسان داری

پھر (ح) محمدیؐ اور لام (اللہ کا لو۔ اور ان کے عدد ملاؤ تو ۳۸ ہونگے جس سے

یہ مطلب ہے ۔کہ سات طبق آسمان اور سات زمین اور سات دوزخ اور آٹھ جنت اور تین کرہ آگ ۔ہوا۔ پانی اور کرسی و عرش ۔ملائکہ۔ جنات ۔انسان ۔حیوانات یہ اثر تیر موجودات علوی و سفلی سب نور محمدی سے پیدا ہوئے ۔ اگر ایسا نہ ہوتا ۔تو کچھ بھی نہ ہوتا ۔چنانچہ یہی لام اللہ کا لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کے سر پر تاج بن کر چمک رہا ہے ۔پھر میم محمدؐ اور (ہ) اللہ جلشانہٗ کے اعداد ملاؤ تو ۴۵ ہوں گے۔اس سے یہ دلیل روشن ہے کہ بموجب قاعدہ حکمت کے خلقت کی انتہائی مدت تکمیل صورت انسان پینتالیس یوم ہیں پس یہی ۴۵ عدد کمال صورت انسانی کا باعث اور خاتمہ حروف اللہ جل شانہٗ اور آغاز حروف محمدؐ ہیں۔ اور میم کے چالیس عدد ہیں۔ اور پیر طریقت طالب حقیقت و معرفت کو جب اربعین یعنی چلہ پورا کراتا ہے ۔تب کمال انسانی اس میں پیدا ہوتا ہے ۔ پھر اللہ پاک نے مخلوق کو محمدؐ کی صورت پر پیدا کیا ہے ۔ اور اُس کا اظہار اُس وقت ہوتا ہے ۔کہ جب انسان کروٹ پر سر کے اور رخسار کے نیچے ہاتھ رکھکر لیٹتا ہے اُسکی ہئیت کذائی سے لفظ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم عیاں ہوتا ہے۔ ورنہ اسی پر نہاں رہتا ہے ۔اور یہ کہ میم بروئے علم طبائع الحروف کے آتشی ہے۔ اور دال خاکی ہے ۔پس ابتدائی حرف محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم آتشی ہے اور انتہائی حرف خاکی ہے چنانچہ آگ کا شعلہ مائل عروج رہتا ہے۔ اور خاک کی خاصیت یہ ہے ۔کہ حضیض کیطرف مائل ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور وہ بحرِ اعظم قدرت ہیں ۔کہ جزر و مد کی ہر دو شانیں آپ ہیں یا یوں سمجھئے کہ شعر

اُدھر اللہ سے واصل ہیں ادھر مخلوق میں شامل	خواص اُس برزخ کبرا میں ہے حرف مشدد کا

اور بروئے علم حکمت وفلسفہ مزاج آگ کا گرم وخشک جس کی قوتِ جاذبہ زبردست ہے ۔علو کی جانب اور مزاج خاک کا سرد وخشک ہے ۔جسکی قوتِ جاذبہ قوی ہے حضیض کیطرف ۔پس آپ عالم علوی وسفلی دونوں کے جاذب یعنی اپنی طرف کھینچنے والے ہیں ۔کہ دونوں عالم آپ پر بروئے عشق ومحبت جھکے اور کھنچے آتے ہیں ۔اور شیفتہ و فریفتہ ہیں ۔اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرکز ہیں آفرینش کے کیونکہ ہر خط جو دائرہ سے شروع ہو جائے ۔وہ مرکز ہی پر رجوع اور منتہی ہوتا ہے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کونین کا رجوع ہے اور یہ کہ آپکی ولادت شریف اسوقت میں ہوئی جب کہ آفتاب برج حمل میں تھا اور برج حمل آتشی مزاج ہے اور اُسی سے ابتدائے بروج آغاز سال وموسم بہار ہوتی ہے لہذا حرف اول جو میم اور آتشی ہے اسکو نسبت برج حمل سے ہے اور آپکی ذات عالی سے ابتدائے بہار آفرینش ہے ۔

درود وسلام اے خدا بھیج بے حد	بر روحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
خاتم الانبیاء حق کا پیارا نبی	سارے نبیوں سے افضل ہمارا نبی
اشرف الانبیا ہے ہمارا نبی	وہ نبی کون امت کا پیارا نبی
روشنی دین واسلام کی ہو گئی	جب جہاں میں ہوئے آشکارا نبی
بلبلوں نے جو دیکھی ملاحت تری	گل کو صدقے میں تجھپر اُتارا نبی
تم ہو وہ حسن والے کہ اللہ نے	اپنا محبوب کہہ کر پکارا نبی
اور نبیوں کی مخصوص تھیں امتیں	دونو عالم کا ہادی ہمارا نبی
آج یوسف بھی اُنکی غلامی میں ہے	تو نے دیکھا زلیخا ہمارا نبی

ہے شفاعت کے سہرے کی سر پر پھبن
آسمانوں ہی پر سب نبی رہ گئے
شافعِ المذنبیں ہے لقب آپ کا
بحرِ عصیاں کے گرداب میں ناؤ ہے
مجھ گنہگار کا پردہ ڈھک لیجئے

آج دُولھا بنا ہے ہمارا نبی
عرش اعظم پہ پہنچا ہمارا نبی
کیجئے دردِ عصیاں کا چارا نبی
ڈوبا ڈوبا مجھے دو سہارا نبی
عیب میرے نہ ہوں آشکارا نبی

کوچ اک دن کا جس وقت دنیا سے ہو
لب پہ جاری ہو کلمہ تمہارا نبی

تمہید پیدائش نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب اُس معشوق حقیقی نے کہ جو بہت سے بے نام و نشان حجابوں میں پردہ نشین اور بے انتہا عدم نما پردوں میں جلوہ گزیں تھا یہ چاہا کہ کوئی ایسا آئینہ ہو کہ جس میں اپنے حسن و جمال قدرت کے گوناگون جلوے اور کمال ادا و ناز عظمت کے بوقلموں کرشمے دیکھوں تو اسوقت یہ نورانی خیال بشکل آئینہ روبرو ہوا یعنی

شعر

آئینہ ذاتِ حق نے رکھا روبرو
عکس ذاتِ الٰہی تھا آئینے میں
ایسی صورت نہ پیدا ہوئی ہے نہ ہو
ہیں اسی ایک مشعل سے سب مشعلیں

تو اُسی شکل کا دوسرا ہو گیا
نام اُس عکس کا مصطفٰے ہو گیا
آپ پر حسن کا خاتمہ ہو گیا
جن سے روشن سمک تا سما ہو گیا

تفصیل اسکی اربابِ خبر اور اصحابِ معرفت یوں بیان کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کا سب سے پہلا جلوہ نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یعنی خلاقِ مطلق نے تمام کائنات اور

جملہ موجودات سے ایک کروڑ چھ لاکھ ستر ہزار برس پہلے نور محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا کیا۔ حضرت ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں۔ کہ اُس نور سے اللہ پاک نے فرمایا کُونِیْ مُحَمَّدً فَصَارَتْ عَمُوْدًا مِّنْ نُوْرٍ اِلَی الْاٰخِرَۃِ یعنی اس نور سے فرمایا کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو جا پس وہ ایک نور کا ستون ہو گیا اور اتنا بلند ہوا۔ کہ حجاب عظمت تک پہنچ گیا پھر سجدہ کیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا۔ تو اللہ پاک نے فرمایا اسی واسطے میں نے تجھے پیدا کیا ہے اور تیرا نام محمدؐ رکھا ہے۔ اور تجھ سے خلق کی ابتدا اور پیغمبروں کی انتہا کرونگا پھر اُس نُور کو چار حصّوں پر بانٹ دیا۔ بعض نے لکھا ہے۔ کہ اُس کے دس حصّے کئے ہیں جن سے عرش و کرسی۔ لوح و قلم۔ چاند و سورج۔ ستارے اور فرشتے جنت و دوزخ زمین و آسمان شجر و حجر۔ جمیع مخلوقات اور تمام موجودات بنے اور ایک حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ کُوْنِیْ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی ہو جائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم حبیب میرا۔ یہ سُنکر نور محمدی شاد ہوا اور یہ بھی لکھا ہے کہ نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو طاؤس کی شکل پیدا کیا۔ اور ہری زمرد کی قندیل میں رکھکر شجرۃ الیقین میں لٹکایا۔ تو ستر ہزار برس تک لعبادت معبود عالم تجرد میں مشغول رہا۔ پھر حق تعالیٰ نے آئینہ حیا پیدا کر کے اُس طاؤس کے مقابل کیا جبوقت اُس طاؤس نے اپنی بے مثال صورت اُس آئینہ میں دیکھی۔ نہایت شکیل و جمیل تھی۔ اتنا خوش ہوا کہ وجد میں آگیا اور جھوما اور سر سجدہ معبود میں رکھکر پانچ بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰے کہا۔ اسی وجہ سے پانچ وقت کی نماز فرض کی گئی۔ پھر اللہ جلّ جلالہٗ نے نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس عبادت میں مشغول فرمایا کہ فَطَافَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ بِالْعَرْشِ قَبْلَ اٰدَمَ بِخَمْسِ اَلْفِ عَامٍ وَهُوَ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ یعنی نور محمدی

صلی اللہ علیہ وسلم آدمؑ سے پچاس ہزار برس پہلے عرش کے طواف میں مشغول رہا اور الحمد للہ کہتا تھا۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ نہائت خوش ہوا اور فرمایا کہ اے حبیب جس طرح اور سب رسولوں پر تم کو فضیلت اور بزرگی ہے اسی طرح تمہاری امت کو تمام امتوں پر فضیلت اور بزرگی دوں گا۔ اور سب سے بہتر بناؤں گا۔ اور طرح طرح کی نعمتوں سے مالامال کروں گا۔ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ پاک نے حضرت موسےٰ پر وحی بھیجی۔ کہ کہدو بنی اسرائیل سے کہ جو کوئی مجھ سے احمدؐ کا منکر ہوکر ملاقات کریگا تو میں اُسکو دوزخ میں ڈالدوں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ کہ یا اللہ احمدؐ کون ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے موسےٰؑ اپنے نزدیک میں نے احمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بزرگ کوئی پیدا نہیں کیا اور زمین وآسمان کے پیدا کرنے سے پہلے اس کا نام اپنے نام سے ملاکر عرش پر لکھا۔ اور اُس کے اور اُس کی امت کے بہشت میں داخل ہونے سے پہلے اور مخلوقات پر بہشت کو حرام کیا موسےٰ نے پوچھا۔ کہ اُسکی اُمت کون ہے فرمایا وہ بڑے حمد کرنیوالے ہوں گے۔ دن کو روزے رکھیں گے۔ رات کو عبادت کرینگے۔ اور میں اُن کا تھوڑا سا عمل بہت قبول کروں گا۔ اور جنت میں داخل کروں گا تو موسیٰؑ نے عرض کیا کہ خداوندا اس امت کا تو مجھے نبی بنادے فرمایا کہ اے موسیٰؑ اُس اُمت کا نبی تو میرا پیارا احمدؐ ہو گا۔ جب یہ عرض قبول نہ ہوئی۔ تو درخواست کی کہ اچھا تو مجھے اُس نبی کی اُمت میں پیدا کر اللہ اللہ۔ شعر

اللہ سے کہتے تھے شامل مجھے کر اس میں	موسےٰ سے کوئی پوچھے رتبے تری اُمت کے

فرمایا اللہ پاک نے کہ یہ بھی نہ ہو گا۔ لیکن اے موسےٰؑ میں تم کو اور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت میں اکٹھا کروں گا۔ ظاہر ہے کہ :-

خمسہ

کسی کا بلند ایسا رتبہ نہیں ہے
سرِ عرش یوں کوئی پہنچا نہیں ہے
یہاں لن ترانی کا جھگڑا نہیں ہے
درِ مصطفےٰ سنگ موسےٰ نہیں ہے

یہاں عرش ہے طور سینا نہیں ہے

عطا میں سخا میں نعم میں کرم میں
گلستاں میں صحرا میں جنت میں یم میں
کلیسا میں آتشکدے میں حرم میں
زمیں پر فلک پر عرب میں عجم میں

کہاں آپ کا بول بالا نہیں ہے

کجا لن ترانی کجا شان اسرائے
کجا دشت ایمن کجا نور ادنےٰ
کجا طور سینا کجا عرش اعلےٰ
کجا سیرِ احمدؐ کجا سیرِ موسےٰؑ

یہاں چرخِ نیلی ہے دریا نہیں ہے

تجھے حق نے قرآن میں ہے سراہا
کیا بھی وہی تو نے جو دل سے چاہا
اُس اکبرؔ کو بھی انتہا تک نباہا
رکھے کس سے امید الطاف شاہا

بجز آپ کا کوئی اور مولا نہیں ہے

روایت میں آیا ہے کہ اللہ پاک نے موسےٰ علیہ السلام سے فرمایا۔ کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نور عطا کرونگا۔ ایک نور قرآن کا دوسرا ماہ رمضان المبارک کا۔ اور دو تاریکیوں سے محفوظ رکھوں گا۔ ایک تاریکی قبر دوسری تاریکی قیامت سے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ پاک نے مجھکو تین چیزیں عطا کیں۔ اول میری امت کی جنت مشتاق ہوگی۔ اور کہے گی کہ

اَللّٰھُمَّ اُسْکُنْ اِیَّایَ دوسرا میری امت سے دوزخ پناہ مانگیگا اور کہے گا۔
اَللّٰھُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ ھٰذَا الرَّجُلِ تیسرا جو درود بھیجیگا مجھ پر اُس کو فرشتے میرے
پاس پہنچاتے رہیں گے:۔

حدیث شریف میں فرمایا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ امت کیونکر خراب ہوگی۔ جسکے اول میں مَیں ہوں اور بیچ میں مہدی علیہ السلام اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام غرض یہ کہ اس امت نے بڑے بڑے مرتبے اور بڑی بڑی بزرگیاں پائی ہیں۔ جو خود خداوند تعالےٰ کا ارشاد ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اور یہ کس کا صدقہ ہے۔ یہ اُسی پیارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے جیسا اللہ پاک شفیق رحیم و کریم ہے۔ ویسا ہی اُس کا حبیب شفیق رحیم کریم ہے اور پھر کیسا رحیم کیسا کریم کہ کرم عام نے عذابوں کو بھی ثواب بنا دیا ہے۔ کیا کہنا ہے۔

قصیدہ

ترے کرم کا رسالت مآب کیا کہنا
ثواب ہو گئے سارے عذاب کیا کہنا

تمام اگلے صحیفوں کو کر دیا منسوخ
رسولِ پاک تمہاری کتاب کیا کہنا

ملے خدا سے تو ایسے ملے کہ مل ہی گئے
تمہارے قرب کا عالی جناب کیا کہنا

خدا بھی چاہے خدا کی خدائی بھی چاہے
تمہاری چاہ کا رحمت مآب کیا کہنا

خدا کا مان کے کہنا کیا ہے کہنے میں
تمہاری بات کا عالی جناب کیا کہنا

شفیعِ حشر۔ رسول کریم ختمِ رسل
حبیب پاک تمہارے خطاب کیا کہنا

حسین ایسے کہ اللہ کے حبیب ہوئے
تمہارا حسن ہے وہ انتخاب کیا کہنا

گناہگاروں نے جب رو کے یا غفور کہا	برس پڑا ہے کرم کا سحاب کیا کہنا
تکیں گے اور نبیؐ انکا منہ چوامت کو	وہ بخشوائیں گے روزِ حساب کیا کہنا

سنا کے نعت نکیرین کو کیا خاموش
تمہارا اکبرؔ حاضر جواب کیا کہنا

جو وقت اللہ پاک نے چاہا۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرے۔ تو حضرت جبرئیلؑ کو حکم دیا۔ کہ میرے پاس وہ مٹی لا کہ جو زمین کا نورانی دل ہے۔ پس جبرئیلؑ بموجب ارشاد رب الانام معہ فرشتگان۔ جنت الفردوس و رفیق اعلےٰ زمین پر آئے۔ اور ایک مشت خاک مدینہ منورہ کے اس مقام سے لی۔ کہ جس مقام پر اب مزار اقدس حضور ہے۔ وہ مٹی نہایت روشن اور چمکیلی تھی۔ اُس میں نورِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو ملایا۔ اور عطریات و تسنیم جنت کے پانی میں اُس کا خمیر کیا۔ اور بڑے موتی کیطرح بنا کر بہشت کی نہروں میں غوطہ دیا۔ اور پھر زمین و آسمان اور دریاؤں اور پہاڑوں پر پکارا گیا ھٰذا طِیْبَۃُ حَبِیْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ تاکہ پیدا ہونیسے پہلے ہی آپ کو سب پہچان لیں۔ پھر حوالی عرش و کرسی کے ملائکہ نے اسکو پہچانا اور اُسکا طواف کیا۔ اور تمام فرشتگان زمین و آسمان نے بھی پہچانا۔ پھر معبودِ حقیقی نے اُسکو ریاضت کے واسطے مامور فرمایا۔ تو وہ نورِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی قیام کبھی رکوع کبھی سجود کبھی قعود میں اللہ جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ کی تسبیح کرتا رہا۔ اور یہانتک ریاضت میں مشغول رہا۔ کہ عرق عرق ہو گیا۔ اور اس سے قطرے قطرے ٹپکنے لگے اللہ تعالےٰ نے اول قطروں کے ایک ایک قطرے سے ایک ایک نبی آدم علیہ السلام سے حضرت عیسٰی علیہ السلام تک پیدا کئے۔ اب فرشتوں نے پکارا کہ اے زمین

والو خوش ہو۔ کہ یہ مادہ نورانی محبوب رب العالمین۔ شفیع المذنبین۔ رحمت للعالمین مشہورٌ فی الاولین ومذکورٌ فی الآخرین ہے۔ اور پہاڑوں اور زمین و آسمان میں یہ صدا بلند ہوئی۔ کہ جو کوئی اس امانت کے لینے کی لیاقت رکھتا ہو وہ بارگاہ رب الجلیل میں درخواست دے۔ **قطعہ**

اس امانت کا طلبگار کوئی بولے تو	کون لینے کو ہے تیار کوئی بولے تو
اس کی قیمت سے ہے کم دو نو جہاں کی قیمت	کون ہے اس کا خریدار کوئی بولے تو

جب اس امانت باکرامت کے لینے کی کسی نے اپنے میں لیاقت نہ پائی۔ تو سب خاموش ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام نے اس طرح عرض کیا **قطعہ**

بولے آدمؑ یہ امانت تو مجھے مل جائے	ہے بڑی چیز یہ دولت تو مجھے ملجائے
بے بہا ہے جو اسے کوئی نہیں لے سکتا	اسکی کچھ بھی نہیں قیمت تو مجھے ملجائے

حکم ہوا آدم علیہ السلام کی پشت میں اس امانت کو رکھو۔ تو یہ دولت عظمےٰ ولنعمت کبریٰ حضرت آدم علیہ السلام کے جسم کو عطا کی گئی۔

روائیت ھے کہ جب آدم علیہ السلام کا پتلا اس امانت کے خلعت سے ممتاز ہوا۔ نور روح کو ارشاد ہوا کہ قالب آدمؑ میں داخل ہو۔ روح چونکہ نہایت نازک اور لطیف ہے۔ بدن کے اندر اندھیرے کو دیکھکر گھبرائی اور داخل ہونے میں کچھ تامل کیا تو حکم ہوا کہ اے روح آدمؑ کی پیشانی کیطرف تو دیکھ جب روح نے آدم علیہ السلام کی پیشانی کیطرف دیکھا۔ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر شیفتہ و فریفتہ ہوگی۔ اور بے اختیار عاشق زار کیطرح ہزاروں تمناؤں سے قالب میں داخل ہوئی لکھا ہے کہ روح کے داخل ہوتے ہی آنکھیں آدم علیہ السلام نے کھولدیں اور عرش پر جنت کے

دروازوں پر اور ستونوں اور قبوں پر دیکھا کہ لکھا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
پھر تمام جسم آدم علیہ السلام کا اس نور سے روشن ہوگیا۔ فرشتے تعظیم کرنے لگے اور اللہ
پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک سرخ یاقوت کے تخت پر بٹھایا۔ جسکے سات
سو پائے تھے۔ پھر اُس تخت کو جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و عزرائیلؑ مقرب
فرشتوں نے اپنے کاندھوں پر اٹھایا۔ اور آسمانوں اور عجائبات جنت کی سیر
کراتے پھرے۔ اور سب سے بڑھکر یہ توقیر ہوئی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے سب فرشتوں
کو حکم کیا۔ کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ لیکن ابلیس نے سجدہ نہیں کیا اور سر
جھکانے سے انکار کیا۔ اُس پر اللہ پاک کو غصہ ہوا تو **قطعہ**

اُس جگہ سے اُسے نکال دیا		طوق لعنت گلے میں ڈالدیا	

اور جنہوں نے سجدہ تعظیمی کیا۔ انکو جداگانہ انعام و اکرام مرحمت فرمائے اُن مقربین
فرشتوں نے بڑے بڑے مراتب پائے یعنی کچھ تخت کے حامل ہوئے جبرئیلؑ کو وحی
پہنچانے کی خدمت عطا ہوئی۔ اسرافیلؑ علیہ السلام کو لوح محفوظ کی خصوصیت
کا انعام ملا۔ غرض جو کچھ آدمؑ علیہ السلام کا پاسِ ادب تھا۔ فرمانبرداروں پر انعام
الٰہی اور نافرمانوں پر غضب تھا۔ وہ سب تعظیم نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب تھا۔
روایت ہے۔ کہ جنت میں آدمؑ نے تنہائی سے گھبرا کر کسی انیس و ہم جلیس کی جناب
باری میں خواہش کی۔ میرا کوئی جوڑ پیدا کر کہ یہ تنہائی کی وحشت دور ہو۔ فرشتوں نے
بحکم خداوند تعالےٰ جب آدمؑ سوئے۔ تو اُنکی بائیں پسلی چاک کی۔ تو خدا کی قدرتِ
کاملہ سے ایک عورت خوبصورت پیدا ہوئی۔ اور ایک لمحہ میں سب قد و
قامت اس کا درست ہوگیا۔ پھر اس پسلی کو فرشتوں نے اسطرح ملادیا

کہ آدم علیہ السلام سوتے کے سوتے ہی رہے اور خبر نہ ہوئی۔ جب آدم علیہ السلام بیدار ہوئے تو دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت عورت آپکی جنس سے پہلو میں بیٹھی ہے۔ دیکھکر بہت خوش ہوئے۔ اور پوچھا کہ تم کون ہو۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ہماری لونڈی ہے۔ اور اس کا نام حوّا ہے یہ تمہاری وحشت دور ہونے کے لیئے پیدا کی ہے آدم علیہ السلام نے چاہا۔ کہ بی بی حوا کو ہاتھ لگائیں۔ حکم ہوا۔ کہ اے آدم اِسکو ہاتھ نہ لگانا۔ جب تک اس کا مہر ادا نہ کرلو۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ الٰہ العالمین اس کا مہر کیا ہے۔ ارشاد ہوا۔ کہ اس کا مہر یہ ہے۔ کہ دس بار میرے حبیب محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو۔

شعر

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ آدمؑ نے دس بار درود پڑھا۔ فرشتے شاہد اور گواہ بنے اور بی بی حوّا کا آدم سے عقد نکاح اللہ تعالےٰ نے منعقد کیا۔

مدارج النبوۃ میں لکھا ہے۔ کہ جس وقت حضرت رب العزت نے آدم علیہ السلام کا نکاح حوّا سے کیا اور خطبہ کلام قدس سے پڑھا تو شیطان کو دشمنی ہوئی اور آدم کے دل میں وسوسہ ڈالا۔ آخر بہشت سے باہر نکالا۔ زمین پر آکر طرح طرح کی مشقتوں میں مبتلا ہوئے۔

روایت ہے کہ جب آدمؑ زمین پر آئے تین سو برس تک سر نیچے ڈالے رہے اور شرمندگی سے اوپر نہ اُٹھایا اور آسمان کیطرف نہ دیکھا۔ اور اس قدر روتے تھے کہ آنکھوں سے آنسو بند نہ ہوتے تھے۔ لکھا ہے۔ کہ اگر اشک تمام اہل زمین کے جمع کیئے جائیں تو بھی آدمؑ کے اشک اُن سے زیادہ ہوں۔ غرضیکہ اسقدر آدمؑ نے گریہ

وزاری کی - کہ اُن کے آنسوؤں سے ایک ندی جاری ہوگئی - اور تمام چرند و پرند
اُنکو پی پی کر کہتے تھے - کہ کیا ہی میٹھا پانی ہے آدمؑ یہ سُنکر زیادہ روتے تھے - کہ میرے
رونے پر جانور بھی ہنستے ہیں - ندا ہوئی بارگاہِ ایزدی سے کہ اے آدمؑ یہ جانور سچ
کہتے ہیں - جو کوئی ہم سے ڈرکر اور اپنے گناہوں سے نادم ہو کر روتا ہے - اُسکے آنسو
واقعی شہد سے زیادہ شیریں ہوتے ہیں - اسی واسطے حضرت نے فرمایا ہے -

حدیث تین آنکھیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ دوزخ سے انہیں نجات دیگا - ایک وہ
آنکھ جو خدا سے ڈرکر روئے - دوسری آنکھ وہ جو گناہ کی چیزوں کو نہ دیکھے تیسری وہ
آنکھ جو خدا کی عبادت کے لئے بیدار رہے - جب آدمؑ تین سو برس تک روئے
اور آہ وزاری حد سے زیادہ گذری تو دریائے فضل و کرم جوش میں آیا - اور جبرئیلؑ
کو حکم ہوا کہ آدمؑ کے پاس جاؤ اور اذان کہو - پس جبرئیلؑ آئے اور جہاں وہ سر جھکائے
رو رہے تھے اذان کہنا شروع کی جس وقت اس کلمہ پر پہونچے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
آدمؑ علیہ السلام نے آنکھیں کھولدیں - اور اُسکے نام کے سُننے سے وحشت دُور ہوئی
اطمینان حاصل ہوا اور یاد آگیا - کہ محمدؐ کا نام تو عرش بریں پر بھی لکھا ہوا ہے اس نام
کے توسل اور طفیل سے دعا کرنا چاہیے - اُسی وقت آدمؑ نے یہ عرض کیا اَللّٰهُمَّ
اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ یعنی سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی طفیل سے مجھے بخش دے - اُسیوقت فرشتوں کو حکم ہوا - کہ اے فرشتو آدمؑ ہماری
درگاہ میں بڑا شفیع لایا ہے اب تعظیم کرو اُسکی اور کہدو کہ ہم نے نام محمدؐ کی بدولت
تمہاری خطا معاف کی - لکھا ہے کہ بیشمار فرشتے اُسوقت آدمؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور اُنکے جسم سے گرد و غبار جھاڑتے تھے اور کہتے تھے لَا تَحْزَنْ یَا اٰدَمُ یعنی اب کچھ

غم نہ کر اے آدمؑ۔ پھر اللہ پاک نے فرمایا۔ کہ اے آدمؑ تم نے محمدؐ کو کہاں سے جانا۔ ابھی تو ہم نے انکو پیدا بھی نہیں کیا ہے۔ آدمؑ نے عرض کیا کہ خداوندا جو وقت تو نے مجھے پیدا کر کے مجھ میں روح ڈالی تھی۔ سر اُٹھا کر عرش کیطرف دیکھا۔ کہ عرش کے پاؤں پر لکھا ہوا تھا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پس میں نے جان لیا تھا۔ کہ یہ اللہ نے اپنے نام سے اُسکا نام ملا کر لکھا ہے۔ جو اُسے سب سے زیادہ پیارا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے آدمؑ تو نے بالکل سچ کہا۔ واقعی محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم میرا حبیب ہے اور جو کچھ میں نے پیدا کیا۔ سب اسی کی طفیل سے ہے۔ اگر اس کا پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو کچھ بھی پیدا کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ یہانتک کہ تجھکو بھی پیدا نہ کرتا۔ اب ہم نے اسکی طفیل سے تیرا قصور معاف کیا۔ اور قسم ہے اپنے عزت وجلال کی کہ جو کوئی تیری اولاد سے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑیگا۔ اسکی خطائیں ہم معاف کرینگے۔ اور اسکی مرادیں پوری کریں گے

شعر

آدمؑ کی خطا بخشی گئی دم میں دم آیا	جسدم کہ لیا پیش خدا نامِ محمدؐ
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت ہے کہ جب آدمؑ علیہ السّلام کا قصور معاف ہوا تو پیدائش کا سلسلہ جاری ہوا۔ عادت الٰہی اسطرح ہوئی کہ حواؑ کے شکم مبارک سے ہر بار ایک بیٹا اور ایک بیٹی ساتھ پیدا ہوتے رہے۔ لیکن جب حضرت شیثؑ پیدا ہوئے تو وہ اکیلے پیدا ہوئے۔ اس میں نکتہ یہ کہ نور محمدیؐ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور غیر کے درمیان مشترک نہ ہو۔ دیکھئے غیرت خداوندی نے اتنی شرکت بھی گوارا نہ فرمائی۔ دوسرے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سایہ نہ تھا +

روایت ہے۔ کہ حضرت آدمؑ سے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو انکی پشت میں تھا۔ عہد لیا گیا تھا۔ کہ اُسکی تعظیم و توقیر کرتے ہیں اور پاک عورتوں میں منتقل کریں حضرت آدمؑ نے اقرار کیا اور فرشتے گواہ ہوئے اور جب آدمؑ کی وفات کا زمانہ قریب آیا۔ تو انہوں نے اپنے بیٹے شیثؑ کو وصیت کی کہ جو تمہاری پشت میں نور ہے۔ اُسکی محافظت ضرور ہے۔ اُس نورِ مطہر کی تعظیم و توقیر میں قصور نہ ہووے۔ ارحام طیبہ و طاہرہ میں یہ نور پاک تفویض کیا جائے۔ چنانچہ وہ نور مبارک نیک مردوں اور نیک عورتوں میں نقل ہوتا رہا۔ آدمؑ سے شیثؑ اور ادریسؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کو ممتاز فرماتا ہوا عبد المطلب پھر اُن سے عبد اللہ میں آیا جس پُشت میں یہ نور محمدی آتا تھا۔ ایک نیا جلوہ دکھاتا تھا یعنی آدمؑ کی خطا اِسی نُور کی برکت سے معاف ہوئی حضرت شیثؑ کے جسم میں خوشبو مشک کی اِسی نوُر کے باعث سے آئی۔ حضرت نوحؑ کی کشتی اِسی کے تصرف نے ترائی۔ اللہ پاک نے ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو گلزار اِسی نور کی محبت سے بنایا۔ اسمٰعیلؑ کی جگہ جنت سے دنبہ اسی نور کی بدولت آیا۔ اور بغیر ذبح ہوئے ذبیح اللہ اسی کے سبب سے کہلائے۔ عبد المطلب کی دعا نے اِسی نور کے باعث قبولیت کے درجے پائے۔ حضرت عبد اللہ کو دیکھکر تمام بُت منہ کے بَل گرتے تھے اور پکارتے تھے۔ کہ اے عبد اللہ ہمارے قریب نہ آنا۔ کیونکہ ہمارے مٹانے والے کا نور تجھ میں چمک رہا ہے۔ وہ یہی نُور تھا۔ اور عبد اللہ جو ہر شجر و حجر سے سلام کی آواز سُنتے تھے۔ وہ اِسی نُور کا ظہور تھا۔ فی الحقیقت ✦

قصیدہ

نیرنگیاں عجب ہیں محمدؐ کے نُور کی	ہر جا نئی ادا تھی کرم کے ظہور کی

آنکھوں میں روشنی ہی محمدؐ کے نور کی　　بجلی چمک رہی ہے نگاہوں میں طور کی
ہر گل ہے جلوہ گاہ محمدؐ کے نور کی　　بلبل چہک رہی ہے ثنا میں حضور کی
غنچوں میں عطر بیز ہے خوشبو حضورؐ کی　　نیرنگیاں ہیں گل میں محمدؐ کے نور کی
ہم عاصیوں کو بخش گئی پاک کر گئی　　موج آگئی جو رحمتِ ربّ غفور کی
رحمت نے آکے جوش پہ کیں غرق کشتیاں　　عیبوں کی معصیت کی خطا کی قصور کی
بُت کہہ رہے تھے وقت ہلاکت کا آگیا　　آمد ہے اب تو شافعِ یوم النشور کی

اکبرؔ خدا کے فضل سے جنت کو جاتا
پڑھتا ہوا چلونگا میں نعتیں حضور کی

روایت ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بارہ بھائی تھے اور سب شجاعت و قوت اور حسن و جمال میں مشہور نزدیک و دور تھے۔ لیکن حضرت عبداللہ ان سب میں ممتاز اور یکتائے زمانہ تھے تمام بلاد و امصار میں اُن کے حسن و جمال کا چرچا اور صورت و سیرت کی دھوم تھی۔ تمام اہل عرب اُنکی محبت کا دم بھرتے تھے اور والدین بھی بیٹوں سے زیادہ حضرت عبداللہ ہی کو چاہتے تھے۔ جسوقت عبداللہ مکے کے بازاروں میں گذرتے تھے۔ تمام عورتیں شہر کی جو حسینہ اور جمیلہ تھیں وہ سب حضرت عبداللہ پر جان و مال سے فدا ہوتی تھیں اور ہر ایک اُن سے نکاح کی آرزو رکھتی تھی۔ جب حضرت عبدالمطلب کو یہ بات معلوم ہوئی تو ہمہ تن اُن کے نکاح میں مصروف ہوگئے۔ اور زیادہ جستجو تھی کہ جو لڑکی قریش کی حسب و نسب صورت و سیرت میں خوبتر ہو وہ ان کے نکاح میں لائی جائے چنانچہ **وھب** زہری کی لڑکی بی بی آمنہ خاتون صورت و سیرت میں لاثانی اور آثار سعادت اُنکے نورانی چہرے سے عیاں تھے اہل تحقیق لکھتے ہیں کہ اللہ پاک نے اُس وقت یہ انتظام اور اہتمام فرمایا۔

کہ مکے میں جتنے مرد تھے اُن میں سے حضرت عبداللہ کو اور جتنی عورتیں تھیں
اُن میں سے بی بی آمنہؓ خاتون کو انتخاب فرمایا تھا۔ کہ یہی دونوں میرے
محبوب کے ماں باپ بنیں۔

روایت ہے کہ عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کے نکاح کا پیغام بعض احباب
کے ہاتھ وہب زہری کے گھر بھیجا۔ وہب زہری بہت خوش ہوئے اور بدل منظور کیا سچ ہے

بلبل زادب پا ننہد وصف گلزار	**شعر**	تا گل لبطلبہ گاریٔ او لب نکشاید

اب مہر وغیرہ کی شرطیں باہم خوشی خوشی طرفین نے منظور کیں غرضیکہ یہ رشتہ دونوں
طرف ہوا فریقین کا دل خورسند ہوا۔ عبدالمطلب نے وقت مقررہ پر
دوست احباب واعزا کو جمع کیا اور نکاح کیا۔ اور بی بی آمنہ خاتون کو بیاہ کر
گھر لائے۔ پہلے ایک چاند روشن تھا اب گھر میں دو چاند روشن ہوگئے لکھا ہے
کہ عبداللہ کے ماں باپ کبھی اپنے بیٹے کی صورت دیکھتے تھے اور کبھی اپنی بہو کو
دیکھکر شکریہ اللہ تعالےٰ کا بجا لاتے تھے۔ کہ خدا نے جیسا بیٹا عنایت کیا تھا۔
ویسی بہو بھی عنایت کی۔

روایت ہے کہ جبدن وہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہؓ خاتون کو عنایت
ہوا بارہویں جمادی الاخریٰ شب جمعہ تھی۔ اُس شب کو جو نور محمدی نے شرف اور بزرگی
بخشی۔ وہ بے انتہا ہے اللہ پاک نے طرح طرح کی خیر و برکت اہلِ عالم پر نازل فرمائی۔
کہ شب قدر سے اس شب کو بہتر سمجھو اور افضل جانو۔ تو زیبا اور بجا ہے اس رات کو جنت کی
مہتمم کو حکم ہوا۔ کہ تمام جنت کے دروازے کھولدے۔ کہ ہمارا حبیب ماں کے شکم مبارک
میں آیا ہے۔ اور عالم ملکوت وجبروت میں یہ حکم سنایا گیا کہ تمام مقدس مقاموں کو معطر

کرو اور اطراف سماوات میں خوشبو بساؤ۔ چاروں طرف نور کی شمعیں روشن ہوں سارا جہان خوشبو سے مہک جائے۔ عرش و کرسی یہ خوش خبری سُنکر مارے خوشی کے جھومنے لگے اور فرشتوں میں مبارکباد ہونے لگی۔

قصیدہ

مبارک ہو کہ پیدا شان والا ہونیوالا ہے	کہ جس کے نور سے گھر گھر اُجالا ہونیوالا ہے
بجیگا شش جہت میں دین اور اسلام کا ڈنکا	محمدؐ کا جہاں میں بول بالا ہونیوالا ہے
مٹے گی بت پرستی تخت اُلٹیں گے شیاطین کے	بتوں کے ملک میں اللہ والا ہونیوالا ہے
کھلیں گے خلق پر جود و نوال حق کی دروازے	کہ کفر اسلام کے مُنہ کا نوالا ہونیوالا ہے
گھٹائیں رحمتوں کی گلشن عالم میں چھائینگی	کہ پیدا کالی کالی زلف والا ہونیوالا ہے
عرب میں چاند نکلیگا جہاں میں روشنی ہوگی	اندھیرے میں رسالت کا اُجالا ہونیوالا ہے
نہ ڈالیں قمریاں کیوں گردنوں میں طوق اُلفت کے	کہ پیدا اس چمن میں سرو بالا ہونیوالا ہے
پلائیگا جو بھر بھر ساغر توحید مستوں کو	وہ ساقی شراب حق تعالےٰ ہونیوالا ہے

شراب عشق احمدؐ پی یہاں دل کھولکر اکبر
وہاں بھی نذر کوثر کا پیالا ہونیوالا ہے

مولینا برزنجی اپنے مولود شریف میں لکھتے ہیں۔ نُوْدِیَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِحَمْلِهَا لِاَنْوَارِهِ الذَّاتِیَّةِ یعنی زمین اور آسمانوں میں خوش خبری سنائی گئی۔ انوار ذاتیہ محمدیہ سے آمنہ خاتون کے حاملہ ہونیکی فَنَطَقَتْ بِحَمْلِهٖ کُلُّ دَابَّةٍ لِقُرَیْشٍ بِفِصَاحِ الْاَلْسُنِ الْعَرَبِیَّةِ وَخَرَّتِ الْاَسِرَّةُ وَالْاَصْنَامُ عَلَی الْوُجُوْهِ وَالْاَفْوَاهِ پس بول اُٹھے۔ آمنہ خاتون کے حمل کی خبر سنکر تمام چوپائے قریش کے عربی زبان میں بڑی فصاحت کے ساتھ اور اوندھے ہو گئے تخت بادشاہوں کے اور گر پڑے بُت منہ کے

بل اُلٹے۔ وَتَبَاشَرَتْ وُحُوْشُ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَدَوَابُّہَا الْبَحْرِیَّۃ اور بشارت
دی مشرق اور مغرب کے وحشی جانوروں چرند اور پرند نے دریائی جانوروں کو وَبَشَّرَتِ
الْجِنُّ بِاَظْلَالِ زَمِنِہٖ اِنْتَہَکَتِ الْکَہَانَۃُ وَرَہِبَتِ الرُّہْبَانِیَّۃُ اور بشارت دی
جنوں نے آپ کے زمانہ کی پیدائش کے قریب پیدا ہونیکی اور سست ہوگئی کہانت
اور مٹ گیا جوگیوں کا جوگی پنا وَاُوْتِیَتْ اُمُّہٗ فِی الْمَنَامِ فَقِیْلَ لَہَا اَنَّکِ حَمَلْتِ
بِہٖ سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ وَخَیْرِ الْبَرِیَّۃِ فَسَمِّیْہِ اِذَا وَضَعْتِہٖ مُحَمَّدًا فَاِنَّہٗ سَتُحْمِدُ
عُقْبَاہٗ اور آپکی ماں کو خواب میں خوش خبری دیگئی کہ کوئی آن سے کہتا تھا۔ کہ تیرے
پیٹ میں سردار تمام عالم کا ہے اور بہتر ہے ساری خلقت سے اور جب پیدا ہوں تو انکا
نام محمدؐ رکھنا اس لیئے کہ انجام نیک ہے پھر حکم ہوا۔ جبرئیلؑ کو کہ فرشتوں کی جماعت
کے ساتھ ایک علم سبز محمدی صلی اللہ علیہ وسلم لیکر دنیا میں جاؤ اور اس علم کو کعبے کی
چھت پر کھڑا کرو اور منادی کرو کہ آجکی رات نور محمدیؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت
آمنہؓ مشرف ہوئی ہیں۔ اور اے اہل زمین خوش ہو اور فخر کرو کہ دونوں جہاں کے
سردار حبیب اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔ خوشا قسمت
اُس اُمت کی جو محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سا پیغمبر پائے اور زہی تقدیر اُس شخص کی کہ محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروح محمدؐ و آل محمدؐ
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہو درود پڑھو

لکھا ہے کہ حضرت آمنہؓ خاتون کے حاملہ ہونسے پہلے اہل قریش بسبب خشک
سالی یعنی قحط کے مصیبت میں مبتلا تھے۔ تمام درخت سوکھہ گئے تھے سبزہ تک

زمین پر نہ دکھائی دیتا تھا۔ سب آدمی اور جانور دُبلے ہو گئے تھے۔ پریشانی ہی پریشانی تھی جسوقت حضور والدہ کے شکم میں رونق بخش ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے خوب پانی برسایا تمام درخت خشک سرسبز وشاداب ہوئے اور قسم قسم کے اناج کی فصل نہایت عمدہ ہوئی۔ جانور سب موٹے تازے ہو گئے مویشی دودھ بکثرت دینے لگے اس سال ایسا چین وآرام اہل عرب کو حاصل ہوا کہ اُس برس کا نام سَنَۃُ الفَرَحِ وَالاِبتِہَاجِ رکھا یعنی فرحت اور خوشی کا سن غرضیکہ اُسوقت عجیب بہار تھی۔ **قصیدہ**

آمد مصطفےٰ سے ہے پھولا پھلا چمن چمن
آئی بہار ہر طرف کھِلنے لگا چمن چمن

شادی ہے ہر مقام میں نخل ہیں سب قیام میں
ڈالیاں ہیں سلام میں سر کو جھکا چمن چمن

کلیاں تمام کھِل گئیں شاخیں خوشی سے ہِل گئیں
بلبلیں گل سے مِل گئیں ہنسنے لگا چمن چمن

جھومتا ہے شجر شجر تازہ ہوا ہے پھول پھل
سبز ہوئی ہے روش روش رنگ بھرا چمن چمن

ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں کلیاں بھی مسکراتی ہیں
بلبلیں چہچہاتی ہیں صلّ علیٰ چمن چمن

بادِ خزاں کو چھانٹتی خوشبو سے سبکو آنٹتی
پھرتی ہے عطر بانٹتی بادِ صبا چمن چمن

سبزے کی بستی بس گئی خنکی ترس ترس گئی
آگے برس برس گئی کالی گھٹا چمن چمن

نعت میں قیل وقال ہو مدحتِ ذوالجلال ہو
اکبر خوش مقال ہو نغمہ سرا چمن چمن

محدث ابن الجوزی بیان میلاد النبی میں لکھتے ہیں۔ صرف ترجمہ لکھتا ہوں بخوف طوالت عربی نہیں لکھتا۔ لکھا ہے کہ جس شب کو نور محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہؓ کو عنایت ہوا۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہوا کہ اے عرش انوار کے برقعہ پہن لے! اے کُرسی فخر کی چادریں اوڑھ لے۔ اے جنت کی حور وجنت کی کھڑکیوں میں آراستہ

ہو بیٹھو۔ اے فرشتو نور کے پٹکے باندھکر عرش کے گرد کھڑے ہوجاؤ اے بہشت کے داروغہ جنت کے دروازے کھولدے۔ اے دوزخ کے مالک جہنم کے دروازے بند کردے۔ کہ ہمارے محبوب اپنی والدہ کے شکم میں جلوہ افروز ہوئے ہیں:۔

روایت ہے۔ کہ حضرت بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ حمل کے شروع سے چھ مہینے تک مجھے کوئی علامت علامات حمل سے ظاہر نہیں ہوئی۔ جو عموماً اور عورتوں کو اسحالت میں گرانی یا بار معلوم ہوا کرتا ہے۔ بلکہ جس قدر ولادت شریف کا زمانہ قریب آتا جاتا تھا آثار سرور وفرحت بڑھتے جاتے تھے۔ اور طبیعت کو انبساط وشگفتگی ہوتی تھی۔ اور سب سے زیادہ میری عزت وتوقیر یہ ہوئی۔ کہ ہر مہینے میں ایک ایک پیغمبر آتے تھے اور مجھے خوش خبری سناتے تھے۔ پہلے مہینے میں حضرت آدمؑ تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے شکم میں وہ صاحب عزت وتعظیم ہے جو سارے عالم کا بزرگ ہی دوسرے مہینے میں حضرت نوحؑ تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے شکم میں وہ فرزند ہے جو صاحب نصرت وفتوح ہے۔ تیسرے مہینے میں حضرت ادریسؑ اور چوتھے میں حضرت ابراہیمؑ اور پانچویں میں حضرت اسمٰعیلؑ اور چھٹے میں حضرت موسےؑ اور ساتویں میں حضرت داودؑ اور آٹھویں میں حضرت سلیمانؑ اور نویں میں حضرت عیسیٰؑ تشریف لائے اور سب نے طرح طرح کے فضائل کے ساتھ خوش خبریاں سنائیں **مولانا** برزنجی اپنے رسالہ مولود شریف میں تحریر فرماتے ہیں وَقَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِ الشَّرِيْفِ اَئِمَّةٌ ذُوْ رِوَايَةٍ وَدِرَايَةٍ۔ **ترجمہ** اور تحقیق اچھا جانا اٹھ کھڑے ہونیکو وقت ذکر پیدائش حضرت کے ان اماموں نے جو روایت کرنیوالے شعور مند ہیں فَطُوْبٰى لِمَنْ كَانَ تَعْظِيْمَهٗ پس بھلائی ہو جیو اسکے لئے جسے تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پسند ہے۔

روایت کہ جب چاند کے حساب سے نو مہینے پورے ہوئے اور وقت آپکی پیدائش کا قریب آیا تو آپکی والدہ کے پاس بہت سی عورتوں کیساتھ حضرت بی بی آسیہؓ اور حضرت بی بی مریمؑ علیہا السلام عالم قدس سے حاضر ہوئیں اور بہت سی جنت کی حوریں اُنکے ساتھ تہیں آپکی والدہ فرماتی ہیں۔ کہ اُن سے میرا سارا گھر بھر گیا اور وہ سب یہی کہتی تہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپکی خدمت کیلئے ہمیں بھیجا ہے۔ آپکی والدہ فرماتی ہیں کہ اس وقت مجھے کچھ پیاس معلوم ہوئی اُسیوقت ایک نورانی فرشتہ میرے پاس آیا۔ اُسکے ہاتھ میں شربت کا گلاس بھرا ہوا تھا جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور اس میں گلاب سے زیادہ خوشبو آرہی تھی۔ میرے ہاتھ میں دیا۔ اور کہا کہ اسے پی لو۔ یہ جنت سے تمہارے لئے شربت آیا ہے چنانچہ خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر کہا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ اُسوقت تشنگی رفع ہوئی۔ اور سکون حاصل ہوا پھر اُس فرشتے نے یہ التجا کی۔

اِظْهَرْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ اِظْهَرْ يَا سَيِّدَ الْعَالَمِيْنَ اِظْهَرْ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ط

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو ‌‌ درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

مُسدّس

ندا تھی کہ سرکار تشریف لاؤ ‌‌ شہنشاہِ ابرار تشریف لاؤ
رسولوں کے سردار تشریف لاؤ ‌‌ دو عالم کے مختار تشریف لاؤ
زمین کو بھی عزت ہو عرش علےٰ کی
دکھا جاؤ بندوں کو صورت خدا کی

کھڑے تھے ملک وہ ہی تقلید اب ہو	کہ خوش جس سے روحِ رسولِ عرب ہو
نکل جائے محفل سے جو بے ادب ہو	اٹھو تا کہ تعظیم محبوبِ رب ہو

فَجَاءَ مُحَمَّدٌ بَشِیْرًا نَذِیْرًا
فَصَلُّوْا عَلَیْہِ کَثِیْرًا کَثِیْرًا

درود و سلام بوقتِ قیام

یا نبی سلام علیک • یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک • صلوٰۃ اللہ علیک
فخرِ آدمؑ فخرِ حواؑ فخرِ ابراہیمؑ و موسےٰؑ	فخرِ نوحؑ و فخرِ یحییٰؑ فخرِ اسمٰعیلؑ و عیسےٰؑ
یا نبی سلام علیک • یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک • صلوٰۃ اللہ علیک
رحمتوں کے تاج والے عرش کی معراج والے	دو جہاں کے راج والے عاصیونکی لاج والے
یا نبی سلام علیک • یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک • صلوٰۃ اللہ علیک
ہے یہ حسرت در پہ آئیں داغ سینے کے دکھائیں	اشک کے دریا بہائیں سامنے ہو کر سنائیں
یا نبی سلام علیک • یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک • صلوٰۃ اللہ علیک
پوری یا رب یہ دعا کر پہلے کچھ نعتیں سنا کر	ہم درِ مولا پہ جا کر یہ پڑے ہیں سر کو جھکا کر
یا نبی سلام علیک • یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک • صلوٰۃ اللہ علیک

بخش دو جو چیز چاہا ہو
اب تو بابِ جُود وا ہو
کیونکہ محبوبِ خدا ہو
ہاں جواب اِس کا عطا ہو

یا نبی سلام علیک • یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک • صلوٰۃُ اللہِ علیک

رنج و غم کھائے ہوئے ہیں
تم پہ اِترائے ہوئے ہیں
دُور سے آئے ہوئے ہیں
ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں

یا نبی سلام علیک • یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک • صلوٰۃُ اللہِ علیک

جان کر کافی سہارا
خلق کے وارث خدارا
لے لیا ہے در تمہارا
لو سلام اب تو ہمارا

یا نبی سلام علیک • یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک • صلوٰۃُ اللہِ علیک

ہاں یہ پورا مدعا ہو
تم اِدھر جلوہ نما ہو
ہم ہوں دربارِ خدا ہو
اِس طرف سے یہ صدا ہو

یا نبی سلام علیک • یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک • صلوٰۃُ اللہِ علیک

اکبر شیدا تمہارا
جا بجا تم کو پکارا
پھر رہا ہے مارا مارا
اِس کی اب سن لو خدارا

یا نبی سلام علیک • یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک • صلوٰۃُ اللہِ علیک

عاشقِ مائل کی سُن لو
سامعین کے دل کی سن لو
بانئ محفل کی سن لو
اکبرِ بسمل کی سن لو

یا نبی سلام علیک • یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک • صلوٰۃُ اللہِ علیک

چاہے یہ سلام پڑھے

آپ شاہِ انس وجاں ہیں
رہنمائے دو جہاں ہیں
وارث کون و مکاں ہیں
پیشوائے مرسلاں ہیں

یا نبی سلام علیک + یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک + صلوٰۃ اللہ علیک

نورِ رب العالمین ہو
سرورِ دنیا و دین ہو
جلوۂ حق الیقین ہو
دل میں آنکھوں میں مکین ہو

یا نبی سلام علیک + یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک + صلوٰۃ اللہ علیک

بادشاہِ انبیاء ہو
حامیٔ روزِ جزا ہو
نورِ ذاتِ کبریا ہو
خلق کے مشکل کشا ہو

یا نبی سلام علیک + یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک + صلوٰۃ اللہ علیک

عرشِ اعظم پر تمہیں ہو
ساقیٔ کوثر تمہیں ہو
خلق کے رہبر تمہیں ہو
شافعِ محشر تمہیں ہو

یا نبی سلام علیک + یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک + صلوٰۃ اللہ علیک

قابلِ حمد و ثنا ہو
آپ کی توصیف کیا ہو
جو لکھوں اس سے سوا ہو
یعنی محبوبِ خدا ہو

یا نبی سلام علیک + یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک + صلوٰۃ اللہ علیک

دور ہے غم کا کنارہ
دیجیے جلدی سہارا
سرورِ عالم خدارا
پار ہو بیڑا ہمارا

یا نبی سلام علیک + یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک + صلوٰۃ اللہ علیک

میرے مولا میرے سرور
ہے یہی ارمان اکبر

پہلے قدموں پر رکھے سر — پھر کہے یہ سر اُٹھا کر

یا نبی سلام علیک • یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک • صلوٰۃ اللہ علیک

چاہیے یہ سلام پیش کرے

انیس محفلِ شاہ و گدا سلام علیک — جلیس مسندِ عرشِ علی سلام علیک
طبیبِ خلق حبیبِ خدا سلام علیک — دوائے دردِ دلِ مبتلا سلام علیک
زخاکِ ہند ببر اے صبا سلام علیک — رساں بجلوہ گہ مصطفٰے سلام علیک
ببر بگریہ وزاری زما گدا بانش — ببارگاہِ شہنشاہ ما سلام علیک
رساں زعاجز و مسکین و بنوا و فقیر — بحضرتِ شہ ارض و سما سلام علیک
غریب پرور و بیکس نواز و رحمتِ کل — پناہ عام شفیع الورٰے سلام علیک
رسول پاک علیک الصلوٰۃ و التسلیم — نبیؐ خالق ہر دو سرا سلام علیک
ضیاءِ شمع شبستانِ حق علیک سلام — بہار انجمن کبریا سلام علیک

رسد ز اکبر بیچارہ یا نبی ہر دم
ہزار بار بروح شما سلام علیک

نعت

جب کہ پیدا وہ شاہِ زمن ہوگیا — اک جہاں غیرتِ صد چمن ہوگیا
وقت میلاد ہر غنچہ گلزار میں — خندہ زن خندہ زن خندہ زن ہوگیا
تخت اوندھے ہوئے اور ابلیس بھی — بیوطن بیوطن بے وطن ہوگیا
بت شکستہ ہوئے اور خطاب آپ کا — بت شکن بت شکن بت شکن ہوگیا

آپ کے روے روشن پہ خود شیفتہ
ذوالمنن ذوالمنن ذوالمنن ہوگیا
آپ کے فیض سے بحرِ فضلِ خدا
موجزن موجزن موجزن ہوگیا
چاک عشاق کا آپ کے ہجر میں
پیرہن پیرہن پیرہن ہوگیا
تم پہ قربان ہمارا شہ انبیا
جان وتن جان وتن جان وتن ہوگیا

آپ کے ہجر میں اکبر نیم جاں
خستہ تن خستہ تن خستہ تن ہوگیا

مُسَدَّس

وہ فخرِ ایوب تشریف لائے
وہ جانِ یعقوب تشریف لائے
وہ کُل کے مطلوب تشریف لائے
وہ حق کے محبوب تشریف لائے

سلامی خدا ہیں سلامی بشر ہوں
درود و سلام اُن پہ آٹھوں پہر ہوں

مبارک ہو سرکار تشریف لائے
غریبوں کے غمخوار تشریف لائے
شفیع گنہگار تشریف لائے
وہ کُل کے مددگار تشریف لائے

نبی سب براتی ہیں دولہا یہی ہیں
کہ باندھے شفاعت کا سہرا یہی ہیں

شہنشاہِ عالم ہوا جلوہ فرما
مفضل معظم ہوا جلوہ فرما
شیاطیں کو ہے غم ہوا جلوہ فرما
رسولِ مکرّم ہوا جلوہ فرما

وہ سلطان کونین پیدا ہوا ہے

کہ اللہ بھی جس پہ شیدا ہوا ہے

بیاں کر سکے کون توصیف اِن کی
گوارا نہ تھی حق کو تکلیف اِن کی
کہ تعریف خالق ہے تعریف اِن کی
بڑی دھوم سے آئی تشریف اِن کی

حسینوں کی کُل خوبیاں لے کے آئے
حبیبوں کی محبوبیاں لے کے آئے

کسی نے کہا یہ تو سرورِ کُل ہیں
کوئی بولا گلزار وحدت کے گُل ہیں
کسی کی صدا تھی یہ ختمِ رُسل ہیں
کسی نے پکارا یہ خضرِ سُبل ہیں

جو پوچھا گیا اے خدا کون ہیں یہ
ندا آئی مختار دو کون ہیں یہ

ہے جن کا بڑا بول بالا وہ یہ ہیں
ہے سارے میں جنکا اُجالا وہ یہ ہیں
رسالت کا لائے رسالہ وہ یہ ہیں
جو نبیوں میں ہیں سب سے اعلیٰ وہ یہ ہیں

رسول اِن کا اقصیٰ میں خطبہ پڑھیں گے
ملک اِن کا گردوں پہ کلمہ پڑھیں گے

یہ بچپن میں بھی کارِ پیری کریں گے
امیروں سے اونچی امیری کریں گے
فقیروں کی یہ دستگیری کرینگے
شہنشاہ اِن کی فقیری کرینگے

بہت خوب تھے خوب ہیں خوب ہونگے
خدا اِن کو چاہے گا محبوب ہوں گے

یہ کُل میں حکومت ہے کِس کی انہیں کی
بڑی سب سے عزت ہے کِس کی انہیں کی
بھلی سب سے امت ہے کِس کی انہیں کی
خدا کو محبت ہے کِس کی انہیں کی

خدائی بھی اِن کی خدا بھی انہیں کا
ہے سب سے بڑا مرتبہ بھی انہیں کا

نبی دینِ اسلام والے یہی ہیں
حقیقت میں احکام والے یہی ہیں
بڑے نیک انجام والے یہی ہیں
ہے اِن کا نشاں نام والے یہی ہیں

یہی عرش پر ہوں گے معراج والے
قدم اِن کے چومیں گے سب تاج والے

خبردار آشفتہ حالی خبر لے
بھکاری چلا ہاتھ خالی خبر لے
گدا کی شہنشاہ عالی خبر لے
خبر لے غریبوں کے والی خبر لے

خبر لے کہ ہے ہر بلا نے خبر لی
جو تو نے خبر لی خدا نے خبر لی

ہوئی ہے نہ ہوگی خوشی ایسی اکبرؔ
ہوئے فرش سے عرش تک کُل معطّر
ہوں عیدیں فدا عید میلادِ شہ پر
یہ عالم منوّر وہ عالم منوّر

دو عالم گئے ایک جلوہ نے روشن
مکاں آمنہؓ کا بنا دشتِ ایمن

لاکھوں فرحتیں اُس گھڑی کی فرحت پر قربان کہ جس گھڑی میں حضور انور نے اِس دنیا کے ظلمتکدہ کو روشن فرمایا۔ اور کروڑوں مسرّتیں اُس ساعت کی مسرت کے صدقے کہ جس ساعت میں سرکار اطہر نے اس جہان کو رشکِ گلشن بنایا۔ ازل سے ابد تک کی سب شادیاں اس شادی مولود پر فدا اور اوّل سے آخر تک کی کُل عیدیں اس عید میلاد کے نثار ہوں۔ اور کیوں نہ ہوں یہ سب اُسکی ہی تو طفیلی ہیں۔ ۲ اشعار

عید میلاد پہ تیری ہوں فدا کل عیدیں	یہ بنے عید کا گل گل کی ہوں بلبل عیدیں
عید میلاد محمدؐ سے نہیں بڑھ سکتیں	لا کہ دکھلایا کریں شان و تجمل عیدیں
یہ بہاریں یہ پھبن انہیں کہاں سے آتیں	گر نہ پاتیں میرے پیارے کا توسل عیدیں
عید میلاد نہ ہوتی تو نہ ہوتیں یہ بھی	اپنی ہستی پہ کریں غور و تأمل عیدیں
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
درود و سلام اسے خدا بھیج بے حد	بروح محمدؐ و آل محمدؐ

آپ کی والدہ فرماتی ہیں۔ کہ پیدائش کے وقت تمام گھر میں اُجالا ہو گیا ہر در و دیوار پر نور ہی نور نظر آتا تھا۔ ایک نورانی چادر زمین سے آسمان تک نظر آتی تھی تین سبز علم مشرق و مغرب و بام کعبہ پر معلوم ہوئے۔ اور جس وقت آپ پیدا ہوئے چار عورتیں آسمان سے اُتریں۔ ایک بی بی حوا۔ دوسری بی بی آسیہ تیسری بی بی سارہ۔ چوتھی بی بی ہاجرہ۔ ایک کے پاس سونیکا طبق اور دوسری کے پاس زمزم کا لوٹا۔ تیسری کے پاس سفید حریر۔ چوتھی کے پاس بہشتی عطردان۔ چاروں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلا دُھلا کر حریر سفید پہنایا اور بہشتی عطر لگایا جس سے سارا گھر مہک گیا اور یہ زبان حال سے فرمایا۔ **شعر**

لو اس مہ لقا کو گود میں لو	چہیتے مصطفےٰ کو گود میں لو
اُجالا ہو گیا دونوں جہاں میں	اب اس بدرُ الدجےٰ کو گود میں لو
جو چاہو فرحتِ دل راحتِ رُوح	تو اس راحت فزا کو گود میں لو
نگاہیں اسکے جلووں پر فدا ہیں	لو اس یوسف لقا کو گود میں لو
ہمارے دل ہوئے جاتے ہیں بیتاب	تم اپنے دلربا کو گود میں لو

خدارا بد نگاہوں سے بچاؤ ۔۔۔ چھپا کر مصطفےٰ کو گود میں لو
ہے جنت کا چمن قربان اس پر ۔۔۔ گل رنگیں ادا کو گود میں لو
وہ کہتی تھیں محبت سے یہ اکبر ۔۔۔ حبیب کبریا کو گود میں لو

آپکی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میں نے گود میں لیا آپ اُسوقت میری گود سے اُترے اور سجدہ مین جاکر عرض کرنے لگے یارب ھب لی اُمتی۔ یارب ھب لی اُمتی یعنی یا اللہ میری امت بخشدے شعر

سر سجدۂ معبود میں رکھکر یہ شہ نے عرض کی ۔۔۔ یارب ھب لی امتی یارب ھب لی امتی

غیب سے آواز آئی وَھبتُکَ اُمتکَ یا علی ھمتکَ یعنی بخشدی تجھکو امت تیری بسبب تیری بلند ہمت کے

آواز آئی اے نبی بخشی تجھے امت تیری ۔۔۔ تجھپر ہوئی رحمت مری اعلیٰ ہوئی ہمت تیری

اور حکم باری ہوا۔ کہ اِشھدُوا یا ملٰئکتی اِنّ حبیبی لاینسیٰ اُمّتہٗ عِندَ الوِلادَۃِ فکیف ینساھا یوم القیامۃ یعنی گواہ رہواے فرشتو کہ میرا حبیب پیدائش کے وقت بھی اپنی امت کو نہیں بھولا۔ پھر قیامت میں کیونکر بھول جائیگا۔ اور مسلمانوں قربان ہوجاؤ اس محبوب پر کہ جس نے دنیا میں آتے ہی ہماری نجات و بخشش کی فکر فرمائی +

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو ۔۔۔ درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت ہے۔ کہ آپ جس روز پیدا ہوئے تمام روئے زمین پر ایک نور تھا اور عجیب شاہانہ ظہور تھا۔ ہر مذہب و ملت میں جو اپنی قوم کا عالم اور ہادی تھا وہ اپنے اپنے طریقے سے آپ کی خبریں دیتا تھا۔ یعنی اہل کتاب اپنی کتاب سے اور نجومی ستاروں کے حساب سے کاہن لوگ اپنے ضوابطہ و آئین سے اصحاب فال اپنے قوانین سے

روایت ہے کہ بی بی صفیہ آپکی پھوپھی فرماتی ہیں کہ آپکی ولادت کیوقت میں حاضر

تھی۔ اسوقت تمام مکان روشن ہوگیا۔ اور اُسکی روشنی میں چھہ چیزیں عجیب و غریب دیکھیں ایک تو آپ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور یا ربّ ھب لی اُمتی فرمایا۔ دوسرے یہ کہ آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب تھا۔ تیسرے یہ کہ میں نے چاہا کہ آپ کو نہلاؤں تو غیب سے آواز آئی کہ اے صفیہ یہ پاک وصاف ہیں۔ تم تکلیف نکرو۔ چوتھے یہ کہ آپ ختنے کئے ہوئے پیدا ہوئے۔ پانچویں یہ کہ آپ کے دونو شانوں کے بیچ میں ستارہ روشن کیطرح ایک مہر چمکتی ہوئی دیکھی جسپر نورانی خط سے لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا چھٹے یہ کہ اسوقت آپنے بہت فصاحت کیساتھ شہادت کی انگلی اُٹھا کر یہ فرمایا۔ اشھد ان لاالٰہ الا اللہ انی رسول اللہ ط

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت۔ حضرت عبدالمطلب آپ کے دادا فرماتے ہیں کہ اُسوقت میں کعبہ شریف میں تھا۔ ایک بارگی دیکھا کہ کعبۃ اللہ اپنی جگہ سے ہلا اور خوشی میں جھوما پھر چاردیوار کیساتھ جھکا۔ اور مقام ابراہیم میں سجدہ کیا۔ اور پھر اپنی جگہ دیواریں کھڑی ہوگئیں اور دیواروں سے دفعتہً یہ آواز تکبیر بلند ہوئی اللہ اکبر اللہ اکبر ربّ محمد ن المصطفےٰ الذی قد طھرنی من انجاس الاصنام وارجاس المشرکین۔ یعنی بڑا رب ہے محمد کا جس نے مجھے بتوں کی نجاست اور مشرکوں کی ناپاکی سے پاک کیا آواز آئی کہ اللہ کے مقبول محمد پیدا ہوئے جس نے انکی زیارت کی اُسی کے لئے سعادت ہے۔ اور اپنی مراد کو پہنچا۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے کوہ صفا کیطرف نگاہ کی۔ تو وہ بھی کبھی بلند کبھی پست مارے خوشی کے ہوتا ہے اور کوہ مروہ کیطرف دیکھا۔ تو وہ بھی جوش مسرت سے اسیطرح مضطرب ہے آپ غیب سے یہ آوازیں سُنکر اور کیفیات عجیب وغریب دیکھکر حیران وپریشان کھڑے تھے۔ کہ ایک آدمی گھر سے بلانے آیا اور کہا کہ اے مکے کے سردار بشارت ہو تمکو کہ تمہارے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے کہ جسکے نور سے

تمام مکان روشن ہوگیا اور خوشبو سے بس گیا اور مکے کی گلی گلی چمک گئی اور مہک گئی یہ سنکر حضرت عبدالمطلب مکان کیطرف خوشی خوشی دوڑ کر آئے اور حضرت آمنہؓ سے پوچھا۔ کہ میں اس واقعہ سے حیران ہوں۔ خیال کیا کہ شاید خواب دیکھتا ہوں۔ لیکن نیند کا اثر آنکھوں میں بالکل نہیں۔ اسلئے گھبرا کر اسطرف آیا ہوں۔ اور تصدیق چاہتا ہوں کہ یہ بات سچ ہے یا میرا خواب وخیال ہے حضرت آمنہ نے فرمایا۔ سب سچ ہے اور جو جو عجائبات نظر سے گذرے تھے۔ وہ سب بیان کئے تو حضرت عبدالمطلب نے بکمال شوق دیکھنا چاہا۔ حضرت آمنہ نے فرمایا کہ ابھی تمہارے دیکھنے کی اجازت نہیں ہے محافظان غیب سے تاکید ہے کہ جب تک تمام فرشتے انکی زیارت سے مشرف نہ ہولیں اسوقت تک اور کسیکو اجازت نہوگی۔ یہ سنکر حضرت عبدالمطلب ناخوش ہونے لگے۔ ناچار حضرت آمنہ نے اسطرف اشارہ کیا۔ جہاں آپ جلوہ افروز تھے۔ عبدالمطلب نے اس طرف قدم بڑھایا۔ فوراً ایک شخص غیب سے تلوار کھینچکر سامنے آیا۔ اور ایسی سخت آواز سے دھمکایا کہ عبدالمطلب ڈر کر کانپنے لگے اور اُلٹے ہٹ آئے اور ہر چند یہ ماجرا قریش سے بیان کرنا چاہا۔ لیکن زبان نے کام نہ دیا۔ مجبور ساکت رہے

منقول ہے کہ آپکی پیدائش کے وقت تمام بت اوندھے منہ گر پڑے۔ نوشیروان بادشاہ عجم کے محل میں زلزلہ آیا۔ اور شق ہوگیا۔ چودہ ۱۴ کنگرے اس کے ٹوٹ گئے شیاطین کے تخت اُلٹ دیئے گئے سلاطین کی قوت ناطقہ سلب ہوگئی۔ اور پارسیوں کا آتشکدہ جس میں ہزار برس سے آگ جلتی تھی بالکل سرد ہوگیا۔ دریائے سادہ جو عراق وعرب میں درمیان ہمدان اور قم کے چھ کوس چوڑا بہتا تھا یکلخت سوکھ گیا صحرائے سماوا جسمیں ہزاروں برس سے پانی کی بوند نہ تھی اس میں ایک ندی جاری ہوگئی۔ کہ وہ ایک اب بڑی نہر ملک شام میں مشہور ہے اللہ اللہ قصیدہ

جب عرب کے چمن سے وہ نُورِ خدا ہر طرف جلوہ اپنا دکھانے لگا

کفر غارت ہوا بت گرے ٹوٹ کر منہ پہاڑوں میں شیطاں چھپانے لگا
کیا بشر کیا ملک کیا زمیں کیا فلک عرش سے فرش تک شرق سے غرب تک
دیکھ کر نورِ حق ہر کوئی یک بیک آمد آمد کا مژدہ سنانے لگا
بدلیاں رحمتوں کی گرجنے لگیں نوبتیں شادمانی کی بجنے لگیں
دین کی فوجیں ہر سمت سجنے لگیں پرچم اسلام کا جگمگانے لگا
ہر طرف نورِ ایزد ہویدا ہوا جس نے دیکھا وہی دل سے شیدا ہوا
جب عرب میں وہ محبوب پیدا ہوا اسکو جتنے حسین تھے گھٹانے لگا
پھر تو بحرِ شریعت میں موجیں اٹھیں چار جانب نبوت کی فوجیں بڑھیں
خوب اللہ سے باتیں ہونے لگیں پاس روح الامیں آنے جانے لگا
کنگرے قصرِ کسرے کے گرنے لگے ڈوبتے کلمہ پڑھ پڑھ کے ترنے لگے
آگ آتشکدوں کی بجھانے لگا خشک صحرا میں پانی بہانے لگا
سونگھ کر بھینی بھینی وہ خوشبوئے تن دیکھکر رنگ رحمت چمن در چمن
کہہ کے اَنتَ نبیٌ پڑھ کے صلِّ علیٰ بلبل خوشنوا چہچہانے لگا
موم پتھر ہوا بول اُٹھے جانور اُلٹا سورج پھرا ہو گیا شق قمر
رفع حاجت کو اک جا گئے دو شجر انگلیوں میں سے چشمے بہانے لگا
اکبرِ خستہ کی ہیں یہ چار التجا ان میں کوئی تو پوری ہو بہرِ خدا
یا تو جلوہ دکھا یا مدینے بلا ورنہ خدمت میں رکھ دل ٹھکانے لگا

روایت حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی کی والدہ شفا فرماتی ہیں۔ کہ جس نے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے ہاتھوں پر حضرت کو لیا۔ وہ میں تھی آپ نے اُسیوقت الحمد للہ فرمایا اُسکے

جواب میں غیب سے کسی نے یرحمک اللہ کہا۔ اور اُس وقت ایک نور ایسا چمکا کہ اسکی روشنی میں ملک شام کے شاہی محل نظر آئے **روایت** عثمان ابی العاص کی ماں فاطمہ سے مروی ہے۔ کہ آپکی پیدائیش کے وقت میں وہیں تھی۔ میں نے ایک ایسا نور دیکھا کہ تمام گھر اُس سے روشن ہوگیا تارے آسمان سے اتنے جھکے کہ میں سمجھتی تھی کہ اب زمین پر گر پڑینگے **روایت** ہے سفیان ہذلی سے کہ اُس رات ہمارا قافلہ ملک شام کی راہ میں تھا صبح ہوتے آرام کے لیئے ایک مقام پر قیام کیا اور قصد تھا۔ کہ سورہیں سب نے دیکھا کہ دفعتہً ایک سوار زمین و آسمان کے درمیان معلق ہوا اور ندا کی اے سونیوالو اُٹھ بیٹھو یہ وقت سونیکا نہیں ہے کہ تم نہیں جانتے کہ اس وقت سید کائنات علیہ الصلواۃ نے ظہور اجلال فرمایا۔ اسلام کا ستارہ چمکا اور کفر کی تاریکی دور ہوئی **راوی** کہتا ہے۔ کہ اس واردات سے ہم سبکو خوف معلوم ہوا جب مکے میں سب اپنے اپنے گھر واپس آئے تو معلوم ہوا کہ عبدالمطلب کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور اُس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروح محمد و آلِ محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت ہے کہ آپکی والدہ فرماتی ہیں کہ پیدا ہوتے ہی ایک سفید ابر کا ٹکڑا نورانی آسمان سے زمین پر اُترا کہ جس میں سے آوازیں آدمیوں کی اور گھوڑوں کی آتی تھیں وہ بادل حضرت کو میرے پاس سے اُٹھا کر لیگیا اور کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ سیر کراؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام زمین کی اور مشرق و مغرب کیطرف پھراؤ۔ اور انبیاء کی پیدائش کے مقامات میں لیجاؤ اور آدمیوں اور فرشتوں اور جانوروں وغیرہم سب پر ظاہر کرو تاکہ ان کا نام اور صورت پہچانیں اور کوئی پکارنے والا پکارتا تھا کہ انکو کنجیاں نبوت اور نصرت اور خزانہ عالم کی اور اخلاق سب پیغمبروں کے دو۔ آپکی والدہ فرماتی ہیں کہ بعد ایکساعت کے آپکو میرے پاس پھر لائے اور غیب سے آواز آئی کیا

خوب کیا خوب محمد تمام دنیا پر مقرر ہوئے اور کوئی مخلوق ایسی باقی نہ رہی کہ جو آپ کے قبضہ سے باہر ہو اور جو جو کمالات ظاہری و باطنی اور مراتب صوری و معنوی سب انبیاء کو الگ الگ عنایت ہوئے تھے۔ وہ سب آپکی ذات والاصفات میں موجود ہیں حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تمام مخلوقات میں سے بنی آدم کو اشرف و افضل بنایا وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ اور اُن سب میں سے مومنین صالحین اولیاء و انبیاء کو انتخاب کیا۔ اور اِن کل میں سے جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھانٹ لیا۔ ازل سے لیکر ابد تک تمام خوبیوں کی خوشبو سے مہکتا ہوا کوئی ایسا پھول گلشن کائنات میں نہ کھلا اور نہ کھلے گا۔

جب باغ جہاں کے مالک نے کی دیکھا بھالی پھولونکی
وہ پھول عرب کے گلشن کا سب پھولوں سے خوشبو والا
اُس گل کا محمد نام ہوا جس سے تازہ اسلام ہوا
اُسکی ہی مہک سے مہکی ہے اُسکی ہی چمک سے چمکی ہے
جنت سے اسے نسبت کیا ہے یہ میرے گل کا روضہ ہے
ہے رشک جگر کے زخموں کو حسرت ہے دلکے داغونکو
طیبہ کا مالی کہلاؤں روضے پہ چڑھانے کو آؤں
یہ مدح سرا حضرت ہے اس سے اُسکو کیا نسبت ہے

اک پھول اُس میں سے چھانٹ لیا تھی جتنی ڈالی پھولونکی
جسنے کھل کر اس عالم میں اک شان نکالی پھولونکی
شاخ اس نے کاٹی کانٹونکی بیل اس نے ڈالی پھولونکی
ہے جتنی نکہت غنچونکی ہے جتنی لالی پھولوں کی
یاں رنگ جدا ہے بو نکا یاں شان نرالی پھولونکی
روضہ پر شاہ کے چڑھتے ہیں کیا شان ہے عالی پھولونکی
اک ہاتھ میں گجرا کلیوں کا اک ہاتھ میں ڈالی پھولونکی
اکبر متوالا مولا کا بلبل متوالی پھولوں کی

واقعات رضاعت

اِس میں سب کا اتفاق ہے کہ سات دن آپکی والدہ نے دودھ پلایا۔ پھر چند روز ثوبیہ ابولہب کی لونڈی نے دودھ پلایا اور آپکی کھلائی مقرر ہوئی اور یہ وہی لونڈی ہے کہ جو ابولہب نے مژدہ ولادت

شریف اس سے سنکر آزاد کردیا تھا۔ اور کہدیا تھا کہ جا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانا۔
روایت ہے کہ حضرت عباسؓ نے ابولہب کو خواب میں دیکھا۔ اور دریافت کیا کہ اے
دشمن رسول تیرا مرنیکے بعد کیا حال ہوا۔ ابولہب نے بیان کیا کہ ہمیشہ سخت سخت عذابوں
میں مبتلا رہتا ہوں۔ لیکن پیر کی رات کو اُن دو انگلیوں میں سے دوزخ میں سے پانی پینے
کو ملتا ہے۔ جس سے میلاد محمد کی خوشی میں ثوبیہ کو آزاد کرنیکا اشارہ کیا تھا۔ اور اس رات
کو مجھے ایسی راحت نصیب ہوتی ہے۔ کہ میں چھ دن کا عذاب بھول جاتا ہوں۔ مسلمانو!
ذرا انصاف کرو کہ جب ایسا کافر دشمن رسول کہ جسکی مذمت کا کلام اللہ گواہ ہے میلاد محمدی صلی اللہ
علیہ وسلم کی خوشی میں عذاب سے نجات پائے۔ تو جو مسلمان کہ اپنا جان و مال اس میلاد شریف
کی خوشی میں صرف کرے وہ اللہ تعالےٰ کے انعام و اکرام اور عطیات سے محروم رہ سکتا ہے۔
یہ روایت احیاء العلوم اور مواہب لدنیہ اور شرح شفائی عیاض رحمتہ اللہ علیہ میں موجود اور منقول ہے۔ شعر

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

ثوبیہ کے بعد یہ دولت ابدی و سعادت سرمدی حضرت حلیمہ سعدیہ کو عنایت ہوئی۔ حلیمہ سے
روایت ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے۔ ایکرات ہمارے قبیلہ میں غیب سے آواز آئی کہ اے بنی سعد کی
عورتو خبردار ہو۔ اللہ تعالی نے برکت نازل فرمائی ہے۔ کہ ایک لڑکا قریش میں پیدا ہوا ہے۔
اور وہ دن کا سورج اور رات کا چاند ہے دوڑو اور جلدی کرو اور شتاب اس دولت کو لو۔
خوشا تقدیر اس عورت کی جو اسکو دودھ پلائے۔ حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ میرے قبیلے کی عورتوں
نے جو یہ سنا تو اپنے اپنے خاوندوں کو ساتھ لیکر مکے کیطرف روانہ ہوئیں اور جلد جلد اپنی سواریوں
کو تیز ہانکنے لگیں۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں بھی ساتھ روانہ ہوئی۔ مگر میری اونٹنی
نہایت سست اور ضعیف تھی۔ ہر چند اسکو ہانکتی تھی۔ لیکن وہ آہستہ آہستہ چلتی تھی۔

اس وجہ سے میں پیچھے رہگئی۔ جب میں مکے میں پہنچی۔ تو دیکھا کہ میرے قبیلے کی عورتیں جو مجھ سے پہلے پہنچ چکیں تھیں۔ انہوں نے قریش کے لڑکے جو سب سرداروں اور مالداروں کے تھے لے لئے۔ اور میں نے ہر چند تلاش کیا کوئی لڑکا مجھکو نہ ملا۔ تو نہایت رنجیدہ اور غمناک بیٹھی تھی۔ دفعتہً کیا دیکھتی ہوں۔ کہ ایک مرد بڑی شانوالے جن کے چہرے سے سرداری ظاہر تھی کھڑے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ شخص کون ہیں آدمیوں نے کہا کہ مکہ شریف کے سردار عبد المطلب ہیں پھر حضرت عبد المطلب نے باوازبلند کہا کہ اے بنی سعد کی عورتو تم میں سے کوئی باقی ہے۔ جو ہمارے پوتے کو لے حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں جلدی سے بول اٹھی۔ کہ فقط میں باقی ہوں۔ انہوں نے میرا نام پوچھا میں نے کہا حلیمہ تو بولے کہ اے حلیمہ میرا ایک پوتا ہے۔ اور اس کا نام محمد ہے۔ بنی سعد کی عورتوں نے یتیم جان کر نہیں لیا۔ تو اُسے لیلے حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں اُن کے ہمراہ مکان میں پہنچی۔ تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک بی بی کہ چہرہ اُن کا جیسے چودھویں رات کا چاند روشن ہو بیٹھی ہیں۔ معلوم ہوا کہ وہ آپکی ماں ہیں۔ حضرت عبد المطلب نے میرا حال بیان کیا۔ سُن کر نہایت خوش ہوئیں اور بہت تعظیم کی۔ اور اس مکان میں لے گئیں جہاں حضرت آرام فرماتے تھے۔ ہرے ریشم کا بچھونا اور سفید ریشم کا رومال اوڑھے سو رہے تھے۔ اور اُس نورانی جسم میں سے خوشبو مہک رہی تھی۔ جس وقت میری نظر آپ کے جمال باکمال پر پڑی۔ ہزار جان سے عاشق ہوگئی۔ اور چاہا کہ جگاؤں قریب ہوکر اپنا ہاتھ آہستہ سے سینہ مبارک پر رکھا۔ آپ نے آنکھیں کھولدیں اور میری طرف دیکھکر مسکرائے۔ میں نے دونوں آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیکر گود میں اُٹھا لیا اور اپنے دائیں طرف سے دودھ پیش کیا۔ آپ نے پیا۔ پھر میں نے چاہا۔ کہ بائیں جانب کا بھی پلاؤں لیکن آپنے نہیں پیا

اور آپ نے رضاعی بھائی کے لئے چھوڑ دیا۔ اللہ اللہ یہ انصاف اور یہ عمر۔ **شعر**

طفلی میں بھی انصاف سے ہی دودھ پیا ہے	نصف آپ لیا نصف برادر کو دیا ہے
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت ہے بی بی حلیمہ آپ کو لیکر تین دن مکہ معظمہ میں رہیں پھر رخصت ہوئیں جب اپنے مقام پر آئیں اور اُن کے شوہر نے حضرت کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور سجدۂ شکر ادا کیا حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب ہمارا قافلہ روانہ ہوا اور حضرت کو لیکر میں بھی چلی تو اونٹنی پر حضرت کو لیا اور پیچھے شوہر کو بٹھا کر قصد کیا۔ تو اسی اونٹنی نے کعبے کیطرف سجدے کئے اور ایسی چستی و چالاکی سے چلی کہ سب ساتھیوں کی سواریاں بہت پیچھے رہ گئیں اور وہ اونٹنی اُس دولتِ عظمیٰ اور نعمتِ کبریٰ کو لیکر کیسی اترائی ہوئی زبان حال سے یہ کہتی ہوئی چلتی تھی کہ **ابیات**

میں آج اپنے پیارے کو لیکر چلی ہوں	خدا کے دُلارے کو لیکر چلی ہوں
نصیبہ میرا ناز کرتا ہے مجھ پر	کہ روشن ستارے کو لیکر چلی ہوں
ہیں سب انبیاء اُن کا منہ تکنے والے	میں کُل کے سہارے کو لیکر چلی ہوں
ہوئے دو جہاں جسکے جلووں سے روشن	اُسی ماہ پارے کو لے کر چلی ہوں

جو پیچھے رہ گئی تھیں یہ حال دیکھکر وہ سب قبیلے والیاں کہنے لگیں کہ اے حلیمہ یہ کیا بات ہے کہ آتے وقت تو تیری اونٹنی چل بھی نہیں سکتی تھی اور اب یہ سب سے آگے آگے جاتی ہے اور اب تو تیری اونٹنی کی کچھ اور ہی شان معلوم ہوتی ہے اب خدا کی شان وہ اونٹنی بولی اور کہنے لگی۔ قسم خدا کی میرے اوپر خاتم الانبیاء حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہیں **ابیات**

جسقدر ناز کروں آج مجھے زیبا ہے	کہ مری پُشت پہ سردار رسولوں کا ہے
رحمتِ عام کو مکے سے چلی ہوں لیکر	میں بھی یکتا ہوئی راکب جو مرا یکتا ہے

آج وہ دن ہے کہ گردونپہ زمیں ہنستی ہے	اِس پہ اِس شان سے یہ چاند جو آنکلا ہے
ایسے بنڑے کے بھلا کیوں نہیں سہرے گاؤ	سب نبی جس کے براتی ہیں یہ وہ دولھا ہے
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

پھر حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میرے کان میں غیب سے آواز آئی۔ کہ اے حلیمہ اب تیرے نصیب جاگے کیونکہ تیری گود میں حبیب خدا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آئے ہیں۔ جو تمام مخلوقات جن و بشر کے سردار ہو گئے اور اُن کی سب کائنات فرمانبردار ہو گی اور کہتی ہیں کہ جس منزل میں پہنچکر قیام کرتی۔ آپکی برکت سے اللہ تعالےٰ اُس مقام کی گھاس اور درختوں کو سرسبز و شاداب کر دیتا جب میں گھر پہنچی تو آپ کے قدم کی برکت سے میرے گھر میں اور ساری بستی میں بہت برکت ہوئی اور میری سب بکریاں بیائیں اور کثرت سے دودھ دینے لگیں۔ اور میرے سب جانور موٹے تازے ہو گئے جب میری قوم نے یہ حال دیکھا تو اپنی بکریوں کو میری بکریوں کیساتھ چرانے لگے اور میرے یہاں سے حضرت کے پاؤں کا دھوون لیجاکر اپنے جانوروں کے حوضوں میں ڈالنے لگے۔ تو انکے جانور بھی موٹے تازے ہو گئے اور کثرت سے دودھ دینے لگے اور میرے قبیلے کی عورتیں حضرت کو اکثر سجدہ کرتی تھیں اور پائے مبارک چومتی تھیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے سب کے دل میں آپکی محبت ڈالدی اور سب کو آپکا اعتقاد ہو گیا۔ جس کسی کو کچھ بیماری ہوتی۔ تو آپ کا ہاتھ اپنے جسم سے لگاتا مرض دور ہو جاتا اور اسجگہ سے کہ جسجگہ ہاتھ لگا تھا۔ خوشبو آنے لگتی اور حلیمہ فرماتی ہیں کہ جس روز سے آپ میرے یہاں تشریف لائے۔ مجھے چراغ جلانے کی ضرورت نہ رہی آپکے چہرۂ انور کے نور سے مکان روشن رہتا تھا۔ اور جب کسی اندھیری کوٹھڑی میں رات کو جانیکی ضرورت ہوتی تو حضرت کو گود میں لیجاتی تو وہ کوٹھڑی روشن ہو جاتی اور جو چیز مجھے لینی ہوتی بے تکلف اُس

نُور کی روشنی میں لے لیتی تھی۔

غزل

مبارک تجھے یہ بڑائی حلیمہ
بڑے علم والے کو لائی حلیمہ

مِلا دین و دنیا کا سہ وار تجھکو
تری بات حق نے بنائی حلیمہ

یہ حلم و ثواب اِن کے حِصّے میں آیا
کھلائی ثویبہ ہے دائی حلیمہ

بنی سعد کا دشت رشک چمن ہے
گل ہاشمی چمن کے لائی حلیمہ

وہ اللہ والا تری گود میں ہے
ثنا گر ہے جس کی خدائی حلیمہ

دیئے کی ضرورت نہ مشعل کی حاجت
عجب روشنی تو نے پائی حلیمہ

بنی سعد کی عورتوں کو حسد ہے
بڑی دولتیں لوٹ لائی حلیمہ

جو حُور و ملک کو میسر نہیں ہے
وہ نعمت ترے ہاتھ آئی حلیمہ

تری گود میں وہ گلِ مطلب ہے
کہ طالب ہے جسکی خدائی حلیمہ

نبی تجھ سے راضی خدا تجھ سے راضی
بڑی کی یہ تُو نے کمائی حلیمہ

ہوئیں مشکلیں ساری آسان اکبر
نبی جب محمدؐ کی دائی حلیمہ

اور جیسے بچوں کی عادت ہوتی کہ بچھونوں پر بول و براز کر دیتے ہیں کبھی آپ نے اپنے بستر پر بول و براز نہیں کیا اور ہمیشہ نجاست سے کپڑے پاک رہے بلکہ معمول تھا۔ کہ وقت مقررہ پر بول و براز سے فراغت فرماتے اور پہلے سے اشارہ کر دیتے تھے اور جب زمین پر بول و براز واقع ہوتا تھا۔ تو فوراً زمین شق ہو جاتی تھی اور جب میں چاہتی۔ کہ حضرت کا منہ دُھلاؤں تو خود بخود غیب سے صاف ہو جاتا مجھے نہلانے دُھلانے پونچھنے کی حاجت نہ ہوتی اور آپ کے بڑھنے کا یہ حال کہ ایک دن میں اتنا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک مہینے میں۔ اور ایک مہینہ میں اتنے بڑھتے تھے کہ اور ایک برس میں بڑھتے ہیں۔

چنانچہ دوسرے مہینے آپ اپنے ہاتھوں کے زور سے گھٹنوں چلنے لگے اور پانچویں مہینے اپنے پاؤں کی قوت سے اچھی طرح چلنے پھرنے لگے اور نویں مہینے بفصاحت تمام کلام کرنے لگے اور سب سے پہلے یہ کلام فرمایا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ۔ پھر نہایت عقلمندی کی باتیں فرمانے لگے اور اگر کہیں لڑکوں کو کھیلتے دیکھتے تو انکو منع کرتے اور اگر لڑکے کھیلنے کو آپ سے کہتے تو آپ فرماتے کہ ہمیں اللہ تعالٰی نے کھیلنے کو پیدا نہیں کیا ہے۔ ہم اور ہی کھیل کھیلنے کو آئے ہیں۔

قصیدہ

قطعہ

جو لڑکے ہم جا بجا کھیلتے تھے	نہ ان میں کبھی مصطفٰے کھیلتے تھے
روایت ہے اکثر محلوں کے لڑکے	جو مکے کی گلیوں میں آ کھیلتے تھے
سمجھاتے تھے انکو بھی راہِ ہدایت	عجب کھیل وہ رہنما کھیلتے تھے
کہیں لات ماری کوئی توڑ ڈالا	بتوں میں رسولِ خدا کھیلتے تھے
صنم توڑے تخت شیاطین آلٹتے	وہ ہر کھیل قدرت نما کھیلتے تھے
کھلونے بنے چاند سورج نبیؐ کے	اشاروں پہ سوئے سما کھیلتے تھے
کیا مہرۂ کفر کو مات شہ نے	عجب بازیِ حق نما کھیلتے تھے
تھی عرفان کی گیند وحدت کا بلّا	وہ میدانِ ہو میں سدا کھیلتے تھے
نہ کھیلے تھے وہ کھیل نبیوں نے اکبر	جو یہ خاتم الانبیاء کھیلتے تھے

اور بچپن سے ہی یہ عادت تھی۔ کہ جو چیز اٹھاتے وہ سیدھے ہاتھ میں بسم اللہ کہہ کر اٹھاتے اور تمام شجر و حجر آپ پر درود و سلام بھیجتے تھے۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

حلیمہ فرماتی ہیں کہ کبھی آپ چاند سے باتیں کرتے تھے اور جس طرف انگلی سے اشارہ

کرتے تھے چاند اسیطرف پھر جاتا تھا فرشتے آپکو جھولا جھلاتے تھے ۔ یہ حلیمہ سعدیہ قبیلہ بنی سعد سے تھیں اور یہ خاندان فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل تھا چنانچہ فرمایا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں فصیح العرب ہوں اسلئے کہ قریش میں پیدا ہوا اور بنی سعد میں نشو ونما پائی۔

روایت حلیمہ سے ایکدن آپنے دریافت کیا کہ کیا سبب ہے کہ میرے بھائی دن کو گھر میں نہیں رہتے حلیمہ بولیں دن کو بکریاں چرانے جایا کرتے ہیں فرمایا کہ کل سے ہم بھی بکریاں چرانے جایا کرینگے ۔ حضرت حلیمہ سعدیہ کو آپ کے کمالات بابرکات دیکھہ دیکھہ کر بیحد محبت ہو گئی تھی ۔ یہ چاہتی تہیں کہ ایک گھڑی کو جدا نہوں اسلئے بہلاتی تہیں اور پیارے پیارے الفاظ سے آپ کو لوریاں دے دیکر سلاتی تہیں اور زبان حال سے یہ فرماتی تہیں +

لوری

یہ حلیمہ کہہ رہی تھی مرے گلعذار سوجا
ترے جاگنے کے صدقہ مری جانِ زار سوجا

تجھے دے رہی ہوں لوری کرتی ہوں پیار سوجا
راتوں کو جاگتا ہے مرے ہوشیار سوجا

بنی سعد کا قبیلہ ہوا باغ باغ تجہہ سے
مرا دودہ پینے والے گلِ نوبہار سوجا

مرا دل ہو تجہپہ واری مری جاں ہو تجھپہ صدقے
مرے نورِ عین سوجا مرے شیر خوار سوجا

ہے یہ عین وقتِ راحت مرے سینہ سی لپٹ جا
آنکھوں میں نیند کا ہے تیرے خمار سوجا

ہے یہ گرمیوں کا موسم کڑی دہوپ پڑ رہی ہی
نہ جا بکریاں چرانے سوئے کوہسار سوجا

جھولا جھلا رہے تھے کہہ کہہ کے یہ فرشتے
آرام کر حبیبِ پروردگار سوجا

تری چاند سی جبین پر مری روح ہو تصدق
تری مست انکھڑیوں پر مری جاں نثار سوجا

کیا جانے کیا کرینگی تری شرمگیں نگاہیں
ہیں یہ غافلوں کے حق میں بڑی ہوشیار سوجا

ہے یہ وعدہ اُس کا سچا اللہ بخش دے گا
اُمت کے مارے اتنا نہ ہو بیقرار سوجا

ہوا ورم پاے شہ پر تو کہا خدا نے اکبر		ترا اتنا جاگنا ہے مجھے ناگوار سوجا

لیکن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور نہ فرمایا اور حضرت حلیمہ کو دلشکنی بھی پسند نہ ہوئی۔ اور آپکا منہ ہاتھ دھویا۔ بالوں میں کنگھی کی۔ سرمہ لگایا۔ کپڑے سفید پہنائے۔ اور ایک ہار مہرہ یمانی کا نظر بد کے خیال سے گلے میں ڈالا۔ آپ نے اسیوقت وہ ہار نکالکر پھینکدیا اور فرمایا کہ میرا حافظ حقیقی ہر وقت میرے ساتھ ہے اور نگہبان ہے۔ پھر آپ عصالیکر بھائیوں کے ساتھ ہولئے۔ اور جنگل میں آبادی کے قریب ہی بکریاں چرانے میں مشغول ہوئے۔ دوپہر کے وقت بیٹا حلیمہ سعدیہ کا دوڑتا روتا پیٹتا بدحواس گھر میں آیا۔ اور کہا کہ اے اماں بھائی حجازی کی جلد چلکر خبر لے۔ شاید ہی ہے۔ کہ تو اُسے زندہ پاسکے حلیمہ یہ خبر سُنکر گھبرا گئیں۔ اور کہا۔ کہ تو اُن کا مفصل حال بیان کر۔ اُس نے کہا۔ کہ وہ ہمارے ساتھ چراگاہ میں تھے۔ ناگاہ دو شخص آئے اور اُنکو اُٹھالے گئے۔ اور پہاڑ پر لیجاکر پیٹ چاک کیا اور آگے کچھ حال مجھے معلوم نہیں کہ کیا گذرا۔ یہ سُنکر حلیمہ اور اُن کا شوہر سخت حیران ہوئے۔ اور دونو بیتابانہ پہاڑ کیطرف دوڑے جب آپ کے پاس پونچے۔ تو صحیح وسالم پایا۔ اور دیکھا کہ آسمان کیطرف دیکھ رہے ہیں اور چہرہ مبارک متغیر ہو رہا ہے حلیمہ کو دیکھکر آپ نے تبسم فرمایا۔ حلیمہ دوڑ کر لپٹ گئیں اور خوب پیار کیا۔ اور ماجرا دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اے مادر مہربان میں بھائیوں کیساتھ چراگاہ میں کھڑا تھا کہ دفعتاً دو شخص ہیبتناک صورت سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے کہتے ہیں کہ وہ جبرائیل ومیکائیل تھے بھائیوں کے پاس سے مجھے پہاڑ کیطرف اُٹھا لائے ایک ہاتھ میں ابریق نقرہ دوسرے ہاتھ میں طشت زمردین تھا جو کہ برف سے لبریز تھا۔ ایک نے بلطف ومہربانی تکیہ دیکے میرا سینہ ناف تک چاک کیا اور میں دیکھتا تھا کہ

کچھ درد والم مجھے معلوم نہیں ہوا۔ پھر میرے پیٹ میں ہاتھ ڈالکر آنتیں نکالیں اور برف کے پانی سے دھو کر اپنی جگہ پر رکھدیں پھر دوسرا شخص اپنے ساتھی سے بولا کہ بس ہٹ جاؤ اب جو حکم میرے لئے ہے اسکی تعمیل کروں۔ اُس نے میرے پیٹ میں ہاتھ ڈالا اور میرے دلکو اپنے مقام سے نکالا۔ اور چاک کرکے ایک نقطۂ سیاہ خون آلودہ اُس میں سے نکالکر پھینکدیا اور کہا هٰذا حَظُّ الشَّیطَانِ مِنکَ یَاحَبِیبَ اللہِ یعنی اے خدا کے حبیب یہ شیطان کا حصہ ہے تجھ سے بعد اُسکے میرے دل کو معرفت حق اور یقین صادق نورِ ایمان سے بھر کر اپنے مقام پر رکھدیا اور ایک نورانی خاتم سے مہر کی۔ اور ہاتھ میرے سینے کے شگاف پر پھیرا جسکا سرد اثر میرے جسم کی رگوں اور جوڑوں میں اب تک معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ شگاف فوراً بھر گیا اور میرا سینہ جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اور ایک خط سینے سے ناف تک باقی رہا۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

بی بی حلیمہ آپکو پہاڑ سے گھر لیگئیں اور یہ ارادہ کیا کہ آپ کو مکے پہنچا دیا جائے۔ حلیمہ کہتی ہیں کہ رات کے وقت غیب سے آواز آئی۔ کہ اب خیر و برکت بنی سعد سے جاتی ہے اور اے بطحائے مکہ تجھے خوش خبری ہو کہ نور اور روشنی اور زیب و زینت تجھ میں پھر آتی ہے القصہ آپکو مکے پہنچا دیا گیا۔ حضرت عبد المطلب آپ کو دیکھکر بہت مسرور ہوئے اور حلیمہ کے ساتھ بکمال احسان اور انعام و اعزاز سے پیش آئے اور اسقدر مال و زر دیا کہ مالا مال ہو گئیں۔ لکھا ہے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ پھر دوبارہ خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ایک دفعہ نبوت سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے زمانے میں اور حضرت نے اُنکو بہت کچھ دیکر رخصت کیا۔ اور دوسری بار جنگ حنین کے دن حضرت تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر مبارک کا اُنکے لئے بچھونا کیا اور بہت خوش ہوئے اور بہت احسان اور بخشش

کی۔ پھر حضرت حلیمہ اپنے خاوند اور لڑکیوں سمیت مسلمان ہوئیں۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

حُلیہ شریف خِلقت تمام اعضائے مبارک کی اعتدال پر تھی اور اعضاء کا اعتدال مزاج اقدس کے اعتدال پر دلالت کرتا ہے قد آپ کا میانہ گویا بوستان لطافت کا ایک نہایت زیبا نونہال ہے۔ اور اُس میں معجزہ یہ تھا۔ کہ جب سامنے آپ تشریف لاتے تو سب آدمی مقابلے میں پست نظر آتے اور جب تنہا ہوتے تو میانہ قد معلوم ہوتے اور جب سب کے بیچ میں بیٹھتے تو آپ کے شانے سب سے بلند رہتے۔ دوسرے یہ کہ آپ کے قدِ مقدس کا سایہ نہ تھا۔ نہ چاند کی چاندنی میں نہ سورج کی دُھوپ میں +

روایت ترمذی و حاکم۔ سر مبارک آپکا بڑا تھا لیکن اُس قامت زیبا پر نہایت موزون اور خوشنما تھا۔ بال آپ کے گھونگر والے اور نورانی ایسے تھے کہ چمکتے تھے اور خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں۔ اور ایک معجزہ اُن بالوں کا یہ بھی ہے کہ اگر انہیں دھو کر بیمار و کو پلاتے تو شفا پاتے تھے۔ پیشانی ایسی نورانی تھی۔ کہ جیسے اندھیری رات میں چاند روشن ہو۔ چہرۂ انور آپ کا صاف و شفاف و روشن تھا۔ کہ ہر چیز کا عکس اُس میں معلوم ہوتا تھا۔ اور گول تھا حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل نے خوب لکھا ہے۔ اللہ پاک اُن سے خوش ہو کر جزائے خیر عطا فرماوے آمین یارب العالمین۔ **ابیات**

پتلی پتلی ہوئیں تھیں خوش منظر	ہوئے قربان ہلالِ عید اُن پر
ناک آلائشوں سے پاک ایسی	شمع کی لَو بلند ہو جیسی
رہتی آنکھیں بغیر سُرمہ سیاہ	کثرت شرم سے زمیں پہ نگاہ
دونو آنکھوں میں سُرخ ڈورے تھے	اور رُخسار گورے گورے تھے

گول چہرہ تھا پیاری صورت تھی | سرخی آمیز گوری رنگت تھی
خطِ مشکین تھا آپ کا گنجان | اور کشادہ تھے آپ کے دندان
لب سے گویا ٹپکتی رحمت تھی | پشت پر خاتمِ نبوت تھی
خوش نما ایسی صاف تھی گردن | گویا چاندی کی تھی ڈھلی گردن
سینہ چوڑا تھا آپ کا ہموار | اور شکم صاف مطلعِ انوار
تھا بدن صاف آپ کا بے مو | تھی پسینے میں عطر کی خوشبو
جوڑ اعضا کے تھے بہت مضبوط | ایک سے ایک خوش نما مربوط
لمبی لمبی تھی انگلیاں زیبا | ہاتھ نرمی میں غیرتِ دیبا
تلوا پاؤں کا تھا بہت گہرا | رہنا چلنے میں خاک سے اونچا

آپ کے حسن بے مثال اور جمال باکمال کا یہ عالم تھا کہ صحابہ قسم کھا کر فرماتے تھے اُقسِمُ بِاللّٰہِ لَم اَرَ قَبلَہٗ وَلَا بَعدَہٗ مِثلَہٗ یعنی خدا کی قسم آپ سے پہلے اور آپ سے پیچھے آپکی مانند نہیں دیکھا۔ اور حضرت ابوہریرہ رض فرماتے ہیں مَا رَاَیتُ شَیئًا اَحسَنَ مِن رَّسُولِ اللّٰہِ کَاَنَّ الشَّمسَ تَجرِی فِی وَجہِہٖ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوب تر کوئی شئے نہیں دیکھی۔ گویا آفتاب کا نور آپ کے چہرہ میں جاری ہے اللہ اللہ آپکے حسن وجمال کو دیکھکر دل بے تاب ہو جاتے تھے نگاہیں تڑپ جاتی تھیں قصیدہ

دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی | روشن ہیں ترے نور سے سورج بھی قمر بھی
دی طائروں نے تری رسالت کی شہادت | بول اُٹھے تیرے حکم سے پتھر بھی شجر بھی
جس وقت چلے تم ہوئے خوشبو سے معطر | کوچے بھی مکانات بھی دیوار بھی در بھی
محبوب وہ عالم ہے کدھر دیکھئے دیکھے | مشتاق نگاہوں کے ادھر بھی ہیں ادھر بھی

ہاں او قدر انداز ہمیں چھوڑ نہ بسمل
دے ڈالیں گے جاں شربتِ دیدار کے بدلے
اک میں ہی نہیں سب ہیں ترے چاہنے والے
حقا ہے تیری یاد سے آباد زمانہ
اُف اُف یہ تری گرمیٔ رفتار سوئے عرش
پھرتا ہوں تصور سے مدینے کے چمن میں
اِک دم میں وہ حل کرتے ہیں ہر عقدۂ لاحل
ڈیوڑھی پہ بھکاری ہیں کھڑے آس لگائے
کیا وقتِ عبادت ہی سہانا اٹھو اکبر

صدقے ترے اِک تیر نظر اور ادھر بھی
مرنے پہ تو ملتا ہے تو ہم مر جائینگے مر بھی
اللہ بھی حوریں بھی فرشتے بھی بشر بھی
گلزار بھی آبادیاں بھی بحر بھی بر بھی
جل جاتے ہیں اُس آگ میں جبریل کے پر بھی
گھر بیٹھے ہوئے سیر بھی کرتا ہوں سفر بھی
والبتہ اشاروں میں قضا بھی ہی قدر بھی
یا شاہِ دو عالم نظرِ لطف اِدھر بھی
ہیں نغمہ سرا حمد میں مرغان سحر بھی

وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی اللہ پاک کا ارشاد ہے۔ کہ قسم ہے رات کی جب پردہ ڈالے اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالے نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندھیری رات سے زیادہ کالے گیسوؤں اور اُجلے دن سے زیادہ روشن رخساروں کی قسم کھائی ہے۔ اور اُنکی بہاریں اُنکے دردمند دل سے پوچھو جن کی نگاہوں نے یہ مزے لوٹے ہیں۔ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ **قصیدہ**

واللیل کی خوشبو سے مہکتے ہیں یہ کالے	اے گیسوؤں والے
ہر موئے تن اپنا ترے گیسو کی بلا لے	اے گیسوؤں والے
کتنا ہی گنہگار ہو کیسا ہی سیہ کار	پرسش نہ ہو زنہار
رحمت سے جسے اپنی تو کملی میں چھپالے	اے گیسوؤں والے
اندھوں کو نظر آئیں پھر احمدؐ کے کل انداز	کھل جائیں یہ سب راز

دم بھر کے لئے میم کا پردہ جو اُٹھا لے	اے گیسوؤں والے
اب بارش رحمت کے لئے آکے جھکا ہے	پہچان لیا ہے
سایہ ہے ترے قد کا یہ بادل نہیں کالے	اے گیسوؤں والے
جو اُمتِ عاصی کے گناہوں کا ہے دفتر	رکھدے میرے سر پر
یہ بوجھ ہے بھاری اسے سر تیری بلا لے	اے گیسوؤں والے
چل چل کے تری راہ میں قیمت ہوئی افزوں	اب دینے لگے خوں
گوہر سے بنے لعل مرے پاؤں کے چھالے	اے گیسوؤں والے
کہتی ہے خدائی تجھے کونین کا خواجہ	امداد کو آجا
کون آئی ہوئی سر پہ بلائیں مری ٹالے	اے گیسوؤں والے
یہ گور کی منزل بڑی پرخوف و خطر ہے	ہر طرح کا ڈر ہے
بیکس کی یہاں کون خبر تیرے سوا لے	اے گیسوؤں والے
عیبوں سے مرے ہند وہ تاریک ہوا ہے	اک دام بلا ہے
صدقے ترے اکبر کو مدینہ میں بلا لے	اے گیسوؤں والے

دیگر

دے اپنی محبت کی شرابوں کے پیالے	اے گیسوؤں والے
قربان ترے اپنا ہی دیوانہ بنا لے	اے گیسوؤں والے
میرے دل صد چاک کا تو شانہ بنا لے	اے گیسوؤں والے
حسرت ہے تری زلف کے بالوں کی بلا لے	اے گیسوؤں والے

قطعہ

جبریلؑ سے خالق نے کہا جاؤ سویرے محبوب سے میرے
یہ کہنا کہ آ وصل کا خلوت میں مزا لے اے گیسوؤں والے

راجاؤں کے سر پر ہے بنایا تجھے راجہ معراج ہے آجا
اب کھول دئے سات سماوات کے تالے اے گیسوؤں والے

ہم نے تجھے دیکھ لیا دیکھ لے تو بھی جو ہم میں ہے خوبی
آنکھوں میں مگر سرمۂ مازاغ لگا لے اے گیسوؤں والے

حضرت نے کہا حق سے یہ جا کر مرے غفا امت ہے گنہگار
فرمایا کہ غم اس کا نہ کر بخش دیا لے اے گیسوؤں والے

بخشا تیری امت کو کہیں ذکر نہ کرنا کچھ فکر نہ کرنا
یہ ساری خدائی ہے مری تیرے حوالے اے گیسوؤں والے

جس منزلِ محمود میں تو جلوہ فگن ہے جو رشک چمن ہے
اکبرؔ کی دعا ہے وہیں اکبرؔ کو بلا لے اے گیسوؤں والے

درود وسلام اے خدا بھیج بے حد بروحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

ازروئے احادیث کل مقدس ومتبرک مقاموں میں سے چار مقام افضل اور اعلیٰ مانے گئے ہیں۔ ایک مکہ شریف۔ ایک مدینہ شریف۔ ایک عرش معلّیٰ۔ ایک بیت المقدس۔ اور ان چاروں میں سے مدینہ شریف افضل مانا گیا ہے اور یہ فضیلت اور یہ عظمت مدینے کی زمین کی اس ٹکڑے کی وجہ سے ہے کہ جس سے جسم پاک جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ملا ہوا ہے یہ ٹکڑا سب سے

افضل و اعلیٰ انور و اطہر ہے اور یہ تمام خوبیاں اور ساری برکتیں حضور پُر نور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک قدم کی بدولت ہیں۔ شعر

بر زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود
سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

قصیدہ مدینہ شریف

نبی کے قدم آئے سُوئے مدینہ
بڑھی عرش سے آبروئے مدینہ

نہیں بھاتیں واعظ مجھے اور باتیں
کئے جائیے گفتگوئے مدینہ

ادب سیکھو رضواں یہ جنت نہیں ہے
چلو سر کے بل ہے یہ کوئے مدینہ

سفید و سیہ میں ہے جس کا اُجالا
ہے اِس میں وہی ماہروئے مدینہ

خدا کی قسم کھائیں سب اور خدا خود
قسم جسکی کھائے ہے کوئے مدینہ

گریباں میں مُنہ ڈال کر اپنا دیکھے
ہے فردوس کیا روبروئے مدینہ

مبارک کہ لیکر مجھے کس ادا سے
مدینے چلی آرزوئے مدینہ

ہو دِل تیرے صدقے نظر تیرے قربان
حبیبِ خدا ماہروئے مدینہ

دکھا بلبلِ روحِ اکبرؔ کو یارب
بہارِ گلستانِ کوئے مدینہ

دِیگر

ہے مرنے پہ بھی آرزوئے مدینہ
مری خاک ہو خاکِ کوئے مدینہ

ہے حسرت مری رُوح کو بن کے قمری
میں کُوکُوں سدا کو بکوئے مدینہ

کبھی بابِ جبریلؑ پر نغمہ سنجی
کبھی نعت خواں روبروئے مدینہ

یہ جنّت سے تعبیر کرتے ہیں جسکو
ہے ویرانہ چار سُوئے مدینہ

مریضوں کو نسخہ طبیبوں کو مژدہ
ہے خاک شفا خاک کوئے مدینہ

تمنا ہے یارب وکھادے سنگھادے
تجلائے محبوب بوئے مدینہ

میرے پاہوں اور خارِ صحرائے طیبہ
مرا سر ہو اور خاک کوئے مدینہ

ہو آنکھوں میں ٹھنڈک اور کلیجے میں ٹھنڈک
ترے نور سے ماہروئے مدینہ

مدینہ بنے میرا دل یا الٰہی
مدینہ میں ہو ماہروئے مدینہ

جو اکبر یہ چاہے کہ ہو جائے روشن
لگا آنکھ میں خاک کوئے مدینہ

ارشاد فیض بنیاد وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ اور ہم نے تمہارا ذکر بلند کیا۔ اس آیتہ مقدس سے بھی اللہ تعالےٰ کو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی جیسی محبت ہے۔ اس کا خوب پتہ چلتا ہے۔ آپ کے ذکر پاک کی رفعت اللہ اللہ یعنی تمام قرآن شریف میں آپ کے القابوں آپکے خطابوں آپکے اسمائے پاک کی آرائش ہی جنت کے درختوں۔ پتوں۔ قبوں۔ خیموں۔ عرش کی پیشانی پر آپ کے ذکر خیر کی زیبائش ہے۔ اور زمین پر مسجدوں میں آپ کے نام پاک کی پانچوں وقت پکار ممبروں پر خطبوں میں آپکی مدائح کا اظہار ہر ملک میں آپ کا شہرہ ہر زبان پر آپ کا ذائقہ خانقاہوں میں آپ کے اوراد و اشغال ذکر و فکر کی ہو حق۔ درسگاہوں میں آپکے حسن و جمال خلق و کمال کا سبق۔ وعظ کی مجلسوں میں آپ کے تذکرے اور مناجاتیں مولود شریف کی محفلوں میں آپ کے سوانح اور نعتیں ہیں۔

نعت

نعتوں کے مضامین کی ہو جلوہ نما ڈالی
اکبر انہیں پھولوں کی چن چن کے سجا ڈالی

اِس شان سے حضرت کے روضے پہ چڑھا ڈالی — کلیوں کے بنا گجرے پھولوں کی بنا ڈالی
دیوان کا ہر صفحہ کشتی ہے جواہر کی — توصیف محمدؐ کی ہے سب سے سوا ڈالی
بیماریٔ عصیاں کا پتا نہ لگا رکھا — جب تیری شفاعت نے صحت کی سو ڈالی
مسرور ہوئی آنکھیں پُر نور ہوئیں آنکھیں — جس جس نے محمدؐ کی خاکِ کفِ پا ڈالی
رضواں تری جنت کے طیبہ سے ہیں کب اچھے — پتوں سے مِلا پتّے ڈالی سے مِلا ڈالی
نازاں نہوں عاصی کیوں حضرت کی شفاعت پر — سب آگ گناہوں کی رحمت سے بجھا ڈالی
اے منکرو دیکھو تو ہر نخل کی جھک جھک کر — تعظیم محمدؐ کا دیتی ہے پتا ڈالی
نثار ترے آگے کیا پیش کرے عاجز — عیبوں کی جو گٹھڑی تھی رحمت نے چھپا ڈالی
انگور کی جا دلمیں بادام کی جا آنکھیں — منظور یہ فرما لو محبوب خدا ڈالی
اے ابرِ کرم اب تو رحمت کا کوئی چھینٹا — ارمانوں کی سب کھیتی حسرت نے جلا ڈالی

اُس روضے پہ اے اکبر فردوس کے پھولوں کی
طاقوں میں بنا ڈالی جالی میں سجا ڈالی

معجزات جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں دونو جہاں تابع فرمانِ محمدؐ — اللہ سے کم سب سے بڑی شانِ محمدؐ
رُتبے میں ہے یہ عرش معلّے سے بھی اونچے — اللہ غنی کرسئ ایوانِ محمدؐ

معجزہ۔ ایک عورت ایک شخص کو لائی جو پیدائشی گونگا تھا۔ اور ایک لفظ بھی اُسکی زبان سے نہیں نکلتا تھا۔ جب حضور نے اُس سے دریافت کیا۔ کہ میں کون ہوں تو وہ گونگا کہتا ہے ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ط

شعر

جب گنگ نے کی آپ کی تصدیق رسالت
پھر کیوں نہ ہو گونگا ثنا خوانِ محمدؐ

معجزہ ایک چرواہا جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا۔ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جو اُدھر تشریف لے گئے۔ تو ایک بھیڑئیے نے اُس چرواہے کو خبر دی کہ تیرے جنگل میں حبیب خدا تشریف لائے ہیں۔ تو اُنکے حضور میں حاضر ہو اور تیری بکریوں کی اتنے میں حفاظت کرونگا۔ چرواہا یہ سُنکر حضور میں حاضر ہوا۔ اور ایمان لاکر قربان ہونے لگا **شعر**

کی بھیڑئیے نے دشت میں گلے کی حفاظت
چرواہا بھی ہونے لگا قربان محمدؐ

معجزہ۔ ایک مریض مستقی جسکو جلندہر کا مرض تھا حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بہت علاج کئے لیکن میرے مرض کو شفا نہیں ہوتی اُسیوقت حضور نے تھوڑی سی خاک زمین سے لیکر اور اُسمیں تھوڑا لعاب دہن ملا کر دیا۔ اُس نے کھایا اور کھاتے ہی صحت ہوگئی۔ اسی طرح ایک نابینا حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کے صدہا علاج ہوئے لیکن صحت نہیں ہوتی حضور نے کچھہ پڑہکر آنکھوں پر دم کیا تو آنکھیں اُسی وقت پٹ سے کھُل گئیں سبحان اللہ **شعر**

بیمار کو اچھا کرے نابینا کو بینا
صدقے ترے اے چشمۂ فیضان محمدؐ

معجزہ حضور کا ایک غلام سفینہ کہیں جا رہا تھا۔ جنگل میں پہنچکر راستہ بھول گیا۔ پریشان تھا۔ سامنے سے کیا دیکھتا ہے کہ ایک شیر ژیان چلا آرہا ہے۔ یہ دیکھکر بہت گھبرایا اور کہنے لگا۔ کہ میں جناب محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ اور راستہ بھول گیا ہوں شیر نے حضرت کا نام سُنتے ہی گردن جھکائی۔ اور دُم ہلا کر آگے آگے ہولیا۔ یہانتک کہ راستے پر لا کھڑا کیا۔ اور آہستہ آہستہ کچھہ بولا۔ اور سلام کر کے

چل دیا۔ سبحان اللہ۔ **شعر**

گمراہی کے دریا سے سفینہ کو ترا یا	ہیں شیر ژیاں خضر غلامانِ محمدؐ

معجزہ ایک اونٹ نے حضور کو سجدہ کیا اور عرض کیا کہ میرا مالک مجھ پر بہت بوجھ لادتا ہے۔ اور چارہ کم دیتا ہے۔ حضور نے اُسکے مالک کو بُلا کر اُسکی سفارش کر دی کہ اس پر بوجھ کم لادا کر اور پیٹ بھر کر چارہ دیا کر۔

معجزہ اسی طرح ایک روز حضور ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک اونٹ نہایت شریر تھا۔ جو کوئی باغ میں جاتا۔ اُسے کاٹنے کو دوڑتا۔ حضور کو جو اُس نے دیکھا سامنے آکر سجدہ کیا اور بیٹھ گیا۔ تو حضور نے اُس کے ناک میں نکیل ڈالدی وہ اونٹ حضور کی برکت سے نہایت غریب اور سیدھا ہو گیا۔

معجزہ ایک دن بہت سے اصحاب و انصار حضور کے ساتھ تھے۔ ایک بکریوں کے گلے کے قریب پہونچے تو بکریوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ **شعر**

سجدے کوئی کرتا تھا کوئی پڑھتا تھا کلمہ	حیوانِ بیابان تھے مسلمانِ محمدؐ

معجزہ ایک اعرابی نے حضور سے معجزہ طلب کیا کہ اگر تم واقعی نبی ہو۔ تو کوئی معجزہ دکھاؤ۔ حضور نے فرمایا کہ فلاں درخت کو بلاؤ۔ اعرابی نے درخت کے قریب جاکر کہا۔ کہ تجھے وہ شخص بُلاتے ہیں۔ وہ درخت اپنی جگہ سے آکر بولا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یہ دیکھکر وہ اعرابی حیران ہو گیا اور کہا کہ اچھا اب اسے اپنی جگہ واپس بھیجدیجئے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ اے درخت اپنی جگہ چلا جا۔ یہ سُنکر وہ درخت جھکا۔ اور سجدہ کر کے اپنی جگہ جا لگا۔ سبحان اللہ **شعر**

سجدہ کیا اور لوٹ گیا اپنی جگہ پیڑ	اشجار بھی پہچانتے ہیں شانِ محمدؐ

معجزہ ایک قصبے میں حضور تشریف فرما تھے۔ وہاں کئی معجزے ظاہر ہوئے۔ ایک عجیب معجزہ یہ ہے۔ کہ ایک عورت حضور کا امتحان لینے کو حاضر ہوئی چنانچہ مولانا رُوم رحؒ نے بھی اپنی مثنوی شریف میں یہ معجزہ تحریر فرمایا ہے۔ طوالت کے خیال سے کل شعر تحریر نہیں کئے ہیں۔ وہ عورت جسوقت حضور میں پہونچی تو ایک لڑکا دو مہینے کا اُسکی گود میں تھا۔ لڑکا خود بخود کہنے لگا۔ السلام علیک یارسول اللہؐ۔

مادرش از خشم گفتش ہیں خموش	کیت افگند این شہادت را بگوش
این کیت آموخت اے طفلِ صغیر	کہ زبانت گشت در طفلی جریر
گفت حق آموخت وانگہ جبرئیلؑ	در بیاں با جبرئیلؑ من رسیل
پس رسولش گفت اے طفلِ رضیع	چیست نامت باز گو و شو مطیع
گفت نامم پیشِ حق عبد العزیز	عبد عزّا پیش این یک مُشت حیز
من ز عزّا پاک و بیزار و بری	حق آنکہ داد این پیغمبری
دو ماہ کے لڑکے نے دی حضرت کی گواہی	جس وقت کہ دیکھا رُخِ تابانِ محمدؐ

معجزہ ایکروز ابوجہل چند کنکریاں مٹھی میں چھپا کر لایا اور کہنے لگا **مثنوی شریف**

سنگہا اندر کفِ بوجہل بُود	گفت کاے احمدؐ بگو این چیست زُود
گر رسولی چیست در دستم نہاں	چون خبر داری ز رازِ آسماں
گفت چوں خواہی بگویم کاں چہاست	یا بگویند آں کہ ما حقیم و راست
گفت بوجہل آں دوم نادر تراست	گفت حق آرے ازاں قادر تراست
گفت شش پارہ حجر در دستِ تُست	بشنو از ہر یک تو تسبیحِ درست
از میانِ مُشتِ او ہر پارہ سنگ	در شہادت گفتن آمد بیدرنگ

لَآ اِلٰہَ گفت و اِلَّا اللّٰہُ گفت
گوہر احمد رسولُ اللّٰہ سُفت

گفت نبود مثلِ تو ساحر دِگر
ساحِراں را سر توئی و تاجِ سَر

چیہ کنکروں نے صاف پڑھا کلمہ طیب
بو جہل نہ لایا مگر ایمانِ محمد ﷺ

معجزہ ایک لکڑی کا ستون مدینہ طیبہ کی مسجد میں تھا۔ جس پر رسول اکرم علیہ الصلواۃ والتسلیم خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب ممبر تیار ہوگیا۔ تو حضور اِس پر تشریف لیجا کر خطبہ شروع فرمانے ہی کو تھے۔ کہ **مثنوی شریف**

نظم

اُستنِ حنانہ از ہجرِ رسول
نالہ میکردے چو اربابِ عقول

درمیانِ مجلسِ وعظِ آنچناں
کزوے آگاہ گشت ہر پیر و جواں

در تحیّر ماند اصحابِ رسولؐ
کز چہ مے نالد ستون با عرض و طول

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون
گفت جانم در فراقت گشت خون

در فراقِ تو مرا چوں سوخت جاں
چوں نہ نالم بے تو اے جانِ جہاں

مسندت من بودم از من تاختی
بر سرِ ممبر تو مسند ساختی

گفت خواہی کہ ترا نخلے کنند
شرقی و غربی ز تو میوہ چنند

یا دراں عالم حقت سروے کند
کہ تر و تازہ بمانی تا ابد

گفت آں خواہم کہ دائم شد بقاش
بشنو اے غافل کم از چوبے مباش

قطعہ

جب رونے لگا اُستنِ حنانہ یہ کہہ کر
اُٹھتا نہیں اب صدمہ ہجرانِ محمد ﷺ

چمکار کے وہ چیز عطا کی جو طلب کی
اللہ غنی خلقِ فراوانِ محمد ﷺ

معجزہ حضور کے پائے مبارک کے نیچے پتھر کا موم ہو جانا تو مشہور معجزہ ہے۔ ایک یہ کہ ایک مرتبہ رات کو مکہ معظمہ کے بڑے بڑے کفار حاضر تھے۔ اور چودھویں رات کا چاند روشن تھا۔ کفار نے عرض کیا کہ حضرت یہ معجزہ دکھلایئے۔ کہ اس چاند کے آسمان پر دو ٹکڑے ہو جائیں تو ہم آپ پر ایمان لائیں۔ حضور نے اُسی وقت کلمہ شریف کی انگلی اُٹھا کر چاند کیطرف اشارہ کیا۔ چاند دو ٹکڑے ہو گئے۔ **شعر**

پتھر تو بنے موم ہوں مہتاب کے ٹکڑے	ہے ارض وسماوات میں فرمانِ محمدؐ

معجزہ ایک مرتبہ حضور جنگل کو تشریف لیجارہے تھے۔ کہ آواز آئی۔ یارسول اللہ آپنے پیچھے مڑکر دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ ایک ہرنی بندھی ہوئی ہے۔ اور شکاری پڑا سورہا ہے۔ حضور وہاں تشریف لے گئے۔ اور دریافت فرمایا۔ کہ کیا کہتی ہے ہرنی نے عرض کیا۔ کہ یارسول اللہ مجھے اس شکاری نے باندہ رکھا ہے۔ اور اس پہاڑ میں میرے بچے بھوکے رورہے ہیں۔ اگر آپ مجھے تھوڑی سی دیر کے لئے چھوڑدیں تو دودہ پلاآؤں۔ حضور نے اُسی وقت اسکو کھول دیا۔ ادہر تو وہ ہرنی دودہ پلانے گئی اور اُدہر شکاری جاگا۔ اور پوچھا۔ کہ وہ میری ہرنی کہاں گئی۔ حضور نے فرمایا۔ کہ اپنے بچوں کو دودہ پلانے گئی ہے۔ ہم نے چھوڑدیا ہے۔ وہ ابھی دودہ پلاکر واپس آتی ہے۔ اثنائے گفتگو میں کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہ ہرنی اپنے دونو بچے ساتھ لئے آرہی ہے۔ شکاری نے جو دیکھا۔ کہ ہرنی آگئی۔ حیران ہوگیا۔ اور پڑہنے لگا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اور اس تمنا میں کہ حضور مجھ سے خوش ہو جائیں۔ ہرنی کو معہ بچوں کے چھوڑدیا۔ اب وہ ہرنی معہ بچوں کے کودتی اُچھلتی پھرتی تھی۔ اور کہتی تھی۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم **شعر**

یہ رحم کہ صیاد سے ہرنی کو چھوڑایا	بچے نہ ہوں کیوں اُسکے ثناخوان محمدؐ

معجزہ ایک شخص ایک لڑکے کو جو اُسی دن پیدا ہوا تھا۔ حضور میں لایا۔ حضور نے اس بچے سے دریافت فرمایا۔ کہ میں کون ہوں تو **شعر**

گویا ہوا وہ طفل کہ تم سچے نبی ہو	کیا شان ہے اے صلّ علیٰ شان محمدؐ

معجزہ غزوہ خندق میں حضرت جابرؓ نے ایک بکری کو ذبح کیا اور اُسکی بی بی نے پونے تین سیر آٹا جو کا تیار کیا جو وقت گوشت دیگ میں چڑھا دیا۔ تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر چپکے سے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہم نے آپ کی دعوت کا سامان کیا ہے۔ آپ دو چار صحابہ کرام کے ساتھ تشریف لے چلیں۔ حضورؐ نے باآواز بلند پکار دیا۔ اور تمام اہل خندق سے کہدیا۔ کہ آج جابرؓ کے یہاں سب کی دعوت ہے۔ اور حضرت نے جابرؓ سے فرمایا۔ کہ تم چلو۔ اور میں جب تک نہ پہنچوں۔ چولھے سے دیگ نہ اُتارنا۔ اور روٹی نہ پکانا۔ جس وقت حضورؐ تشریف لائے۔ تو تھوڑا لعاب دہن دیگ میں اور آٹے کے خمیر میں ڈالدیا۔ اور حکم دے دیا۔ کہ دس دس آدمیوں کو بلا کر کھلاتے جاؤ۔ چنانچہ حضرت جابرؓ نے ایسا ہی کیا۔ اُس لشکر کے تمام آدمی کہ جو ایک ہزار سے زیادہ تھے۔ سب شکم سیر ہو کر کھلگئے۔ اور حضرت جابرؓ کا بیان ہے۔ کہ جب میں نے دیگ کو دیکھا۔ تو قسم ہے خدا کی کہ اُسی طرح بھری ہوئی جوش مارتی تھی۔ اور آٹا جتنا تھا۔ اسیقدر برتن میں بھرا ہوا نظر آتا تھا۔ ذرا بھی کم معلوم نہیں ہوتا تھا۔ اسی طرح ایک غزوہ میں پانی نہیں رہا تھا۔ حضور نے اپنی انگشت مبارک ایک جگہ زمین پر رکھی۔ وہاں فوراً چشمہ جاری

ہو گیا۔ اور لشکر نے خوب سیر ہو کر پیا۔ **شعر**

غزووں میں کھلایا بھی پلایا بھی مگر پاس	جز نامِ خدا کچھ نہ تھا سامانِ محمد
کھل جائیں ترے عیب یہ ممکن نہیں اکبر	کافی ہے چھپا لینے کو دامانِ محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

اور بے انتہا معجزے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مشہور و معروف ہیں یعنی مختون و ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ جنت کی حوریں دایہ بنکر آئیں جسم اطہر کی خوشبو اور نور سے عالم معطر و منور ہو گیا۔ ستر مبارک کبھی نہ کھلا۔ جو کھلتا تو دیتے فرشتے چھپا۔ چاندسی گہوارہ میں باتیں کیں۔ جدہر کروٹ لی۔ اودہر پھر گیا پسینہ وہ خوشبودار کہ ایک دلہن کے لگایا۔ کئی پشت تک اُسکی اولاد سے خوشبو نہ گئی۔ اور اُن کا گھر بیت العطار مشہور ہو گیا۔ جس کوچے سے نکلے معطر و منور ہو گیا۔ ڈہونڈھنے والوں کو دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ لمر اقدس سے ٹپکا نکل گیا۔ ہجرت کی رات کو کافروں کے دیکھتے آنکھوں تشریف لے گئے۔ کسی کو نظر نہ آئے۔ ہمیشہ دہوپ میں بادل سایہ کئے رہتا۔ **شعر**

کہیں گر دہوپ میں محبوب جاتا	تو ابر آگرد ہیں چھاتا لگاتا

اور فرماتے ہیں جو میں دیکھتا ہوں۔ تم نہیں دیکھتے۔ جو میں سنتا ہوں۔ تم نہیں سُنتے۔ آگے پیچھے یکساں دیکھتے تھے۔ سوتے جاگتے یکساں سُنتے تھے۔ آپ کا سونا جاگنے سے بہتر تھا۔ دندان مبارک سے نور جھڑتا تھا۔ ایسا کہ کھوئی ہوئی چیز مل جاتی تھی۔ سبحان اللہ

غزل

تیرے دنداں ہیں دُرِّ عدنی میرے پیارے رسولِ مدنی

صدقے قامت پہ سروِ چمنی۔ میرے پیارے رسولِ مدنی
تو نے کعبہ میں جلوہ دکھا کر دونو عالم کو شیدا بنا کر
شان کر دی عیاں ذوالمننی۔ میرے پیارے رسولِ مدنی
رشک جنت ہے تیرا مدینہ۔ مشک و عنبر سے بہتر پسینہ
تیرے قد پہ فدا گل بدنی۔ میرے پیارے رسولِ مدنی
ایک عالم کو کلمہ پڑھایا۔ لات ٹھوکر سے اپنے گرایا
بت خانوں میں کی بت شکنی۔ میرے پیارے رسولِ مدنی
خضر کا فخر دنیا میں آیا۔ بھولے بھٹکوں کو رستہ بتایا
دور کر دی غریب الوطنی۔ میرے پیارے رسولِ مدنی
ہوا رنج و الم جب زیادہ۔ کیا امت کی بخشش کا وعدہ
نہ کی حق نے تری دل شکنی۔ میرے پیارے رسولِ مدنی
میری آنکھوں کے پردوں میں آکر طور سینا یہ سینہ بنا کر
کیجئے دل میں جلوہ فگنی۔ میرے پیارے رسولِ مدنی
ایک دنداں کے بدلے میں توڑے۔ دانت اپنے دہن میں نہ چھوڑے
تھے وہ عاشق اویس قرنی۔ میرے پیارے رسولِ مدنی
لا کے قرآن رنگ دی خدائی۔ میٹھے لفظوں کی لذت چکھائی
شہد جنت تھی شیریں سخنی۔ میرے پیارے رسولِ مدنی
تو وہ ظلِ خدائے جہاں ہے تیرے سایہ میں کون و مکاں ہے
کیجئے اکبر پہ پرتو فگنی۔ میرے پیارے رسولِ مدنی

گفتار وَ مَا یَنْطِقُ کے شہد سے وہ شیریں کہ عسل کی کیا اصل ہے۔ آواز وہاں پہنچتی کہ جہاں بشر کی آواز پہنچنا ناممکن۔ قریب و بعید کے لوگ آپ کا وعظ یکساں سنتے تھے۔ سلمہ بن اکوع جنگ خیبر میں ایسے زخمی ہوئے۔ کہ لوگوں نے جانا مر گئے اور پنڈلی ٹوٹ گئی۔ آپ نے دستِ مبارک پھیر دیا۔ ٹوٹی ہوئی پنڈلی جڑ گئی۔ اور کھڑے ہو گئے۔ آپ نے انس بن مالک کے کھارے کنوئیں میں تھوک دیا۔ وہ میٹھا ہو گیا۔ جس بچے کے منہ میں ذرا سا لعاب دہن ڈالا۔ وہ دن بھر سیر رہا۔ دودھ نہ مانگا۔ مولائے کائنات حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ روحی فداہ کی آنکھیں جنگ خیبر کے روز دکھنی تھیں۔ لعاب دہن مبارک لگا دیا۔ شفا ہو گئی۔ وفات شریف ہونے کے ایک عرصہ کے بعد میدان کربلا میں سخت دھوپ تھی۔ اور جنگل تپ رہا تھا۔ اور وہاں روحی فداہ حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام تین روز کے پیاسے تشنگی سے بے چین تھے۔ آپ نے رونق افروز ہو کر اپنی زبان مبارک اُن کے منہ میں دی۔ فوراً تسکین ہو گئی۔

مضمون حدیث ترمذی شریف اَتَانِی اللّٰہُ رَبِّی اِلٰی اٰخِرِہٖ ابن عباس فرماتے ہیں۔ کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس میرا رب نہایت حسین صورت وصفت میں آیا۔ اور مجھے گمان گذرتا ہے کہ سوتے میں یہ واقعہ گذرا ہے۔ اور میرے رب نے دریافت کیا۔ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تو واقف ہے۔ کہ ملاء اعلیٰ اولے ملائکہ کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے کہا۔ میں واقف نہیں۔ تو میرے رب نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھا۔ جسکی سردی اپنے سینے اور گردن میں مجھے محسوس ہوئی اور جو کچھ زمینوں اور آسمانوں

ہیں ہے وہ سب میں نے جان لیا۔ پھر دریافت کیا۔ کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم واقف ہے۔ تو کہ ملاء اعلےٰ کس چیز میں جھگڑتے ہیں۔ تو میں نے عرض کیا۔ کہ ہاں جانتا ہوں۔ مزید برآں ارشاد فرمایا۔ کہ اے میرے محبوب اور علم طلب کر میں نے عرض کیا۔ رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا یعنے اے رب مجھے اور زیادہ علم عطا فرما۔ تو یہ شرف مرحمت ہوا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یعنی اگلوں اور پچھلوں اور ازل اور ابد کے علم سے ہیں شرف کیا گیا۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے منکروں سے کوئی پوچھے۔ کہ اب اللہ تعالےٰ نے تمام زمینوں اور آسمانوں اور ازل سے ابد تک کے تمام علوم عطا فرمائے۔ تو علم غیب اور کون سے پردے کی بُو بُو ہے۔ اور ان زمینوں اور آسمانوں ازل اور ابد سے باہر کہاں کے حجاب میں مخفی ہے۔ جبکا علم حضور کو نہیں دیا گیا۔ اور لیجئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى یعنی البتہ تیری ابتدا سے انتہا بہتر ہے۔ حضور کے مدارج میں ہر لحظہ ہر ساعت ابتدار سے ترقی ہوتی چلی آئی ہے۔ اور آخرت تک مراتب زیادہ ہوتے چلے جائیں گے۔ اس ارشاد کو ساڑھے تیرہ سو برس کے قریب ہوئے۔ اُسوقت سے ابتک کیا کیا ترقی حضور نے مرتبوں میں فرمائی ہوگی۔ خیر اللہ پاک اِن منکروں کو ہدایت دے۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

معجزات ابو رافع کا پاؤں ٹوٹ گیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ پھیر دیا۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ گئی **حارث بن انس** کے ایسا زخم ہوا۔ کہ خون نہ تھمتا تھا۔ ہاتھ لگا دیا۔ فوراً خون بند ہو گیا۔ جس نے آپ سے مصافحہ کیا۔ اُس کے ہاتھوں میں خوشبو بس

گئی۔ جس بچے کے سر پر ہاتھ پھیر دیا۔ اُسکا سر معطر ہو گیا۔ جلی ہوئی کھجور کی گٹھلی زمین میں بوئی وہ ہرا بھرا درخت ہو گیا۔ پھل آیا۔ ایک خرمے کا درخت دستِ مبارک سے لگایا۔ اُس میں تریاق کا اثر ہو گیا۔ جس نے اُسے کھایا۔ جادو اور زہر کے اثر سے محفوظ رہا۔ حدیبیہ کی جنگ میں انگشتِ مبارک سے پانی کی نہر جاری ہو گئی۔ اور پندرہ سو آدمی سیراب ہوئے۔ جنگ بدر وحنین میں کنکریاں جو مٹھی میں لیکر کفار پر پھینکیں۔ وہ تلواروں کا کام کر گئیں۔ پشت مبارک پر مہر نبوت ستارے کیطرح روشن۔ یہ شرف کسی نبی کو نہ ملا۔ جسم پاک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔ آپ حیوانات کی بولیاں بخوبی سمجھتے تھے۔ تمام عمر آپ کو جمائی نہ آئی۔ آپ کو کبھی احتلام نہ ہوا۔ آپ کا براز کسی نے زمین پر نہیں دیکھا۔ زمین نگل جاتی تھی۔ اور دیر تک اُس زمین سے مشک کی خوشبو آتی۔ فضلات آپ کے پاک وطاہر ہیں۔ بحالت غسل بھی آپ کو اور مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مسجد میں بے تکلف آنا جانا ٹھہرنا جائز تھا۔ وہ خصوصیتیں جو مولائے کُل کے ساتھ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو ہیں۔ اور کسی کو نصیب نہیں۔

روایت ترمذی عَنْ اِبْنِ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یُّجْنِبُ اِلٰی اٰخِرِہٖ ۔

روایت ہے کہ ابن سعید سے کہا۔ کہ فرمایا حضور نے حضرت علی علیہ السلام کے واسطے کہ اے علیؑ سوائے میرے اور تیرے اور کسی کو جائز نہیں ہے۔ کہ جنابت کیحالت میں اس مسجد میں قدم رکھے۔ ایک روز حضور اور مولائے علیؑ کائنات علی علیہ الصلوٰۃ ایک کھجور کے درخت کی جانب گذرے۔ اُس کھجور نے

باواز بلند کہا ھٰذَا مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْاَنْبِیَآءِ وَھٰذَا عَلِیٌّ سَیِّدُ الْاَوْلِیَآءِ اَبُو الْاَئِمَّۃِ الطَّاھِرِیْنَ یعنے یہ جناب قبلہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم رسولوں کے سردار ہیں۔ اور یہ حضرت علی علیہ السلام ولیوں کے سردار اور پاک اماموں کے باپ ہیں۔

درُود وسلام اے خدا بھیج بے حد پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو	برُوحِ محمدؐ وآلِ محمدؐ درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

مولائے کائنات حضرت علی علیہ الصلواۃ کی وہ شان ہے۔ کہ فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی میں علم کا شہر ہوں۔ اور علی اس شہر کا دروازہ ہیں۔ علم سے مراد یہاں معرفت الٰہی ہے یعنی اللہ پاک کے پہچاننے کا شہر۔ جو اس شہر میں داخل ہوگا۔ وہ خدا کو پہچان لے گا۔ اور اس شہر میں داخل ہونے کا دروازہ علی ہیں۔ بغیر اس دروازہ کے شہر میں نہیں پہنچیگا۔ **مطلب** یہ ہے کہ علی بغیر رسول اور رسول بغیر خدا نہیں ملسکتا۔ اور ارشاد ہے۔ بعض یہ حدیث موضوع بیان کرتے ہیں لَحْمُکَ لَحْمِیْ وَدَمُکَ دَمِیْ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ **شعر**

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اور اللہ تعالٰے کا ارشاد ہے۔ کہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنے کہدے اے محمدؐ کہ اے مسلمانو تم سے کار رسالت پر کوئی اجر نہیں مانگتا ہوں۔ لیکن میرے اہل بیت سے محبت کرو۔ حضرت ابن عباسؓ

سے منقول ہے۔ کہ دیگر صحابہ سے دریافت کیا۔ کہ وہ اہل بیت خویش و قریب کون کون ہیں جنکی محبت کا حکم اللہ پاک خود فرماتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ وہ علی۔ فاطمہ حسن۔ حسین رضی اللہ عنہم ہیں۔ (صفحہ ۲۹۵ تفسیر حسینی جلد ثانی)۔

روایت ہے۔ مقداد بن اسود سے کہ فرمایا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم آلہ وسلم نے کہ معرفت آلِ محمدؐ کی چھٹکارا ہے۔ آتش دوزخ سے۔ اور محبت آل محمدؐ کی امان ہے عذاب سے۔ کتاب شفا میں مرقوم ہے۔ کہ کہا عبد اللہ بن مبارک نے کہ جس میں دو خصلتیں ہوں گی۔ وہ عذاب الٰہی سے نجات پائیگا۔ ایک سچ بولنا۔ دوسرا محبت آل محمد صلی اللہ علیہ آلہ و اصحابہ وسلم۔

درود وسلام اے خدا بھیج بے حد پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	بروحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

تفسیر اتقان میں ہے۔ کہ آیۃ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اس طرح پر نازل ہوئی تھی۔ کہ صلو علیہ وعلیٰ آلہٖ تسلیما لیکن تلاوت وعلیٰ آلہ کی منسوخ ہوگئی۔ اور تفسیر احمدی میں ہے۔ کہ جاری ہوا ہے تواترث ساتھ ذکر صلواۃ آل کے بعد صلواۃ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ حتیٰ کہ اس پر اجماع ہوگیا ہے۔ اور بقول تواترث کے درود بغیر آل پر بھیجنے کے قبول ہی نہیں ہوتا۔

درود وسلام اے خدا بھیج بے حد پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	بروح محمدؐ و آلِ محمدؐ درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

بے انتہا آلِ پاک کے فضائل ہیں۔ اس مختصر میں گنجائش نہیں اور مولائے کائنات

حضرت علی مشکلکشا کرم اللہ وجہہ کے نام نامی اور اسم گرامی نے تو وہ قبولیت عامہ پائی ہے۔ کہ ہر قوم ہر فرقے ہر مذہب میں دھوم ہے۔ کوئی مشکل کشا کے نام پر دونے بھرتا ہے۔ کوئی اڑی بھیڑ میں نیاز بولتا ہے۔ پٹا بازوں میں بولو نعرہ حیدری یا حسین کا شور ہے۔ کشتی کے اکھاڑوں میں اسی نام کی برکت کا زور ہے۔ لڑائیوں میں یا علیؑ مدد کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے پہلوان بچھڑتے وقت یہی نام لیکر ارجمند ہوتے ہیں۔ کوچہ بکوچہ بچے بچے کی زبان پر علی علی ہے۔ فقیروں کی صدا میں یا علی یا علی گلی گلی ہے کسی نے خوب کہا ہے۔ **شعر**

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحتِ جاں ہے	عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے زطفلاں ہے

جنگ میں جو علی علی کر کے چڑھتے ہیں۔ تو کامیاب ہو جاتے ہیں۔ دیہات میں یا علیؑ کر ہیلی یا علی کر ہیلی کے گیت گاتے ہیں۔ کوئی حیدر کرار غیر فرار کے ڈنکے بجاتا ہے۔ کوئی لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفَقَار کی عظمت کے علم اٹھاتا ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی نائب یہی ہیں۔ فی الحقیقت مظہر العجائب والغرائب یہی ہیں۔ ان کی عجیب و غریب شانیں کیا بتاؤں۔ کہ کیا ہیں۔ کہیں شیر خدا کہیں حاجت روا کسی کے مشکلکشا کشتی کے ناخدا کسی مذہب کے خدا ہیں میری تحقیق اور تجربے میں ابتدائے آفرنیش سے آجتک ہزاروں خوبیوں کیساتھ تمام کائنات میں جیسا قبولیت عام کا سہرا باندھکر اس دولہا کا نام (علی) نکلا ہے۔ نہ کسی ولی کا نام نکلا نہ کسی نبی کا۔

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
تلوار دی اللہ نے دختر رسول اللہ نے	بولے نصیری ہیں خدا مولا علی مشکلکشا

اے بادشاہِ لافتےٰ مولا علی مشکلکشا
ہمرازِ محبوبِ خدا مولا علی مشکلکشا

کیا اصفیا کیا اذکیا کیا اتقیا کیا اولیا
ہے سب کا تم سے سلسلہ مولا علی مشکلکشا

شاہِ زمن اژدر فگن کعبہ وطن خیبر شکن
مرحب رباصد مرحبا مولا علی مشکلکشا

کیا شان ہے شانِ نبی کیا آن ہے آنِ نبی
کیا نام ہے نامِ خدا مولا علی مشکلکشا

نورِ صمد شیرِ احد ماہِ شرف شاہِ نجف
ابرِ کرم بحرِ سخا مولا علی مشکلکشا

اُس آنکھ سے جس آنکھ نے مخمور دو عالم کئے
میری طرف بھی دیکھنا مولا علی مشکلکشا

رو ہو گئی اُسکی بلا جس نے عقیدت سے کہا
مشکل میں ہوں آجاؤ یا مولا علی مشکلکشا

کبتک صعوبت میں رہوں کبتک یہ رنج و غم سہوں
آخر تو ہوں میں آپکا مولا علی مشکلکشا

بے بس کڑی منزل میں ہوں ہے کیسی مشکل میں ہوں
کیجئے مری امداد یا مولا علی مشکلکشا

اکبرؔ جو چاہے مانگنا وارث کا دیدے واسطہ
پھر دیکھنا دیتے ہیں کیا مولا علی مشکلکشا

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد
بروحِ محمد و آلِ محمد

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

ناصر الاسرار فی مناقب اہل بیت الاطہار میں لکھا ہے۔ کہ حسن اعتقاد اہل بیت کی جناب میں لازمۂ ایمان اور رکن اسلام سے ہے۔ جو کوئی اُس میں قصور کرے گا۔ وہ دائرہ اسلام و ایمان سے خارج ہو جائیگا۔ اور وہ حُسن اعتقاد یہ ہے۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لائے کیطرح اہل بیت آل رسول کی محبت کو فرض جانے۔ اور بغض و کینہ ان سے مثل کفر کے حرام سمجھے اور اُنکو یقیناً جنتی جانے۔ اور جب اُنکا نام لے۔ تو تعظیم و توقیر کے ساتھ لے۔ اور ان کی بزرگی اور مراتب کا معترف رہے۔ اور

اُن کے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن بن جائے اور مناقب اُن کے جو قرآن اور احادیث اور تفسیر سے ثابت ہوئے ہیں۔ اُنہیں دل وجان سے سُنے اور سنا دے۔ اور تصانیف میں لکھے۔ اور سب سادات سے اگرچہ وہ اُمّی ہوں اور حضرت کے طریقے پر نہ چلتے ہوں۔ تعظیم و توقیر سے پیش آئے۔

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بہ رُوحِ محمّد و آلِ محمّد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

ارشاد الٰہی ہے۔ کہ اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔ یعنی اللہ پاک ارادہ کرتا ہے۔ کہ تم سے گناہ دُور کر دے۔ اے اہل بیت۔ اور پورے طریقے سے تم کو پاک کر دے ہر معصیت سے۔ حضرت سعیدؓ خدری فرماتے ہیں۔ کہ اہل بیت مراد ہے حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ و حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ علیہم السلام سے۔

روایت ہے۔ کہ ایک روز حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا گوشت کے سمبوسے بنا کر حضرت رسول کریم کی خدمت میں لائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اے جانِ پدر۔ علیؓ۔ اور حسنؓ حسینؓ کو بھی بلاؤ۔ تاکہ ہم سب مِلکر کھائیں جب سب آگئے۔ اور کھانا کھالیا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اُن چاروں نفس کو کملی میں داخل فرمایا۔ اور فرمایا کہ اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ اِن سے نجس کو دُور فرما۔ اور انکو پاکیزہ کر۔ اسی وقت یہ آیۂ تطہیر نازل ہوئی۔ بعض تفسیروں میں لکھا ہے۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نماز کے وقت درِ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر گذر فرماتے تھے۔ تو یہ فرماتے جاتے تھے۔ کہ الصَّلٰوۃ اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ)

صفحہ ۶۰۰ تفسیر حسینی جلد ثانی۔

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروحِ محمد و آلِ محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْریٰ بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ط یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندہ کو مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ کیطرف رات میں۔ باقی اسکی تفصیل احادیث صحاح ستہ میں مرقوم ہے۔ کہ جس کا قدر مشترک حد تواتر تک پہنچ گیا ہے۔ اگرچہ ایک ایک روایت خبر احادیث ہے۔ اس واسطے منکر کے لئے کفر کا خوف ہے۔ اب ہم ان شکوک و شبہات کو اول رفع کردیں۔ جو منکرین و ملحدین نے ظاہر کئے ہیں۔ یعنی ملحد منش معراج جسمانی کا انکار کرتے ہیں۔ اور جسم سے فقط بیت المقدس تک آنحضرت کا جانا مانتے ہیں۔ اور آگے آسمانوں پر روح کا جانا ثابت کرتے ہیں۔ اور یہ دلیل لاتے ہیں۔ کہ معاویہ معراج کی نسبت یوں فرماتے ہیں۔ کَانَ رُؤْیَا صَادِقَۃٌ یعنے ایک خواب سچا تھا اور حضرت عائشہ سے یہ بھی منقول ہے۔ مَا فُقِدَ جِسْمُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْمِعْرَاجِ کہ معراج کی رات جسم مبارک آنحضرت کا گم نہ ہوا۔ اور قرآن مجید میں بھی اللہ پاک یوں فرماتا ہے۔ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْیَا الَّتِیْٓ اَرَیْنٰکَ اِلَّا فِتْنَۃً لِّلنَّاسِ یعنی جو خواب کہ اے نبی ہم نے تجھکو دکھایا تھا۔ اسکو لوگوں کے حق میں فتنہ بنا دیا۔

الجواب انکی دلیل کا جواب یہ ہے:۔

اوّل تو یہ روایتیں کہ جو حضرت عائشہ اور معاویہ سے منقول ہیں۔ ان احادیث صحاح کے مقابلہ میں کہ جن میں صاف جسم کے ساتھ آسمانوں پر جانا مذکور ہے۔ صلاحیت

نہیں رکھتیں۔ پس شاذو نادر قرار دی جائیں گی۔

دوم اگر اُن کو بہمہ وجوہ تسلیم بھی کیا جائے۔ تب بھی مخالف کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سوائے معراج جسمانی کے خواب میں کئی مرتبہ معراج ہوئی تھی ؎

تا عرش کئی بار گئے آئے محمدؐ	بیکل رہے اُمت کے لیئے ہائے محمدؐ

پس ہم تو کہتے ہیں۔ کہ تمہاری اِن روایتوں سے یہ ثابت ہے۔ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں معراج ہوئی۔ اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ کبھی بیداری میں جسم کے ساتھ معراج نہیں ہوئی

سوم معاویہ فتح مکہ میں ایک مدت کے بعد ایمان لائے ہیں اور حضرت کو کئی برس پہلے معراج ہوئی۔ سو اُن کی روایت اس معاملہ میں اُن صحابہ کے مقابلہ میں کہ جو اُس وقت موجود تھے معتبر نہیں۔ علےٰ ہذا القیاس حضرت عائشہ بھی ایک مدت کے بعد حضرت کے نکاح میں آئیں۔ یہ بھی اُس وقت نہیں تہیں۔

چہارم حضرت عائشہ کے قول سے مخالف کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں۔ کہ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ جسم رُوح سے جدا نہیں ہوا۔ مع جسم کے رُوح اوپر گئی۔ اور قرآن شریف کی آیت کا یہ جواب ہے۔ کہ خود یہی آیت ہمارے مدعا کے لیئے دلیل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں اس معراج کی نسبت فتنہ فرمایا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ حضرت کا خواب میں آسمانوں پر تشریف لے جانا فتنہ نہیں ہو سکتا۔ کس لئے کہ خواب کی باتوں کو لوگ ایسا عجیب نہیں سمجھتے کہ اُن کی تکذیب کر کے کافر اور مرتد ہو جاتے۔ اور شورو

غل مچاتے۔ ہاں اگر کوئی جسم کے ساتھ بیداری میں افلاک پر جانا بیان کرے تو
اُس کو البتہ عوام لعبید اور عجیب جانا کرتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت
نے جسم کیساتھ حالت بیداری میں افلاک پر جانا بیان فرمایا تھا۔ سو وہ اُن لوگوں
کے حق میں کہ جو ضعیف الایمان تھے فتنہ ہوگیا۔ پس ضرور ہوا۔ کہ رویا کے
معنے اس آیت میں خواب کے نہ لئے جائیں۔ بلکہ رویتِ بصری مراد لیجائے۔
کہ لفظ رویا کچھ خواب ہی کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ لفظ رویت سے مشتق ہے۔
جسکے معنے دیکھنا ہے۔ اور ملحد لوگ اس دلیل سے آسمان پر جانا محال سمجھتے ہیں
کہ آسمان میں نہ دروازے ہیں۔ اور نہ آسمان ٹوٹ پھوٹ سکتے ہیں۔ کہ جو آپ
توڑ پھوڑ کر اوپر تشریف لے گئے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ قادر مطلق نے ایک کُن
کے ساتھ دونوں عالم کو ظاہر کر دیا۔ اور اُسکو اب بھی ہر طرح قدرت وہی ہے۔
اور جب ہر طرح کی قدرت ہے۔ تو پھر کیا مشکل ہے۔ جس صورت سے چاہا بلا
لیا۔ اور حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مع جد اطہر کے تشریف لے
گئے۔ کیونکہ یہ از خور رفتن نہیں ہے۔ بلکہ ربودن ہے۔ ایک یہ کہ انسان میں
تزکیہ اور تصفیہ کرتے کرتے یہاں تک لطافت آجاتی ہے۔ کہ جسم بمنزلہ۔
اور لوگوں کی رُوح کے ہو جاتا ہے۔ پس آنحضرت کہ تمام نفوس سے کامل تر
ہیں۔ آپ کا جسم مبارک رُوح کا اثر رکھتا ہے۔ اور لطیف چیزوں کا بے پھٹے
ٹوٹے آسمانوں سے پار نکل جانا ایسا ہے۔ جیسے نظر کا آئینہ سے پار ہو جانا

تنِ او کہ صافی تر از جانِ ماست	اگر شد بیک لحظہ آمد رواست

اور غایت تزکیہ اور تصفیہ کا کامل ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ کا سایہ نہ تھا۔

اِسی وجہ سے آنحضرت تھوڑے سے عرصہ میں عالم بالا پر تشریف لے گئے اور دوسرے پٹکا بھی آپ کی کمر مبارک سے نکل جاتا تھا۔ اور چونکہ اور انبیاء علیہم السلام کو یہ لطافت اور درجہ تزکیہ حاصل نہ تھا۔ لہذا جسمانی معراج نہیں ہوئی۔

آغاز

ارباب خبر نے وقوع واقعہ معراج میں عجیب عجیب نکات و لطائف لکھے ہیں۔ مختصر یہ کہ اللہ پاک کو اپنے محبوب کی عظمت کا فرشتوں اور انسانوں اور جمیع مخلوق کو جتانا اور اپنی قربت کا خلعت خاص عطا فرمانا اور تمام نبیوں پر شرف امتیاز بخشنا منظور تھا۔ چنانچہ عالم بالا کی سیر کے بارہ میں آیۂ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی اور قرب الٰہی کی دلیل میں نکتہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اور دیدار جمالِ ذوالجلال کے ثبوت میں کنایۂ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی اور آگہی اسرار الٰہی کی گواہی میں رمز فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی اور ادراک انوار نامتناہی کی شہادت میں اشارہ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی دلیل ناطق اور برہان صادق ہے۔ ایک یہ کہ جب اللہ پاک نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ تو دونوں میں بحث ہوئی۔ اور ہر ایک اپنی اپنی بڑائی کی دلیل لایا۔ آسمان نے کہا۔ کہ میں رفعت رکھتا ہوں۔ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا۔ زمین نے کہا۔ میں بسط رکھتی ہوں وَجَعَلَ الْاَرْضَ بِسَاطًا۔

نظم

فلک بولا کہ مجھہ میں ماہ و خورشید درخشاں ہیں
زمیں بولی کہ مجھہ میں لعل ہیں گلہائے خنداں ہیں
فلک بولا زمیں سے مجھہ میں انوار الٰہی ہیں
زمیں بولی فلک سے مجھہ میں اسرار الٰہی ہیں
فلک بولا کہ مجھہ پر کہکشاں تاروں جڑی ہوگی
زمیں ہنسکر یہ بولی مجھہ میں موتی کی لڑی ہوگی
فلک بولا گھٹا اُٹھکر مری تجھکو گھٹا دے گی
زمین بولی کہ مجھکو عاجزی تجھہ سے بڑھا دے گی
فلک بولا بلندی دی خدا نے سرطرف مجھکو
زمیں بولی بلا ہے خاکساری سے شرف مجھکو
فلک بولا کہ تارے مجھہ میں ہیں تاروں میں زینت ہے
زمین بولی کہ غنچے مجھہ میں ہیں غنچوں میں نگہت ہے
فلک بولا میرے اوپر ملائک کے محل ہوں گے
زمیں بولی کہ مجھہ پر بیل بوٹے پھول پھل ہوں گے
فلک بولا ستاروں سے مزیّن میرا سینہ ہے
زمین بولی کہ مجھہ پر طور ہے مکہ مدینہ ہے
فلک بولا کہ مجھہ پر کرسی و عرشِ علےٰ ہوں گے
زمیں بولی کہ مجھپر اولیا و انبیا ہوں گے
فلک بولا ستاروں کا مری منزل میں لشکر ہے

زمین بولی کہ مسجد میں مری اللہ اکبر ہے

یہ سنکر آسمان نے کہا۔ کہ میں ہوں قلعہ فلک جائے ملک محل عرش رفیع مکان کرسی وسیع بام جبرئیلؑ ومیکائیلؑ مسکنِ اسرافیلؑ وعزرائیلؑ صومعہ پسر مریمؑ مقام لوح وقلم۔ مدرسہ ادریس بیت المعمور تقدیس۔ پھر تو خاکِ نمناک نہایت شرمندہ ہوئی اور کئی ہزار سال بایں حال رہی۔ جبوقت جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ تو زمین ہزار ناز وافتخار سے بولی کہ اے فلک اب دیکھ اب سلطان دوجہان نبی آخرالزمان کے قدم پاک مجھپر آئے ہیں۔ کہ جس کے سبب سے اللہ پاک نے دونوجہان بنائے ہیں۔ اب کہہ میں بڑی ہوں یا تو؟ اب بتا کہ شرافت مجھے ہے یا تجھے۔

مجھ پہ پیدا ہوئے محبوب خدا یا تجھ پر	اب ہوں میں رحمت عالم سے سرافراز کہ تو
مجھ پہ ہیں فخر دوعالم کے قدم یا تجھ پر	اب کروں طالع بیدار پہ میں ناز کہ تو

آسمان لاجواب ہوا اور جناب الٰہی میں دعا کرنے لگا کہ یارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اُس خاتم المرسلین کو یہاں بھی جلوہ گر فرما۔ اور میری بلندی کو جو تو نے بخشی ہے خاک میں نہ ملا۔ اب میں اس شرافت سے خالی ہوں۔ اگرچہ لاکھ طرح ظاہر میں زمین سے عالی ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے آسمان کی دُعا قبول فرمائی اور آنحضرت کو معراج میں طلب کرکے آسمانوں کو بھی شرف بخشا۔ تو یہ رات عجیب رات ہے اس رات کی کیا بات ہے۔ اللہ پاک کی رحمتوں کا بے حد نزول ہے ہر کسی کو نقد مدعا وصول ہے۔ دونوجہاں میں شانِ کرم کا وفور ہے۔ طبقات زمین وآسمان میں نور ہی نور ہے۔ آج نیرنگی کا دُولھا۔ بیرنگی کی دولہن سے ہم آغوش

ہے۔ خلوت خانہ توحید میں فرحت و انبساط کا جوش ہے۔ جس محبوب پر وادیٔ ایمن میں ہزاروں پردے تھے۔ آج بے نقاب ہے۔ وہ معشوق جس کی ادنیٰ جھلک نے حضرت موسیٰ کو بیہوش کیا تھا۔ اس رات بے حجاب ہے۔ طالب سے مطلوب مطلوب سے طالب مسرت کی عید ملتے ہیں۔ غنچہائے وصل اس طرح چٹک چٹک کر کہتے ہیں۔　تضمین بر غزل حضرت بیان خلد آشیان

کملی اوڑھے ہوئے اے ناز کے پالے آجا	سُرمہ مازاغ کا آنکھوں میں لگالے آجا
اے میرے عالم رویا کے اُجالے آجا	خواب میں زلف کو مکھڑے سے ہٹالے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا	
انبیاء میں سے کسی نے نہ یہ رُتبہ پایا	تجھ پہ اللہ ہے یوسف پہ زلیخا شیدا
کون ہے عرش مکان کون ہے شاہ دوسرا	کون ہے ماہ عرب کون ہے محبوب خدا
اے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آجا	

سُبحان اللہ کیا رات ہے۔ اللہ اللہ کیا بات ہے۔ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ کی ہر طرف دھوم ہے۔ بارش الطاف و کرم علی العموم ہے۔ خدا کو چاہت چاہت کو نبوت۔ نبوت کو اُمت۔ اُمت کو شفاعت۔ شفاعت کو رحمت۔ رحمت کو جنت۔ جنت کو عشرت۔ عشرت کو حُور و غلمان مبارکباد دے رہے ہیں نبی سے وصلت۔ وصلت سے خلوت۔ خلوت سے جلوت۔ جلوت سے راحت۔ راحت سے فرحت۔ فرحت سے لذّت۔ لذّت سے حیرت۔ حیرت سے ملاءِ اعلیٰ یہ کہہ رہے ہیں کہ :-

قصیدہ معراج شریف

دونو عالم ہیں نور ریا علی نور کیوں کیسی رونق فزا آج کی رات ہے
یہ مسرت ہے کس کی ملاقات کی عید کا دن ہی یا آج کی رات ہے
دن بھلے ہوں تو دن اُسکا مجنوں بنے زلفِ شبگوں نہیں ہر روز الجھا ہے
اوڑھنی چاند تارے کی اوڑھے ہوئے لیلیٰ دلربا آج کی رات ہے
طور چوٹی کو اپنی جھکانے لگا چاندنی چاند ہر سو بچھانے لگا
عرش سے فرش تک جگمگانے لگا رشکِ صبحِ صفا آجکی رات ہی
فرش کون و مکاں میں ہے کمخواب کا ہیں یہ معنی کہ سوتا نہیں ہر روا
سونے والوں کو اکسیر ہے جاگنا جاگ لو رتجگا آج کی رات ہے
اُنکی سونگھی جو بُو اُسکی دیکھی ضیا، دن پھرے دونو نکلے اور نصیبہ کھُلا
عارضِ شہ پہ قربان دن آج کا زلف پہ مبتلا آج کی رات ہی
وہ حبیبِ خدا سید المرسلین خاتم الانبیا شاہِ دنیا و دین
بزمِ قوسین میں ہونگے مسند نشین جشن معراج کا آج کی رات ہی
طور پہ رفعتِ لامکانی کہاں۔ لن ترانی کہاں من رآنی کہاں
جبکا سایہ نہیں اُسکا ثانی کہاں اُس کا اِک معجزہ آج کی رات ہے

روایت ہے کہ جس سال آپ کو نبوت عطا ہوئی۔ اُس سے بارہویں برس ماہ رجب کی ستائیس ۲۷ تاریخ شب دوشنبہ کو جناب خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وسلم اُمِّ ہانی کے گھر باسباب ظاہر خواب میں تھے۔

خوابِ راحت میں تھے اُمِّ ہانی کے گھر آ کے جبرئیل نے سنائی خبر
چلئے چلئے شہنشاہِ والا گہر حق کو شوقِ لقا آج کی رات ہے

جاگو جاگو شہنشاہِ دنیا و دین اٹھو اٹھو ذرا لامکاں کے مکین
دیکھو دیکھو یہ حاضر ہے روح الامیں روح تم پر فدا آج کی رات ہے

ہوا جبرئیل کو ارشاد نہ ہے اوج مکاں لامکاں پر مرے محبوب کو جاکے آ جا

اور حکم ہوا حضرت جبرئیلؑ علیہ السلام کو کہ سوائے تیرے تمام فرشتے اپنی اپنی حد پر استقبال کے واسطے استادہ رہیں۔ جنت کی حوریں آراستہ و پیراستہ ہو جائیں۔ غلمان یاقوت کے طبق موتیوں سے بھر کر نثار کرنے کے لئے لائیں جب تک حکم نہ ہو۔ سورج نکلنے نہ پائے۔ اور چاند پہلے آسمان پر روشن رہے۔ عرش سے فرش تک نور ہی ہو جائے۔ ہر جڑی بوٹی سرگرم مبارکباد رہے۔ کوہ سے کاہ تک شاد رہیں۔

کوہ سے کاہ تک دل میں مسرور ہو شرق سے غرب تک جلوۂ طور ہو
عرش سے فرش تک نور ہو لاکھ دن سے سوا آج کی رات ہے

اور اے جبرئیل تمام اولاد آدم کی قبروں سے عذاب موقوف ہو جائے اور حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسےٰؑ تک تمام انبیار ہمارے محبوب کی پیشوائی کے واسطے آمادہ اور مستعد رہیں۔

غزل

بلاوا ہے شب معراج ہے تفصیل سے کہدو
کہا حق نے محمدؐ سے کہے جبرئیل سے کہدو

کہو یوسف سے عاشق ہو زلیخا کیطرح آئے
ہو قرباں ابرو نپر انکے اسمٰعیل سے کہدو

پئے تعظیم حاضر ہو کہ آتا ہے مرا پیارا
رکھے ہاتھوں سے اپنے صور اسرافیل سی کہدو

کرے سامانِ تشریف آوری سرورِ عالم
نہ بانٹے رزق اتنی دیر میکائیل سے کہدو

میرا محبوب آتا ہے قدمبوسی کو حاضر ہو | کرے موقوف قبض روح عزرائیل سے کہدو
میرے محبوب کی اُمت اتر کر جائے جنت میں | بچھا وے پر صراطِ حشر پر جبرئیل سے کہدو
دو چنداں روشنی ہو گی مرا چاند آنیوالا ہی | رہے روشن یہ ہر اک عرش کی قندیل سے کہدو

بلاؤوں پر بلاوے آرہے تھے عرش سے اکبر
محمد کو یہاں لائیں بہت تعجیل سے کہدو

الحاصل جبرئیل آمین حکم خداوندی بجالائے اور جنت سے ایک براق انتخاب کیا اور وہ براق ع

حور کا چہرہ پری کے پر تجلے برق کی | دستِ قدرت سے خدا نے خود بنایا تھا براق

صِفتِ بُراق جیسا کہ معارج النبوۃ میں تحریر ہے یعنی برق رفتار۔ آتش کردار زہرہ جبین۔ زریں زین۔ سیاہ مو۔ مبارک خو۔ جادو چشم۔ آہو خشم۔ عطار و منظر۔ ثریا پیکر۔ دراز مژگان۔ گوہر دندان۔ تنگ دہن۔ سیمین تن۔ سبک عنان۔ تیز جولان۔ خورشید طلعت۔ قمر ہیئت۔ آسمان سیر۔ گردون طیر۔ یاقوت گردن۔ مصفا بدن۔ زمرد گوش۔ سراپا ہوش۔ تندرو۔ گرم دو۔ خجستہ پے۔ معطر خے۔ مصفا شکم۔ منور قدم۔ مرجان دم۔ لولو سم ع

آسمانوں سے نظر بن کے گذرنیوالا | سبزۂ گلشنِ فردوس کا چرنے والا
نازنیں ماہ جبیں لعبتِ چین زینتِ دین | گلبدن رشک چمن سیب ذقن غنچہ دہن
حشر بھی بیٹھ گیا پاؤں دبانے کے لئے | اِس تو شامد ہیں کہ سیکھو نگا ترا چال چلن

بہزار ادب بیدار کرکے یہ براق حضرت جبرئیل نے حضور میں پیش کیا اور عرض کیا۔

برق سے تیز ہے یہ براق آپکا۔ کیونکہ خالق کو ہے اشتیاق آپ کا
اب نہیں دیکھا جاتا فراق آپ کا جلد چلنا روا آج کی رات ہے

یہ مژدہ سُنکر حضرت نے طہارت کا ارادہ فرمایا۔ حکم پہنچا۔ کہ اے جبریلؑ ہمارے محبوب کے واسطے حوض کوثر سے پانی لاؤ ابھی بند قبا اور تکمۂ گریباں وا نہ ہوا تھا۔ کہ رضوان دو صراحیاں یاقوت کی آب کوثر سے بھری ہوئیں۔ اور ایک طشت زمردین لیکر حاضر ہوا۔ اور زبان حال سے عرض کیا۔

بکشا بند قبا تا بکشا ید دلِ من	اکہ کشادے کہ مرا بود زپہلوئے تو بود

حضرت نے آب کوثر سے غسل فرمایا۔ جبریلؑ نے حلّہ نورانی پہنایا۔ عمامہ نورانی سر پر باندھا۔ ردائے نورانی اُڑھائی۔ نعلین سبز پائے مبارک میں پہنائیں۔ پٹکا یاقوت سرخ کا کمر سے باندھا۔ تازیانہ سبز زمرد کا ہاتھ میں دیا اور حضور مسجد الحرام میں تشریف لائے۔ میکائیلؑ و اسرافیلؑ معہ فرشتگانِ ہمراہی تعظیم و تکریم بجالائے۔ جبرئیلؑ نے رکاب تھامی۔ اسرافیلؑ نے غاشیہ کندھے پر رکھا اور حضور روانہ ہوئے۔ اسی اسی ہزار فرشتے دائیں بائیں نور کی قندیلوں میں کافور کی بتیاں روشن کئے ہوئے ساتھ ساتھ چلے

سلطانِ خوبان میرود گردش ہجومِ عاشقان	چابک سواران یکطرف مسکین گدا یکطرف

اس وقت عجیب بہار آرہی تھی۔ جسوقت حضور کی سواری جارہی تھی۔

باغِ عالم کی بادِ بہاری چلی سرورِ انبیا کی سواری چلی
یہ سواری سُوئے ذاتِ باری چلی ابرِ رحمت اٹھا آج کی رات ہے
جذب حسن طلب ہر قدم ساتھ ہے دائیں بائیں فرشتوں کی بارات ہے
سر پہ نورانی سہرے کی کیا بات ہے شاہ دُولھا بنا آج کی رات ہے
گھات وہ گھات جس گھات میں بات ہو بات وہ بات جن بات میں بات ہو

رات وہ رات جس رات میں بات ہو لطف اس بات کا آجکی رات ہے
کون جاتا ہے سلطانِ دنیا و دین کسطرف عرش پر ذات حق کے قرین
لینے آئے ہیں یہ کون روح الامین کب ہے وصلِ خدا آج کی رات ہے
عطرِ رحمت فرشتے چھڑکتے چلے جسکی خوشبو سے رستے مہکتے چلے
چاند تارے جلو میں چمکتے چلے کہکشاں زیرِ پا آج کی رات ہے

الغرض اس تزک واحتشام اور دہوم دہام سے بیت المقدس میں سواری پہنچی۔ تمام انبیاء علیہم السّلام اور بے شمار فرشتے جو حضور کی پیشوائی کے منتظر تھے تحیت وسلام بجالائے۔ مسجد اقصےٰ میں حضور نے شکریہ ادا کیا۔ اور اُن سب نے اقتدار کیا پھر وہاں سے آن واحد میں پانسو برس کی راہ طے فرما کر پہلے آسمان پر رونق افروز ہوئے۔ اور بمصداق آیۃ شریف وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ بیشمار فرشتوں کو دیکھا کہ سرو قد کھڑے ہوئے تسبیح و تہلیل میں مصروف ہیں۔ حضور نے یہ عبادت پسند فرمائی۔ اور یہاں نماز میں قیام فرض ہوا۔ اسی آسمان پر حضرت آدم علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ بعد تحیت وسلام کے حضرت آدم علیہ السلام نے خوش ہو کر دعائیں دیں۔ اسکے بعد بے انتہا عجائبات ملاحظہ فرماتے ہوئے دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے۔ اور ایک جماعت فرشتوں کی دیکھی۔ کہ رکوع میں جھکے ہوئے۔ روح الامین نے عرض کیا۔ کہ یارسول اللہ جب سے یہ فرشتے پیدا ہوئے ہیں۔ اسی عبادت میں مشغول ہیں۔ کبھی اور طرف نگاہ نہیں کی۔ اس مقام پر رکوع نماز میں فرض ہوا۔ اور یہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر تیسرے آسمان پر پہنچے۔ اور یہاں سب فرشتوں کو سجدے میں

مصروف پایا۔ اور تمام فرشتوں نے سجدے سے سر اٹھا کر حضور کو سلام کیا۔ اور پھر اسی طرح عبادت میں مشغول ہو گئے۔ اس مقام پر ہر ایک رکعت میں دو سجدے فرض ہو گئے۔ یہیں حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام سے اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا مبارک ہو اور کہا کہ آپ بھی شفاعت امت میں کوتاہی نہ فرماویں۔ پھر حضور نے اپنے پائے مبارک سے چوتھے آسمان کو شرف بخشا۔ اور بہت سے فرشتوں کو دوزانو بیٹھے ہوئے تسبیح الٰہی میں متوجہ دیکھا۔ یہاں نماز میں قعدہ آخیری فرض ہوا۔ اور اُسی آسمان پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے مصافحہ ہوا۔ اور جناب موسیٰ علیہ السلام سے ملاقی ہوئے۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام نے بکمال مسرت آپ سے کہا۔ کہ شکر ہے۔ اُس خدائے جلیل کا کہ جس نے آپ کا جمال باکمال مجھے دکھلایا۔ اور آج آپ کو وہ رُتبۂ تقرب حاصل ہے۔ کہ نہ پہلے کسی کو ہوا اور نہ آئندہ ہو گا۔

اور نبیوں کو یہ مرتبہ ہی نہیں عرشِ اعظم پہ کوئی گیا ہی نہیں
ایسا رتبہ کسی کو ملا ہی نہیں۔ جیسا رتبہ ترا آج کی رات ہے

یارسول اللہ اس وقت رحمت الٰہی جوش پر ہے۔ جو کچھ چاہو مانگ لو۔ اور امت پر جو عبادت فرض کی جاوے۔ اُسکی کوتاہی میں کوشش کیجئے۔ حضور نے وصیت حضرت کلیم اللہ کی متوجہ ہو کر سُنی۔ اور یاد رکھی۔ اسی آسمان پر بیت المعمور کی سیر کر گئے دو رکعت نماز نفل ادا کی۔ اور جس طرح بیت المقدس میں انبیاء علیہ السلام پر آپ نے امامت کی تھی۔ یہاں تمام فرشتوں نے

آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب حضور نے یہ اجتماع ملاحظہ فرمایا۔ تو دل میں آیا کاش میری امت میں بھی مثل اسکی ظاہر ہوتا۔ چنانچہ عید المومنین یعنے جمعہ کا دن عطا ہوا۔

مسلمانو! ثابت ہوا۔ کہ یہ نماز وہ عطیہ الٰہی ہے۔ کہ پہلے آسمان کے فرشتوں کا قیام اور دوسرے آسمان والوں کا رکوع اور تیسرے آسمان والوں کا سجدہ اور چوتھے آسمان والوں کا قعدہ اس میں شامل ہے۔ ان تمام فرشتوں کی فضیلتیں ہمیں ہر نماز میں حاصل ہیں۔ سخت افسوس ہے اُن پر جو اُس سے غافل ہیں۔ یہ معراج المومنین ہے۔ پانچوں وقت مسلمان نمازی کو معراج ہوتی ہے۔ مگر نماز بھی تو نماز کیطرح ہونی چاہیئے۔ بیگاری ٹکڑوں سے تو اور اُلٹی گلے پڑ جاتی ہے۔ بقول مولنا صاحبؒ ؎

برزباں تسبیح و در دِل گاؤ خر	ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

اور جو اس کا مزا لیکر پڑھو گے۔ تو وہ لطف حاصل ہو گا۔ کہ پھر کبھی نہ چھوٹیگا۔ اِس سے یہاں بھی بھلا۔ دنیا میں عافیت و عزت آخرت میں فرحت و جنت ؎

جنت میں مکاں اپنا بناتے ہیں نمازی	جو مسجد و نمیں شوق سے جاتے ہیں نمازی
معبود بھی خوش ہوتا ہے محبوب بھی راضی	سجدے کے لئے سر جو جھکاتے ہیں نمازی
خدمت کے لئے حُور سکونت کے لئے خلد	پھُولے نہیں جامے میں سماتے ہیں نمازی
کہتا ہے یہ دروازہ پہ داروغۂ جنت	ہٹ جاؤ کہ فردوس میں آتے ہیں نمازی
حوریں ہیں لئے ہاتھ میں ہر رنگ کے میوے	پھل اپنی نمازوں کا یہ پاتے ہیں نمازی
ظہر و سحر و عصر کو مغرب کو عشا کو	اللہ کے دربار میں جاتے ہیں نمازی

سجدہ کا نشاں چاند سا روشن ہی جبیں پر ڈرتے ہیں قضا ہونے سے مٹتے ہیں اوا پر	حوران بہشتی کو لبھاتے ہیں نمازی جان اپنی نمازوں میں لڑاتے ہیں نمازی

حوران جناں کہتی ہیں اک تبر سے کہ سرکار
تو تم بھی چلو خلد میں چلتے ہیں نمازی

خیر جب حضور پانچویں آسمان پر پہنچے۔ تو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمعیلؑ اور حضرت اسحقؑ اور حضرت یعقوبؑ و حضرت لوطؑ علیہم السلام سے ملاقات ہوئی اور سب نے مصافحہ کیا۔ پھر چھٹے آسمان پر حضرت نوحؑ اور حضرت ادریس علیہم السلام ملے اور حضرت نوحؑ علیہ السلام نے معانقہ کیا۔ اور خوش ہو کر دعا دی۔ پھر حضور ساتویں آسمان کے عجائب و غرائب ملاحظہ فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہےٰ تک پوہنچے۔ حضرت جبرئیلؑ علیہ السلام اپنے مقام سے رخصت ہونے لگے تو حضور نے فرمایا۔

چو در دوستی مخلصم یا فتی	عنانم ز صحبت چرا تافتی

جبرئیلؑ علیہ السلام نے عرض کیا ے

اگر یک سر موئے برتر پرم	فروغ تجلے بسوزد پرم

پھر حضور نے ستر ہزار نور کے پردے طے کئے یہانتک کہ براق بھی چلنے سے عاری ہوا۔ پھر رف رف عرش کے قریب پہنچا کر غائب ہوگیا اور ندا آئی۔

حکم تھا اے فلک اب قدم چوم لے جھک کے ہر اک ملک اب قدم چوم لے
عرش دیکھی جھلک اب قدم چوم لے تجھ پہ شاہِ دنٰے آج کی رات ہے

چاند ہالہ ہے اس روئے بیداغ کا اُسکی آنکھوں میں سرمہ ہے مازاغ کا
یہ وہی گل ہے توحید کے باغ کا جسکی زلفِ دوتا آج کی رات ہے
خلوتِ خاص میں یہ حضوری ہوئی قُرب ہی قُرب تھا دُور دوری ہوئی
تھی جو دل میں تمنا وہ پوری ہوئی دیدۂ شوق وا آج کی رات ہے

لکھا ہے۔ کہ جب حضور عرش کے قریب پہنچے۔ حکم ہوا۔ کہ اے میرے محبوب آگے آؤ۔ اُسوقت حضور نے چاہا۔ کہ نعلین پائے مبارک سے اُتاریں۔ عرش ہلنے لگا۔ حکم ہوا کہ حبیب میرے نعلین نہ اُتارو۔ بلکہ پہنے ہوئے آؤ۔ تاکہ عرش قرار پکڑے۔ حضور نے عرض کیا۔ کہ خداوندا موسےٰؑ کو حکم ہوا تھا۔ کہ پہلے چالیس روزے رکھو۔ اور نعلین اتار کر کوہ طور پر آؤ۔ پس عرش تو کوہ طور سے زیادہ معظم اور پُر نور ہے۔ پھر نعلین کیوں نہ اتاروں۔ خطاب آیا۔ کہ محبوب میرے موسےٰؑ کو اسواسطے نعلین اُتارنے کا حکم دیا تھا۔ کہ خاک وادیٔ مقدس کی اُس کے پاؤں میں لگے۔ تاکہ اُسکو بزرگی حاصل ہو۔ اور تجھکو اس واسطے نعلین اُتارنے کا حکم نہیں ہے۔ کہ تیری نعلین کی خاک سے عرشِ مجید کو بزرگی حاصل ہو ؎

تو بدیں جمال و خوبی سرِ طور گر خرامی	اَرِنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

دوسرے یہ کہ جب میں نے عرش کو بنایا تھا۔ تو اُسے قرار نہ تھا۔ اور ہمیشہ جنبش کرتا تھا۔ میں نے اُس سے وعدہ کیا تھا۔ کہ ایک رات ہم اپنے محبوب کو بلائیں گے۔ اور اسکی نعلین کا گوشوارہ تجھکو عطا فرمائیں گے۔ تب اُسکو قرار ہوا۔ اور اُس وقت سے عرشِ بریں تیری نعلین کا مشتاق ہے ؎

اللہ رے زینت تری اے عرش معلےٰ	جھومر ہے ترا نقش کفِ پائے محمد

سب نبیوں کے سر پر تو ہوا عرش کا پایا	اور عرش کی چوٹی پہ کفِ پائے محمد

اکبر

پھر ارشاد الٰہی ہوا۔ کہ محبوب آؤ۔ تمہیں اپنی سلطنت کا دولہا دکھائیں اور ایک مکان عالی شان دکھایا۔ شہ نشین پر پردہ پڑا تھا۔ جب حجاب اُٹھا۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہاں حضور پُر نور کی تصویر جلوہ افروز ہے۔ سُبحَانَ اللّٰہِ ہے۔

اشعار

ہے ایک مکان اور ایک مکین تو اور نہیں میں اور نہیں
پھر کیوں نہ ہو دل میں صاف یقین تو اور نہیں میں اور نہیں
اب چھپنے سے ہوتا ہے کیا پہچان لیا پہچان لیا
بس دہوکہ نہ دے او پردہ نشین تو اور نہیں میں اور نہیں

اے عاشقان محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مقام غور ہے۔ کہ اس پیارے مضمون کو کس پیرایہ میں ادا کیا ہے۔ اگر یوں ہی ارشاد ہوتا۔ کہ تم ہماری سلطنت کے دولہا ہو۔ تو وہ بات نہ ہوتی۔ کہ اول یوں شوق دلایا جائے۔ پھر تصویر دکھائی جاوے۔ اللہ اللہ

تضمین بر اشعار حضرت بیان خلد آشیان

ہوئی عرش اعظم پہ جس دم رسائی	نہ تھا کچھ بجز جلوہ کبریائی
جلال الٰہی سے ہیبت جو چھائی	رکے شہ تو پردے سے آواز آئی

کہ پردے میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

شب معراج کیا لطف تھا اللہ غنی	خود کہا خالق اکبر نے کہ اے پیارے نبی

دونوں عالم کے خزانوں کی تجھے دی کنجی
وقف ہے تیرے لئے دولتِ کنزاً مخفی

کھل گئے ہفت سماوات کے تالے آجا
کہ پردے میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

متصل عرش کے جب وہ شہِ بطحا گذرا
دھوم تھی چار طرف صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
بولے قدسی کہ وہ اللہ کا پیارا آیا
پونچا محبوب تو مشاطۂ رحمت نے کہا

خلوت راز ہیں اے ناز کے پالے آجا
کہ پردے ہیں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

گلِ خوبی ہے تو اور گلشنِ وحدت ہے یہاں
مایۂ ناز ہے تو آیۂ الفت ہے یہاں
جسکی صورت ہو تو اُس حسن کی سیرت ہے یہاں
رنگِ وحدت ہے یہاں غنچۂ خلوت ہے یہاں

اے گلِ گلشنِ لولاک لما لے آجا
کہ پردے میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

خلوتِ راز سے پھر عرش پہ آواز آئی
اے میرے لاڈلے اے ہاشمی اے مطلبی
میرے محبوب خوش اسلوب رسولِ عربی
ہم نے خوش ہو کے تجھے ساری خدائی بخشی

اپنے بندوں کو کیا تیرے حوالے آجا
کہ پردے میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

ہم نے دیکھا تجھے تو دیکھ ہمارا جلوہ
آ بھی جا طالب و مطلوب میں پردہ کیسا
بے تکلف یہاں پہنے ہوئے نعلیں آجا
لامکاں اپنا مکاں عرش سمجھ فرش اپنا

تو ہمارا ترے ہم چاہنے والے آجا
کہ پردے میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

وہ نورِ الٰہی یہ نورِ پیمبر　　یہ صَلِّ عَلیٰ اور وہ اللہ اکبر
جو دیکھا کہ ہے سب حسینوں سے بہتر　　کہا پھر تو آغوش رحمت میں لیکر

جو تیرا نہیں ہے وہ میرا نہیں ہے

نہیں عرش تک لیگئی ہوش مندی　　ہوئی عرش سے فرش تک نقشبندی
خودی سے گزر کر ملی خود پسندی　　یہ کہتی تھی معراج شہ کی بلندی

کہ عالم کوئی اس سے بالا نہیں ہے

کہا حق نے پھر یاں جو چاہو سو لو ہے　　سجی مسندِ عرش آرام کو ہے
دیا میں نے تجھکو مرے پاس جو ہے　　پرے کیا کہوں عالم گو مگو ہے

خدا جانے کیا بات ہے کیا نہیں ہے

وہ عرشِ بریں پر گئے چپکے چپکے　　جو راز دلی تھے کہے چپکے چپکے
کہا حق نے اقرار دے چپکے چپکے　　مزا نورِ مخفی کا لے چپکے چپکے

گھڑی نیک ہے اس میں کھٹکا نہیں ہے

ہے عاشق کا زیور سدا درد سہنا　　پہن لو نبیؐ کی محبت کا گہنا
ہمیشہ نہیں باغ عالم میں رہنا　　چلو وادیٔ عشق میں پا برہنا

یہ جنگل وہ ہے جس میں کانٹا نہیں ہے

سوا نیزے پر ہو گیا مہر روشن　　یہ ہنگامۂ حشر ہے قہر افگن
یہاں نفسی نفسی میں ہیں مرد و زن　　قیامت میں دوں کس طرح چھوڑ دامن

کہ اِس بھیڑ میں کوئی میرا نہیں ہے

فرماتے ہیں جناب خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کہ دیکھا میں نے عرش
کے قریب پہنچکر ایک امرِ عظیم کہ زبانیں اُس کا وصف نہ کر سکیں اور اسی حالتِ شوق
و ذوق میں کہ میرا رونگٹا رونگٹا محوِ لقائے کبریا تھا۔ ایک قطرہ عرشِ بریں سے
میری زبان پر گرا جو کمال شیریں اور بہت سفید تھا۔ اُس وقت مجھکو علم
اولین و آخرین مرحمت ہوا اور میرا دل اُس سے روشن اور نورانی ہو گیا۔
اس وقت میرے پروردگار نے وہ مجھ کو دکھایا۔ جو نہ دیکھا تھا کسی نظر
نے۔ اور نہ سُنا تھا کسی گوشِ بشر نے۔ **مولف**

عرش سے ایک قطرہ زباں پر گرا علم ہر شئے کا اُسوقت حاصل ہوا پھر تو دیکھا جو دیکھا سُنا جو سُنا گو مگو ماجرا آج کی رات ہے جس مکاں میں فرشتوں کے جلتے ہیں پر اسمیں رازِ و نیازِ بشیر و بشر ناز و اندازِ ادھر اُدْنُ مِنّی اُدھر ہر ادا میں ادا آج کی رات ہے پھر کہا حق نے جلوے مرے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے جو تجھے دیکھ لے میں تجھے دیکھ لوں تو مجھے دیکھ لے دیکھنے کا مزا آج کی رات ہے تو نہ مجھ سے الگ میں نہ تجھ سے جدا تجھسے جو مل چکا ہے وہ مجھسے ملا اور تجھ سے پھرا ہے وہ مجھ سے پھرا بس یہی فیصلہ آج کی رات ہے	۱؎ بمعنی قریب ہے مجھے

چونکہ اُس وقت رحمتِ الٰہی اپنے جوہر دکھا رہی تھی۔ تو حضور نے بھی
شفاعت کے دفتر کھول دیئے ؎

اُسطرف رحمتِ حق کے جوہر کھلے اسطرف سے شفاعت کے دفتر کھلے کہدیا دیکھ ہیں فیض کے در کھلے مانگ جو مانگنا آج کی رات ہے

عرض کیا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ الٰہی امت عاصی کی مغفرت چاہتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ ستر ہزار تیرے واسطے بخشے۔ اور کیا چاہتا ہے۔ عرض کیا کہ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ امت عاصی کی بخشش فرما؟ ستر ہزار اور بخشے۔ اب اور مانگ کیا مانگتا ہے۔

شہ نے کی عرض امت گنہگار ہے بخشدے میرے مالک تو غفار ہے
تجھکو آساں ہے سب مجھکو دشوار ہے فکر روزِ جزا آج کی رات ہے
پھر یہ حق نے کہا ماہ پارے نبیؐ تو مرا چاند اور تارے نبیؐ
ایسا گھبرا نہ اے میرے پیارے نبیؐ ایسی جلدی ہے کیا آج کی رات ہے

راوی لکھتا ہے کہ سات سَو بار یہی خطاب ہوا۔ کہ اور کیا چاہتا ہے عرض کیا۔ کہ امت گنہگار کی نجات چاہتا ہوں۔ فرمان ہوا کہ محبوب میرے کب تک امتِ عاصی کی مغفرت طلب کروگے۔ عرض کیا کہ الٰہی طلب کرنیوالا میں ہوں۔ وَ بخشنے والا تو ہے حکم ہوا کہ آج ہی اگر سب امت کو بخشدوں تو قیامت میں کیا لطف آئیگا۔

لطف جب ہے کہ دیکھیں گے سارے نبی ہوگی تیری شفاعت پہ رحمت میری
بخشدونگا قیامت میں امت تری تجھ سے وعدہ مرا آج کی رات ہے
تجھ سے بندہ مرا گر کوئی پھر گیا طبقۂ نار دوزخ میں وہ گر گیا
اور جو ایمان لایا وہی تر گیا یہ مرا دعا آج کی رات ہے

حضور پُر نور فرماتے ہیں۔ کہ اللہ پاک نے اپنی ثنا رہیں ان کلموں کے کہنے کا حکم فرمایا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ جب یہ تعریف عرض کی گئی۔ تو خطاب ہوا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

اس وقت بھی حضور نے اپنی اُمت کو یاد فرما کر اس سلام کے جواب میں عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

ہائے اکبر ہے گنہگاروں کا کس درجہ خیال
عیش میں بھی انہیں اُمت کی پڑی آج کی رات

پھر جو وقت ملائکہ مقربین کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مرتبہ اختصاص معلوم ہوا تو سب نے بالاتفاق عرض کیا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،

لطف دِل میں خدا کی ملاقات کے ذائقے ہونٹ پر التحیات کے
زمزمے خوش زباں پر مناجات کے فیض کا در کھلا آجکی رات ہے

پھر حکم ہوا کہ حبیب میرے جب کوئی سفر سے گھر جاتا ہے۔ اُسکے لئے کچھ تحفہ ضرور ہے۔ جو کچھ میں نے اور تونے اور فرشتوں نے کہا ہے۔ یہ میری طرف سے بندوں کو بے قیمت تحفہ ہے۔ ہر نماز میں پڑھا کریں۔

سب نماز اور روزے سکھا دیجئے باغ جنت کا مژدہ سُنا دیجئے
قاعدے بندگی کے بتا دیجئے میں نے جو کچھ کہا آج کی رات ہے
کہنا آخر یہاں بھی ہے آنا تمہیں ایکدن ہی مجھے منہ دکھانا تمہیں
پھر نہ سوجھے گا حیلہ بہانہ تمہیں دیکھو سمجھا دیا آجکی رات ہے

پھر حضور نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی وصیت یاد کر کے عبادت کی تخفیف میں بہت سعی کی۔ جو جناب الٰہی میں مقبول ہوئی۔ اور اسطرح دعا کی۔ دعا یہ ہے۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ

عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وقف وَارْحَمْنَا ج اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ط

پھر ہوا حکم اب سیرِ جنت کرو اور مکاناتِ امت کے سب دیکھ لو
اور جو کچھ ضرورت ہو ہم سے کہو بابِ رحمت کھلا آجکی رات ہے
دونو عالم میں صلِّ علیٰ کا ہے غل کلمہ سنکر درِ خلد جاتے ہیں کھل
باغِ جنت میں جاتا ہے وحدت کا گل ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آجکی رات ہے
آمد آمد کی جنت میں ہو ہیں مچیں حوریں تعظیم کے واسطے جھک گئیں
بلبلیں پھول کی ڈالیاں لے چلیں ہر طرف مرحبا آج کی رات ہے
دیکھا جنت میں جاکر ہیں نہریں رواں موتیوں کے مرصع مکلل مکاں
اُن مکانوں میں یاقوت کے سائباں بولے کیا کیا عطا آجکی رات ہے

جنت میں حضور طرح طرح کی نعمتیں دیکھکر شکر خدا بجا لائے اور تمام عجائب وغرائب آسمانوں کے اور ایوانوں کو ملاحظہ فرما چکے۔ اور ہر مقصدِ دل پا چکے تو۔

ہر مرادِ دلی حق سے ملتی رہی واپس آئے کلی دل کی کھلتی رہی
بسترہ گرم زنجیر ہلتی رہی یہ عجب معجزہ آج کی رات ہے
معجزہ یہ محمدؐ کا تحقیق ہے جس نے تصدیق کی ہے وہ صدیق ہے
اور جو منکر ہے جاہل ہے زندیق ہے وہ عدوئے خدا آجکی رات ہے
نزع میں قبر میں حشر میں اے خدا سختی و تنگی و پرسش جرم کا
خوف اکبر کو رہتا ہے بے انتہا فضل کرنا دعا آج کی رات ہے

راوی لکھتا ہے۔ کہ جب حضور واپس فرمائے حرم نبوی ہوئے ہیں

تو در و دیوار۔ شجر و حجر و اصناف ملائکہ سرگرم مبارکباد ہوئے۔

مُبارَک بَاد

جشن معراج کا مبارک ہو
وصلِ ذاتِ خدا مبارک ہو

آپ کیو اسطے شبِ معراج
عرش خلوت سرا مبارک ہو

تم کو ماہ رجب کی ستائیس ۲۷
اے حبیب خدا مبارک ہو

لیلۃ القدر کی تجلی ہے
رات کا دن ہوا مبارک ہو

ہر طرف ہیں درود کے تحفے
شورِ صَلِّ عَلٰی مبارک ہو

وعدۂ بخشش گنہگاراں
حق نے تم سے کیا مبارک ہو

حق سے راز و نیاز کی خلوت
خاتم الانبیاء مبارک ہو

بزمِ قوسین میں رسائی آج
تم کو شاہ دنے امبارک ہو

حور و غلماں نے خلد میں شہ سے
سر جھکا کر کہا مبارک ہو

فرش پر عرش پر دو عالم میں
ہر طرف شور تھا مبارک ہو

حال معراجِ مصطفےٰ لکھنا
اکبر بے نوا مبارک ہو

تضمین بر شعر حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمتہ

وہ جو دو جہاں کا ہے رہنما وہی شمع انجمن ولی
وہ عرش جسکا ہے متکا ہے عروج اسکو سوئے علا

وہ ہے سارے نبیوں کا پیشوا ہے جو سب فرشتوں کا مقتدا
وہ حبیب احمدؐ مجتبےٰ وہ نبی محمدؐ مصطفےٰ

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ	حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

جو قدم نبیؐ نے بڑھا دیا سر خود فلک نے جھکا دیا
وہ حجاب حق نے اُٹھا دیا اُنہیں اپنا جلوہ دکھا دیا
جو طلب کیا وہ دلا دیا کہا باغِ خلد کھا دیا
جو لیا دیا وہ لیا دیا نہ پوچھو آگے کہ کیا دیا

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ	حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

وہ حبیبِ حق شہ نیک خو کہ یہ دین جسکا ہے چار سُو
گیا بہرِ سیر مقام ہو۔ رہا کوئی پردہ نہ روبرو
یہ مزے مزے کی تھی گفتگو کہ ہے خوش پیارے حبیب تو
ہوئی پوری وصل کی آرزو یہ صدا بلند تھی کُو بہ کُو

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ	حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

ہوا عزم خلد حضور کا کہیں فرش دیکھا بلور کا
کہیں جام آب طہور کا کہیں رنگ عیش و سرور کا
کہیں قصر نور ہی نور کا کہیں خوش ترانہ طیور کا
کہیں شور و غل ہی حور کا کہ یہ پیارا رب غفور کا

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ	حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

ہے دعائے اکبر خستہ تن کہ ہو پُر بہار کوئی چمن

سجے اِس چمن میں اِک انجمن کہ ہوں صدر جسمیں شہِ زمن
پڑہیں شیخ سعدیؒ خوش سخن جو یہ اپنا شعر بصد پھبن
مری بات بھی وہاں جائے بن کہ ہوں انکے ساتھ میں نغمہ زن

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

مومنو وقت رحمتِ ربّ ہے
اب وہ مانگو جو دِل کا مطلب ہے

سب کو ربّ غفور دیتا ہے
ہے وہ دانا ضرور دیتا ہے

یوں کرو عرض اے کرم والے
ہاتھ پھیلا رہے ہیں غم والے

ہے غفور الرحیم تیرا نام
بخشنا ہے قدیم تیرا کام

توہی دیر و حرم کا ہے والی
تجھ سے کوئی جگہ نہیں خالی

دردمندوں کے دُکھ میں ساتھی تو
کل کا حلاّل مشکلات ہے تو

ہے تو دُکھے دلوں کا چارہ ساز
وارثِ بیکساں غریب نواز

بات بگڑی ہوئی بناتا ہے
ناؤ ڈوبی ہوئی تراتا ہے

میکدوں والے معرفت والے
سب ترے عشق میں ہیں متوالے

سُن یہ معروض قادرِ قیّوم
بہ طفیل چہاردہ معصوم

بخش اکلِ حلال و صدق مقال
نیک خو صاف قلب پاک خیال

نازہے تجھ پہ تیرے بندوں کو
دے مرادیں مرادمندوں کو

دونو عالم میں آبرو دینا
اپنے بندوں کے عیب ڈہک لینا

جوکہ اولاد کے ہیں خواہش مند — دے خدا اُن کو دختر و فرزند
بھر کے پیمانۂ شریعت دے — اپنے محبوب کی محبت دے
بے خبر ہم تباہ کاروں کی — مغفرت کر گناہ گاروں کی
ہاں دکھا دے بہار جینے کی — ہو زیارت ہمیں مدینے کی
نزع میں راہزن نہ ہو شیطان — نام حضرت کا لے کے دیدوں جان
باپ ماں بھائی اور کل مومن — بخشدینا خدا جزا کے دن
تیرے محبوب کی ہیں امت میں — شرم رکھہ لیجیو قیامت میں
جس جگہ مومنوں کا مدفن ہو — واں محمدؐ کا نور روشن ہو
ہوں نہ میزانِ عدل پر ہلکے — پل سے اک پل میں پار ہوں چلکے
ہوں قیامت میں قاضی الحاجات — آل و اطہار مصطفٰے کا ساتھ
گر محمدؐ کا ساتھ ہو جاوے — پھر تو بیشک نجات ہو جاوے
یا محمدؐ میں لوں عدم کی راہ — کہتے ہی لا اِلٰہ اِلا اللہ
آپ کے نام پر میں مرجاؤں — عاشقوں میں یہ نام کرجاؤں
پورا یارب طفیل احمدؐ ہو — بانیٔ بزم کا جو مقصد ہو
جس قدر حاضرینِ محفل ہوں — سب کی یارب مرادیں حاصل ہوں
پڑھنے والے بھی شاد و خرم ہوں — دین و دنیا کے غم سے بے غم ہوں
یہاں پھولے پھلے چمن سب کا — وہاں جنت میں ہو وطن سب کا
اے خدا صدقہ آل اطہر کا — خاتمہ ہو بخیر اکبرؔ کا
ربِّ سلّم علیٰ رسول اللہ — مرحبا مرحبا رسول اللہ

تمت

قطعۂ تاریخ بطور تقریظ از عالی جناب فضائل نصاب مولانا مولوی قاضی حاجی حافظ محمد خلیل الدین حسن صاحب حافظ رئیس و آنریری مجسٹریٹ بہادر پیلی بھیت

اے جزاک اللہ اکبر واہ واہ
کیا لکھی روداد میلادِ حضور

ہیں رسالے اور بھی لیکن یہ ہے
ایک ہی روداد میلادِ حضور

سچے سچے واقعہ کی شرح ہے
واقعی روداد میلادِ حضور

ایسی دلچسپ آجتک دیکھی نہ تھی
کوئی بھی روداد میلادِ حضور

آپ کے حصے میں ہی روزِ ازل
آگئی روداد میلادِ حضور

آپ کے حق میں سند ہے مستند
عفو کی روداد میلادِ حضور

آپکی تالیف کو صد آفرین
جمع کی روداد میلادِ حضور

دونوں آنکھوں نے کئے دو صاد جب
دیکھ لی روداد میلادِ حضور

کھول کر بستہ جو کھولی یہ کتاب
کھل گئی روداد میلادِ حضور

راہ پر آئے جو پڑھ لے ایک بار
مدعی روداد میلادِ حضور

غنچۂ دل کھل گیا جب یہ سنا
چھپ گئی روداد میلادِ حضور

بزم میں ایمان تازہ ہو گیا
جب سُنی روداد میلادِ حضور

دوہری خوبی یہ کہ تم نے خود لکھی
خود پڑھی روداد میلادِ حضور

چھاپ دو حافظ کی بھی تاریخ طبع
اب چھپی روداد میلادِ حضور ۱۳۳۷

تمت